قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

اے نبی کہدیجئو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو دوست بنا ئے گا اور تمہیں بخشدیگا

پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۲

مِصْبَاحُ السَّالِكِيْن

فِي

سِلْسِلَةِ التَّحْسِيْن

حدیث

عَلَامَةُ اعراض اللّٰه تعالیٰ عن العبد اشتغاله بما لا يعنيه وان امرءً ذهبت ساعة من عمره في غير ما خلق له لحري ان تطول عليه حسرة ومن جاوز اربعين ولم يغلب خيره شره فليتجهز الى النار

ارشاد نبوی. بندہ کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا علامت ہے اس کی کہ خدا تعالیٰ نے اس کی طرف سے اپنی نظر پھیر لی اور جس کام کے لئے پیدا کیا گیا اس کے سوا کسی اور کام میں ایک گھڑی بھی صرف ہوگئی بڑے حسرت کا مقام ہے اور جس شخص کا یہ حال ہو کہ چالیس برس کی عمر کے بعد برائیوں سے بھلائیاں غالب نہوں تو اس کو دوزخ میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الانبیاءِ وَ المُرسَلِینَ وَصَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیرِ خَلقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ۔ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ۔ خداوند عالم کی ذات ستودہ صفات تمام خوبیوں سے آراستہ اور تمام برائیوں سے پاک و منزا و مبرا ہے۔ اس کے کمالات ذاتی اور صفاتی کا ثبوت ظاہراً و باطناً ہر ایک چیز سے پیدا اور ہویدا ہے ؎

ہر گیاہے کہ از زمیں روید وحدہ لاشریک لہ گوید

باوجود ایسے ظاہر و باہر ہونے کے اپنی حقیقت اور ماہیت ذاتی کے اعتبار سے وہی ذات ایسی پوشیدہ اور لاکھوں ظلماتی اور نورانی پردوں میں چھپی ہوئی ہے کہ کسی مجال نہیں جو ذات تجسّس کی ایک جھلک بھی دیکھ سکے اور اس کے آستانہ جلال تک ایک لمحہ کے لئے بھی پہنچ سکے۔

خالقہ

لا یدرکہ الابصار ولا یعلمہا الا ھوا۔ یہ کس زبان اور کن لفظوں سے اور کیوں کر کوئی شخص اس کی تعریف اور تمہید کا حق ادا کر سکتا ہے بجز اعتراف عاجزی اور اقرار درماندگی کے ہم جیسے ہیچمدانوں اور کورچشموں سے اور کیا ہو سکتا ہے۔ ؎

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد

ہاں وہ اپنی ستایش آپ ہی فرما سکتے ہیں اور آپ کے صفات و کمالات آپ ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ لَا یُحِیطُونَ بِشَیْءٍ مِّن عِلمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ اُس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے مگر وہ جس قدر چاہے۔ پارہ (۳) بقر۔ رکوع (۳۴)۔

اے بر تر از خیال و قیاس و گمان و وہم　　　　　　　　　　　　ورہر چہ گفتیم و شنیدیم و خواندیم

حضور علیہ الصلوٰۃ نے خود عجز فرما کر فرمایا لا احصیٰ ثناءً علیکَ ما عرفناک حق معرفتک۔ صدائے الست بربکم کے سننے والے اور لبیک اور قالو بلیٰ کے کہنے والوں کو یاد ہوگا کہ یہ معاہدۂ ربوبیت اور عبودیت ازل میں جس طرح سے تمام موجودات او مخلوقات سے لیا گیا اسی طرح سر گروہ آدمیاں اور اشرف ترین مخلوقات سے جو درحقیقت تمامی بنی نوع انسان کے قائم مقام اور وکیل مختار دربار قدسی اور بارگاہ الوہیت میں تھے ایک میثاق سلطان العالمین اور سید المرسلین کی اطاعت اور محبت اور ایمان لانے کا لیا گیا اور اس میثاق پر تمام ملائکہ مقربین کی شہادت اور خود حاکم الحاکمین کی تصدیق بھی ہوئی۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ الخ اور جب کہ اللہ تعالیٰ نے عہد لیا انبیاء سے کہ جو کچھ میں تم کو کتاب اور علم دوں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آوے جو مصداق ہو اس کا جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس رسول پر اعتقاد بھی لانا اور اس کی طرفداری بھی کرنا۔ فرمایا کہ آیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا عہد قبول کیا وہ بولے کہ ہم نے اقرار کیا۔ ارشاد فرمایا گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ پارہ (۳) سورہ آل عمران رکوع (۹) اس قرار داد سے جو منزلت اور رفعت اور شان سیادت آپ کی ظاہر و ثابت ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ فی الحقیقت مرتبہ احدیت کی تجلی اول حقیقت احمدیہ کے نام سے موسوم ہوئی جس کی شان ما خلق اللہ نوری سے بھی ظاہر ہے اور اسی اولیت نے اسے خلقت یکتائی پہنایا ہے

ذات پاکش مظہر کلی وحدت آمدہ　　　　　　　　　　　　زاں سبب پیدا نشد در دو جہاں ہمتائے او

یہی ذات برگزیدہ صفات خالق و مخلوق کے درمیان برزخ اکبر قرار پائے اور بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ کا شور ہر حقیقت شناس کے زبان سے بے ساختہ بلند ہوا۔ پھر ایسے بلند شان سلطان دو جہاں کی پوری پوری تعریف و توصیف سوا خالق اکبر کے کون کر سکتا ہے۔ خداوند جل علا شانہ سے دریافت کرنا اور جواب کا سننا تو ہر شخص کا کام نہیں اس لئے اپنے محبوب کی شان اپنے صداقت شعار کلام مبارک میں فرما دیا جو آپ ہی سے مخصوص ہے۔ طٰہٰ یٰس نورٌ شاھدٌ بشیرٌ نذیرٌ سراجٌ منیرٌ رحمۃ

للعٰلمین رؤف الرحیم خاتم النبیین۔ یہ سب کچھ فرمانے کے بعد آپ کے
کمبل اوڑھنے کو پسند فرما کر ارشاد کیا۔ یا ایہا المزمل اور مقام مکہ کے نسبت یوں
ارشاد ہوا لا اقسم بھذا البلد آپ کی مطابعت اور محبت اپنی محبت کی علامت
قرار دی گئی اور اسی میں عطائے محبوبیت کا وعدہ فرمایا ان آپ کی اتباع اور محبت قرب
الٰہی کے لئے لازمی ٹہیرائی یعنی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
پارہ ۳ سورہ آلعمران رکوع ۳ آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ
میری اتباع کرو خداوند تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ آپ کو مبعوث فرما کر احسان کیا کا ارشاد
ہے۔ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسول من انفسھم۔ ترجمہ
حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب کہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک
ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا پارہ ۴ سورہ آل عمران رکوع (۱۷) اسی آیت میں وجہ بھی ظاہر
فرمائی۔ یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ و
ان کانوا من قبل لفی ضلل مبین۔ ترجمہ کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں
پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی
باتیں تبلاتے رہتے ہیں اور بالیقین یہ لوگ پہلے سے صریح غلطی میں تھے پارہ ۴ سورہ
آل عمران رکوع (۱۷) اس آیت شریف سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے تلاوت اور
تزکیہ اور علم اور کتاب اور حکمت کی تعلیم فرمائی۔

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص
علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم ترجمہ۔ تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف
لائے ہیں جو تمہارے جنس سے ہیں جن کو تمہارے مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی
ہے جو تمہارے منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی
شفیق اور مہربان ہیں۔ پارہ ۱۱ سورہ توبہ رکوع (۱۶)۔ یہ خداوند عزوجل کا احسان ہے اور ایسا احسان
کہ جس کا شکریہ قیامت تک ادا نہیں ہوسکتا کمال معرفت کا کمال عبدیت پر ہوتا ہے جتنی
عبدیت کامل ہوگی اسی قدر معرفت کامل ہوگی۔ سبب تخلیق معرفت ہے اور معرفت کیلئے
کمال عبدیت کی ضرورت ہے اس لئے ہمیں ایسے کامل عبد کی ہستی سے ہدایت فرمائی
گئی جس نے ہمارے ظاہر و باطن کو پاک و صاف کرکے اخلاق طیبہ و کمالات روحانیہ سے

آراستہ پیراستہ فرمایا ہم وحشی جانوروں سے بھی بدتر تھے ہمیں ملائکہ سے بہتر کر دیا ہمارے قلب کی قساوت اور ظلمت جو پتھر سے زیادہ تر تھی اسے موم سے زیادہ نرم کر دیا اور آئینہ بنا دیا دنیا کی دولت اور دین کی عزت کو کون کہے خدا سے ملا کر محبوبیت تک دلا دی پھر اب کیا باقی رہا روحی فداک یا رسول اللہ آپ کے ہی طفیل سے ہم خیر امتہ اور بہترین مخلوقات سے ٹھیرے اور ہمیں ایسی کتاب عطا فرمائی گئی جو جامع ہے تمام کمالات کتب آسمانی کی۔

ایک طرف تو خداوند جل علاشانہ کے یہ انعام و اکرام بے حد و بے شمار اور اس کے محبوب کے نوازشات بے پایاں اب ہم سے اس کا شکر ادا ہو تو کیونکر بس یہی صورت ہے کہ اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں اور قوتوں اور تعلیم کی قدر پہچانیں اور انھیں اپنے محل اور وقت پر صرف کریں اور ان سے وہی کام لیں جو ان کے درجہ کے بالکل مناسب ہو اور انہیں رائیگاں نہ جانے دیں اور بیکار نہ رہنے دیں اور ہر وقت اور ہر صورت میں عبودیت الٰہی اور متابعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل سے خیال رہے اور سوتے جاگتے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اس سے غفلت نہ ہو تاکہ بطریق تنزل مالا یدرک کلہ لایترک کلہ کے اصول پر درماندگی اور عاجزی کے اعتراف کے ساتھ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ بدلہ نیکی کا نیکی ہوتا ہے پارہ ۲۷ سورہ رحمٰن رکوع (۳) کی بھی تعمیل ہو جائے انہیں امور کے ظاہر کرنے اور عبودیت اور متابعت کے بہترین اور کامل ترین طریقہ اور اس کے فوائد اور برکات اور نتائج عرض کرنے کے لئے یہ چند سطور چیدہ چیدہ مقامات سے اخذ کر کے اپنے برادران طریقت کے خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

قبل ازیں کہ اصل مقصد کی ابتدا کی جائے۔ یہ عرض کرنا ضروری ہے اور خصوصاً حضرات قارئین و ناظرین سے ادباً التجا ہے کہ جو کچھ بھی لکھا جائے گا وہ خالصاً للہ ہوگا اور مذہباً حنفی مذہب کی تقلید جو عند المحققین پیشوایان راہ طریقت و شریعت سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرتاج رہی ہے (یعنی تمام حضرات نقشبندیہ مجددیہ مقلدین و محققین رہے ہیں) اسی کے موافق لکھا جا کر اپنے بھائیوں کو فائدہ پہونچایا جائیگا اور تصوف میں حضرات کرام نقشبندیہ اور خصوصاً حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کے طریقہ سے طالبین کو آگاہ کیا جائے گا۔

ہر مسلم عاقل بالغ پر فرض ہے کہ طریقہ تعلیم جو حدیث شریف جبرئیل علیہ السلام سے ثابت ہے۔ حاصل کرے یعنی ایمان اسلام احسان۔ ایماں سے مراد عقائد اجمالی یعنی اٰمَنْتُ بِاللہِ کَمَا ھُوَ باسمائہٖ وصفاتہٖ و قبلت جمیع احکامہٖ ترجمہ ایمان لایا میں خدا پر اس کے ناموں کے ساتھ اور صفتوں کے ساتھ اور قبول کیا میں نے تمام حکموں کو اس کے۔

اسلام سے مراد اعمال یعنی ارکان اسلام کو موافق احکام فقہیہ عند المحققین بجالانا۔

احسان سے مراد اخلاص یعنے خداوند جل علا شانہٗ کیساتھ صدق و خلوص اور عشق پیدا کر کے کمال عبدیت حاصل کرنا۔ علم فرائض کا فرض ہے یعنی جس چیز کا عقیدہ فرض ہے اسکا علم بھی فرض ہے اور جس کا عمل کرنا فرض اسکا علم یعنے جاننا بھی فرض ہے اور اسی طرح واجبات کا واجب اور سنن کا سنن اور مستحب کا مستحب۔ فرض اولین جس پر نجات موقوف ہے اور جس کے بغیر کوئی عمل اعمال نیک سبب رضائے خداوند تعالیٰ نہیں ہے اور نہ حق بندگی ادا ہوتی ہے جب تک عقائد موافق اہل سنت والجماعت کے درست نہ ہوں اس لئے درستی عقائد کے بغیر نہ جنت نصیب ہوتی ہے اور نہ قرب معرفت الٰہی حاصل۔ پس چاہیے کہ اول اپنے عقائد صحیح کرلیں تاکہ ان کے تمام اعمال دربار خداوند تعالیٰ میں مقبول ہوں۔ تصحیح عقائد کیلئے مفصل بیان اور کتب میں موجود ہے چنانچہ فقہ اکبر عقائد نسفی حسن العقیدہ وغیرہ کتب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ مجملاً حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ قدس سرہٗ العزیز کا مکتوب سیزدہم اپنے مرید حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ کو عقائد اہل سنت والجماعت کے مضمون پر تحریر فرمایا تھا اس کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ مبارکًا علیہ کما یحب ربنا و یرضیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ واصحابہ بر التقی۔ فرض اولین مسلمانوں پر تصحیح عقائد موافق اہل سنت والجماعت ہے اس طریقہ سے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بذات مبارک خود موجود ہے اور دوسرے چیزیں پیدائش حقتعالیٰ سے موجود ہیں خداوند تعالیٰ بے مثل ہے ذات وصفات میں اور کوئی کام کسی کا کسی کام میں اس کے ساتھ شرکت نہیں رکھتا صفات حق جل وعلا شانہٗ اس کے ذات کے ہمارے عقول ناقصہ میں داخل نہیں ہو سکتے

۵ حضرت امام اعظم
۶ حضرت امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ
۷ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۸ حضرت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ

وہ نہایت عالیشان ہیں۔ ہمارے افعال وصفات صفات وافعال باری تعالیٰ سے کچھ بھی شباہت نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ کوئی شئے اس میں داخل ہو سکتی ہے لاکن احاطہٗ اور قرب اور معیت جو اشیا سے رکھتا ہے ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے احاطہ اور قرب اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے مگر کیفیت ان تینوں کی معلوم نہیں کیونکہ ممکن کو حقیقت ذات وصفات وافعال اللہ تعالیٰ جل علاشانہٗ سے بغیر جہل اور حیرت کے کچھ نصیب نہیں ایمان غیب پر لانا چاہیئے یُؤمِنُونَ بِالغَیبِ۔ جو چیز کشف اور شہود سے معلوم ہوتی ہے اس کو لائے نفی کئے کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ جل وعلا شانہٗ کسی چیز سے متحد نہیں اور نہ کوئی چیز اس سے اتحاد پیدا کر سکتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جل علاشانہٗ غنی مطلق ہے۔ ذات اور صفات اور افعال میں کسی چیز کا محتاج نہیں۔ نہ وجود میں اور نہ ظہور میں اور تمامی علامات نقصان اور حدوث سے پاک ہے نہ جسم ہے اور نہ جسمانی کے مشابہ نہ مکانی اور نہ زمانی۔ آٹھ صفات کمال کے جو امہات صفات ہیں اس کے صفات ذاتیہ ہیں اور موجود ہیں وجود زائدہ سے وجود ذات پر خارج ہیں۔ یعنی صفات اس کے جو کتب عقائد میں موجود ہے نہ عین ذات ہے نہ غیر ذات یعنی لاھو ولا غیرہٗ) آٹھ صفات یہ ہیں۔ حیاتی۔ علم۔ قدرت

(یعنی زندگی۔ یعنی علم۔ یعنی طاقت قوت)

ارادہ۔ بصر۔ سمع۔ کلام۔ تکوین۔

(یعنی اختیار۔ یعنی بینا۔ یعنی سننا۔ یعنی کلام الٰہی۔ یعنی پیدا کرنا وجود دینا۔)

اللہ جل علاشانہٗ قدیم اور ازلی ہے اس کے غیر کو قدم اور ازلیت ہرگز ثابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ قادر مختار ہے گمان سے بھی اضطرار اور پریشانی کے پاک ہے۔ وہ ارادہ کرنے والا ہے خیر اور شر کا اور خالق ہے ان ہر دو کا لیکن خیر سے راضی اور شر سے ناراض ہے اور بلا جہت وبلا کیف مومنین کو بروز آخرت بہشت میں بلا حجاب اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا۔ بھیجنا انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تمام عالم کے لئے رحمت ہے اگر واسطہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا نہ ہوتا تو ہم کو نیک تعلیم کون فرماتا کیونکہ عقل خداوند تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں کافی نہیں جو کچھ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اعلام حق تعالیٰ سے خبر دی ہے وہ تمامی سچ اور صادق ہیں اور عذاب قبر خاص کافروں کو اور بعض گنہگاران اسلام اہل ایمان کو حق ہے اور قیامت کے روز تمام آسمان اور ستارے اور زمین اور پہاڑ اور دریا حیوان اور نبات ومعاون سب کے سب معدوم

الٰہ۔ حاضر ہونا

کسی چیز کا پیدا ہونا

وفنا ہو جائیں گے نفخۂ اولی سے اور نفخۂ ثانی سے قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور محشر کی طرف جائیں گے۔ حساب و میزان و صراط حق بہشت و دوزخ حق اور موجود ہے حساب کے بعد ایک گروہ کو بہشت بھیجا جائے گا۔ اور دوسرے گروہ کو جہنم روانہ کیا جائے گا۔ بہشت کا آرام اور نعمتیں دائمی اور جہنم کا عذاب ہمیشہ رہے گا۔ اور شفاعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حق ہے۔ شفاعت مقام محمود شفاعت اولیٰ ہو گی جس میں تمام انبیا و مرسلین شامل ہوں گے اور دوسری شفاعت اپنی امت کی بجز مشرکین کے اہل کبائر وغیرہ سے جن کی چاہینگے فرمائیں گے۔ تیسری شفاعت انبیا اور اولیا اور صلحا وغیرہ کی ثابت ہے بعد شفاعت سرور دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ ملائکہ بندہ ہیں خداوند جل علاشانہٗ کے معاصی سے معصوم ہیں اور خطا و نسیان سے محفوظ اور کھانے پینے سے مبرا اور زن و شوہر سے منزہ ہے اور حق تعالیٰ نے بعض ملائکہ کو مخصوص فرمایا ہے رسالت کے لئے جس طرح مخصوص فرمایا پیغمبروں کو انسانوں میں اور خواص بشر افضل ہیں خواص ملائکہ سے۔ ایمان عبارت تصدیق قلب سے ہے جو کچھ دین بطریق ضرورت و تواتر اس تک پہنچا ہے اور اقرار لسانی رکن ایمان کیا گیا لیکن احتمال ساقط ہونے کا رکھتا ہے جیسا کہ گونگا وغیرہ کے لئے نفس ایمان میں کمی و زیادتی نہیں ہے اور انا مومن کہنا چاہئے اور انشاء اللہ میں مومن ہوں نہ کہا جائے اس لئے کہ ایمان یقینی ہے ظنی نہیں ہے اور کرامات اولیا حق ہے اور ترتیب افضلیت درمیان خلفاء راشدین ترتیب خلافت ہے اور جو کچھ درمیان صحابہ منازعات گذرے وہ خطاء اجتہادی پر محمول ہیں نہ ہوائے نفسانی پر کیوں کہ ان کے نفوس مزکےٰ و پاک تھے اور تمام صحابہ کرام کو اولیاء سے اگرچہ قطب غوث قیوم بھی ہوں افضل جانے اس لئے کہ صحبت حضرت خیر البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر ایک ساعت بھی ہو تمام کمالات سے بہتر ہے خدانخواستہ صحابہ رسول مقبول علیہ السلام کسی قسم کی برائی سے منسوب کئے جائیں تو تمام اسلام درہم برہم ہو جائے گا۔ کیونکہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا دار و مدار ان کی حقانیت اور صدق اور کمال ایمان اور قبولیت خدا و رسول پر موقوف ہے بعد تصحیح عقائد علم فقہ سے واقف ہونا ضروری ہے اور جاننا فرض اور واجب و سنت و مستحب و حلال و حرام و مکروہ کا ضروری ہے اور تمام اعمال موافق احکام کتب فقہیہ کے کئے جائیں والسلام۔

خداوند جل علا سبحانہ شرک سے ہر مسلمان کو بچائے حضرت قبلہ ما پیر دستگیر مرزا مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب معمولات مظہری صفحہ (۳۶) باب کبائر میں لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ شرک دو قسم کا ہے (جلی وخفی) جلی کے دو قسمیں ہیں ایک شرک ذات وصفات باری تعالیٰ میں دوسرے کو شریک کرنا۔ دوسرا شرک عبادت واستعانت در امور غیر او تعالیٰ یعنی عبادت غیر کی کرنا اور استعانت غیر سے چاہنا شرک خفی عبارت ہے جو کچھ بھی مقصود ہو سبحانہ تعالیٰ جل شانہٗ کے غیر سے چاہنا۔ ہمارے طریقہ میں شرک خفی بھی کفر ہے جیسا کہ شرک جلی پس سالک کو ہر دو قسم کے شرک سے توبہ ضروری ہے۔ حضرت شیخ ابو طالب مکی فرماتے ہیں کہ جمع کیا میں نے کبائر میں احادیث وارده کو اس باب میں کل سترہ قسم کے احادیث نکلے۔

چہار قلب کے پہلا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ دوسرا نیت کرنا اصرار معصیت پر تیسرا مایوس ہو جانا رحمت باری تعالیٰ سے چوتھا بے فکر ہو جانا اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے اور زنا کرنا اور لسان کے چار۔ اول جھوٹی گواہی دینا دوسرا زنا کی گالی دینا تیسرا جھوٹی قسم کھانا گذشتہ بات پر یعنی باور کرانے کے لئے۔ چوتھا جادو کرنا اس کا پڑھنا اور سیکھنا۔ اور تین پیٹ کے اول شراب کا پینا دوسرا یتیم کا مال کھانا تیسرا سود کا کھانا کھلانا اور دو فرج سے متعلق ہیں اول زنا کرنا کرانا دوسرا لواطت کرنا کرانا اور دو ہاتھ سے متعلق ہیں۔ اول بے گناہ کا قتل کرنا دوسرا چوری کرنا اور ایک پاؤں سے متعلق ہے۔ فوج کفار کے مقابلہ سے بھاگنا اور ایک تمام بدن سے متعلق ہے ایذا دینا والدین کو اَعَاذَنَا اللہ تعالیٰ مِن جَمِیعِھَا۔

آج کل خصوصاً نہیں بلکہ عموماً دیکھا جا رہا ہے کہ لوگ بدعات میں سخت مبتلا ہو کر اور احکام شرعیہ سے بالکل اپنے آپ کو متجاوز کر کے اور سنت حضور انور محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منہ موڑ کر نہایت گستاخانہ اور بے باکانہ طریقہ سے اپنے خود ساختہ بدعات کو دین سمجھ رہے ہیں اور احکام شرعیہ کو غیر ضروری ہی نہیں بلکہ زائد از ضرورت خیال کر کے کہتے ہیں کہ شریعت علیحدہ اور طریقت علیحدہ ہے اسی طرح بعض بے ذوق حضرات جنہیں اس لذت اور نسبت سے کوئی واسطہ نہیں وہ بلا غور و فکر بیساختہ فرما دیتے ہیں کہ طریقت کی کچھ اصلیت ہی نہیں ہے ایسا فرما دینا صریح بہتان اور ظلم ہے علمائے حقانی نے اپنے آپ کو ان سے بالکل علیحدہ کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور کم علم طبقہ کے جہال صوفیہ انکے

مقابلہ میں اتر آئے اور کہدیئے کہ یہ علم طریقت اور ہے اور شریعت اور ہے حالانکہ دونوں اصلیت سے کوسوں دور ہیں اس میں یہاں تک زیادتی کی گئی کہ شریعت اور طریقت کو جداجدا کر دیا ایسا نہیں بلکہ طریقت اور حقیقت معرفت یہہ تمام مدارج ہیں شریعت کے نہ کوئی چیز علیحدہ ہے بلکہ شریعت جڑ ہے طریقت کی۔ حال یہ ہے قرآن مجید اور احادیث وکتب اولیاء اللہ سے یہ ثابت ہے کہ بغیر اتباع شریعت کوئی کمال اور قرب الٰہی اور معرفت ممکن نہیں چنانچہ فتوح الغیب میں حضرت غوث پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس چیز کو شریعت رد کرے وہ گمراہی اور بیدینی ہے یعنی جو کام موافق احکام شرعیہ کے نہ کیا جائے وہ شخص گمراہ اور زندیق ہے اور مکتوبات شریف میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طریقت وحقیقت شریعت کے غلام ہیں اور فتوحات مکیہ میں حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ کن کلام یہ ہے کہ جو حقیقت خلاف شرع ہو وہ بے دینی ہے اور مردودی ہے۔ اسی طرح حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مخلوق پر سوائے اس کے کہ جو قدم بقدم چلے حضور علیہ الصلوٰۃ کے یعنی سب راستہ طریقت اور حقیقت اور معرفت اور قرب الٰہی و رضاء مولٰے کے بند کئے گئے ہیں بغیر اتباع حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ایسا آدمی دیکھو کہ وہ ہوا میں اڑتا ہے تو دھوکہ میں نہ آجاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ امر و نہی وحفظ وحدود اور پابندی شریعت میں کیسا ہے یعنی اگر احکام شرعیہ کا تبع ہے تو نورٌ علی نور، ورنہ گمراہ حدیث شریف سے ثابت ہے اور قتادہؓ سے روایت ہے کہ کوئی شخص تبع احکام شرعیہ نہ ہو اور وہ آسمان پر اڑے بھی تو شیطان ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہیکہ ایمان کامل نہیں ہوتا جبتک اپنی خواہشات نفسانی کو تابعدار نہ بنایا جائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور اقوال حضرت ذوالنون مصریؓ اور حضرت سری سقطیؓ اور ابوسلیمان درانی رحؒ اور حضرت احمد بن ابی حواریؓ اور حضرت ابوحفص حدادؓ اور حضرت ابوعثمانؓ اور حضرت نوری رحؒ اور حضرت ابوسعید خراز وغیرہ رضی اللہ عنہم اور (دلیل العارفین) کے ملفوظات میں حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین اجمیری چشتی قدس سرہٗ العزیز اور مکتوبات میں حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

اور قوت القلوب میں حضرت ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ اور نصائح حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے اور اکثر اولیاء کرام کے کلام میں بصراحت موجود ہے کہ بغیر اتباع شریعت کے ولایت ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی بس معلوم ہوا کہ طریقت میں علم شریعت اور عمل شریعت کی سخت ضرورت ہے بدوں اس کے آگے راہ نہیں کھلتی اور کبھی کوئی شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے اور بدعت کا راستہ اختیار کر کے ہرگز ہرگز ولی نہیں ہوسکتا جیسا کہ بدعت کرنیوالا طریقت اور ولایت سے محروم ہے تو وہ شخص جن کے عقاید کفریہ اور شرکانہ ہوں اُن کا کیا ٹھکانہ۔ اس رسالہ میں جہاں بدعت کا تذکرہ ہوگا اسکا مفہوم بدعت شرعی ہے نہ لغوی یعنی وہ فعل جس کا اصل شریعت سے ثابت نہیں وہ بدعت ہے۔ بدعت ضد ہے سنت کی سنت سے رضاء الہٰی حاصل ہوتی ہے اور بدعت سے رضاء شیطان۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو بدعات شنیعہ سے محفوظ رکھے آمین۔ ثم آمین اور ہمارے تمام کام دینی ہوں یا دنیاوی احکام شرعیہ کے تبع ہوں۔

نئی بات یا نیا کام دین میں پیدا کرنا

پس علماء کرام اور مشائخین عظام سے التماس ہے کہ جہاں کہیں کاروبار دینی و دنیاوی میں احکام شرعیہ کا خلاف ہوتا ہوا ملاحظہ فرمائیں تو ایسے اشخاص کی جہاں تک ہوسکے اصلاح فرمائی جائے۔

اِسلام سے مراد اعمال ہے یعنی ارکان اسلام کو موافق احکام فقہیہ عند المحققین بجالانا یعنی طہارت نماز روزہ زکوٰۃ حج اس کے لئے مسائل شرعیہ دیکھنا ہو تو فقہ کے کتب دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارا مقصود ان ارکان کے نسبت حضرت امام غزالیؒ اور دوسرے محققین نے جو بتلایا ہے بتلانا ہے۔

طَہَارَت

طہارت سے قبل توبہ مقدم ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وضو کے وقت دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْن۔

اسلام کی بنا پاکی پر ہے اللہ تعالیٰ جل علیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْن سورہ بقر رکوع ۲۸۔ پارہ (۲) ترجمہ یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنیوالوں سے اور محبت رکھتے ہیں صاف و پاک رہنے والوں سے اور

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پاکی نصف ایمان ہے پاکیزگی کشادگی قلب اور روح کے لئے اور ہر قسم کی عبادت کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنے اجسام اور ملبوس وغیرہ کو پاک کریں اور رکھیں جو اول کیا جائے مگر اس کا درجہ آخر ہے طہارت کے چار درجہ ہیں ۔ دل کو ماسوی اللہ سے پاک کریں یعنی ماسوائی سے جب دل خالی ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول اور مستغرق ہوگا اور یہی کلمۂ طیبہ کی تحقیق ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ کے جب تک دل ماسوای اللہ سے پاک نہ ہوگا یاد حق سے آراستہ ہونے کے قابل نہ ہوگا ۔ دوم حسد ۔ تکبر ۔ ریا ۔ حرص ۔ عداوت رعونت وغیرہ وغیرہ اخلاق ناپسندیدہ سے دل کو پاک کرنا تاکہ تواضع قناعت ۔ توبہ ۔ صبر ۔ خوف ۔ رجا ۔ محبت وغیرہ اخلاق پسندیدہ سے وہ آراستہ ہوجائے سوم غیبت جھوٹ ۔ حرام کھانا ۔ خیانت کرنا اور نامحرم عورت کو دیکھنا اور چھونا وغیرہ جو گناہ ہیں ان سے اپنے اعضاء کو پاک رکھنا تاکہ اعضاء اپنی پاکی کے ساتھ خداوند جل علا شانہٗ کی فرمانبرداری کے لئے آراستہ ہوجائیں ۔ چہارم کپڑے اور بدن کو نجاست سے پاک رکھنا اس طرف تمام لوگ متوجہ نظر آتے ہیں اور کوشش اور محنت کرتے ہیں اس لئے کہ سب پاکیوں سے یہ آسان تر ہے اور نفس بھی خوش ہوتا ہے اور دوسرے اشخاص بھی اس کے ظاہری لباس اور صفائی کو دیکھتے ہیں ۔ طہارت کاملہ باعث لذات انوار الٰہی ہیں اور یہی طہارت خصائل بہیمہ کو روکنے والی اور شیطان کو دور کرنے والی ہے اور اسی طہارت کے ذریعہ سے نفس احسان کا درجہ حاصل کرسکتا ہے اور اسی کی وجہ سے فرشتوں سے قرب اور اتصال ہوجاتا ہے اور جب طہارت کی کیفیت نفس میں خوب راسخ ہوجاتی ہے تو ہمیشہ کے لئے نور ملکی کا ایک شعبہ اس میں ٹھہر جاتا ہے اور بہیمت کی تاریکی کا حصہ مغلوب ہوجاتا ہے اگر رسمی طور پر یا موقتی طور پر طہارت عمل میں لائی جائے تو رسمی بلاؤں اور موقتی برائیوں سے محفوظ رہتا ہے ، جس طرح ایک آدمی ظاہری بدن اور لباس کی پاکی کا خیال سلاطین وغیرہ کی حضوری میں کرتا ہے اور وہاں کے تمام آئین کو ملحوظ رکھتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص طہارت کے بعد طہارت باطنی کے لئے دل کو غیر سے پاک کرکے کچھ اذکار قلبی اور روحی جاری رکھے تو انوار معرفت اور قرب کے لئے مفید تر ہے اور عامل اس کو اچھی

طرح سمجھ لیتا ہے کہ طہارت باطنی طہارت ظاہری کا کمال ہے اور جب بغیر کسی خواہش حسی کے وہ عقلی طور پر آداب طہارت سے نفس کو مودب کرتا ہے اور مشاق ہو جاتا ہے تو طبیعت کے لئے عقل کی اتباع کا مادہ برہتا رہتا ہے اسی لئے ہمارے حضرات کرام نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ تاکید ہے کہ انسان ہمیشہ باوضو رہے کیوں کہ طہارت ظاہری طہارت باطنی کی موئد ہوتی ہے۔

نماز

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو ہر عاقل و بالغ پر روزانہ پانچ وقت فرض ہے نماز ہی سے مسلمان اور کافر میں فرق کیا جاسکتا ہے۔ اس کا تارک گنہگار رہے بعض اماموں کے یہاں فاسق اور بعض اماموں کے یہاں کافر ہے۔ قرآن مجید میں نماز کے لئے (۷۰۰) مقامات پر ارشاد ہے جو کسی اور عبادت کے لئے نہیں ہے۔ نماز اسلام کا ستون اور دین کی بنیاد اور بنا ہے اور سب عبادتوں کی سردار ہے جو شخص اس کو اس کے پورے شرائط کے ساتھ پانچوں وقت ادا کرے وہ خداوند تعالی کی حمایت اور امان میں رہے گا اور جو گناہ اس سے سرزد ہوں گے نماز اس کا کفارہ ہوگی۔ ارشاد نبوی ہے کہ نماز معراج المومنین ہے۔ نماز جنت کی کونجی ہے خداوند تعالی اجل علاشانہ نے توحید کے بعد اپنے بندوں پر نماز سے زیادہ محبوب تر کوئی چیز فرض نہیں فرمائی اگر اس سے زیادہ کوئی عبادت خداوند تعالی کی دوست ہوتی تو وہ فرشتوں کو اس میں مشغول نہ فرماتا فرشتہ ہمیشہ نماز کی ہر ایک صورت میں مشغول رہتے ہیں کوئی قیام میں کوئی رکوع میں کوئی سجدہ میں نماز ایک عبادت کی کالبد ہے اگر پورے شرائط اور خضوع و خشوع کے ساتھ ادا کی جائے تو مثل کالبد مع الروح کے ہے ورنہ مردہ آدمی کے مانند یعنی کالبد بیجان ہے۔ نماز کی اصل روح یہ ہے کہ اول سے آخر تک خشوع اور حضور قلب رہے اس واسطے کہ دل کو حق تعالی کے ساتھ راست اور درست رکھنا اور یاد الہی کو کمال تعظیم اور ہیبت کے تازہ کرنا جیسا کہ ارشاد خداوندی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ نماز پڑھا کرو میری یاد کے لئے پارہ (۱۶) سورہ طہٰ رکوع اول حدیث شریف میں آیا ہے بہت نمازی ایسے ہیں جن کو نماز سے رنج و ماندگی کے سوا کچھ

کچھ نصیب نہیں ہوتا یہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ فقط بدن سے نماز ادا کی جاتی ہے اور دل غافل رہتا ہے ۔حضور قلب کی نماز شاداب ثمردار درخت کے مانند ہے جس سے فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر صرف تکبیر کے وقت ہی حضور قلب ہو تو نماز اس کی مرجھائی ہوئی درخت کے مانند ہے جس کا ثمرہ بھی کچھ نہ ہو اور نہ وہ کسی کے سود مند ہو ۔ یا وہ اس بیمار کے مانند ہے جو دم کا مہمان ہو ۔ نماز کا آغاز بانگ نماز سے ہوتا ہے ۔جب اذان سنے چاہئے کہ کسی کام میں ہو اُسے ترک کر کے شوق سے بدل وجان متوجہ ہو کر خداوند تعالےٰ کے دربار میں بلانے والے کی آواز کو سنے اور دنیا سے منہ موڑے متقدمین کا یہی دستور تھا نماز کے لئے ندامت کا پردہ ڈال کر اس طرح خستہ وشکستہ اور شرمسار اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو جیسے کوئی غلام خطا کیا ہوا بھاگ جا کر پھر اپنے مالک کے روبرو مودب ڈرتا ہوا آتا ہے ظاہری صورت تو یہ ہو اور دل اس کا تمام خیالات سے باز آکر حق تعالیٰ کی تعظیم اور اپنی انکساری کے ساتھ بندگی میں قائم رہے اور اپنے تمام افعال وحرکات ظاہری و باطنی کو خداوند تعالیٰ کے حضور میں پوشیدہ نہ رہنے والا جانے کیونکہ وہ ہر ایک کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے ۔صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز میں اس طرح کھڑے ہوتے جیسے سوکھا درخت یا پتھر یہاں تک کہ پرندے ان سے نہ بھاگتے تھے ۔ بارگاہ خداوندی میں نماز ہی سے کمال اتصال و قرب ہوجایا کرتا ہے وہاں سے اس پر مقدس تجلیات کا نزول ہوتا ہے اور ایسی حالت کو مشاہدہ کرتا ہے جس کے بیان سے زبان وقلم عاجز ہیں ۔ ؎

شعر گفت وسجد وقترب یزدان ما — قرب وجان شد سجدہ ابدان ما

پھر جہاں تھا وہیں آجاتا ہے اس وقت وہ بیقرار ہو کر کوشش کرتا ہے کہ سابقہ کیفیت پھر پیدا ہو اور اس کی حالتوں میں جو حالت قریب ہے اس کے اندر وہ کیفیت پیدا کرے اس لئے اپنے پروردگار کی معرفت میں مستغرق ہو جاتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ جو حالت فوت ہوتی ہے وہ پھر واپس آجائے یہ حالت خدا کی عظمت اور اپنی خاکساری کے اظہار سے اور ان افعال اور اقوال کے ذریعہ سے خدا کی مناجات کرنے سے ہوا کرتی ہے ۔ نماز میں اصلی امور تین ہیں ۔(۱) خداوند تعالیٰ جل علاشانہ کی بزرگی اور جلال وعظمت کی طرف متوجہ ہونا اور اپنی کمال عاجزی وانکساری

کے طرف خیال کرنا۔ (۲) خدا کی عظمت اور اپنی انکساری و خاکساری کو خوش بیانی سے ظاہر کرنا چنانچہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کی تکرار اسکی تائید کرتا ہے (۳) اس خاکساری کی حالت کے موافق اعضاء میں آداب کا استعمال کرنا۔ افعال تعظیمی میں سے یہ بھی ہے کہ خداوند تعالے کے حضور میں کھڑا ہو کر مناجات کرے اور کھڑے ہونے سے بھی زیادہ تعظیم اس میں ہے کہ اپنی خاکساری اور پروردگار کی عزت و برتری کا خیال کرکے جھک جائے انسان اور بہائم کے غرور اور تکبر کے لئے یہ علامت ہے کہ گردن سیدہی رکھنا اور نگوں ہونا نیازمندی اور عاجزی کی علامت ہے۔ خداوند تعالیٰ جل علا شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ پارہ ۱۹ سورہ شعراء رکوع اول۔ ترجمہ ان کی گردنیں سامنے اس کے جھک گئیں۔ اور اس سے بھی زیادہ تعظیم کی بات یہ ہے کہ اس کے حضور میں اپنے سر کو رگڑ دیں جو تمام اعضاء میں زیادہ تر بزرگ اور حواس انسانی کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ یہی تینوں قسم کی تعظیم تمام انسانوں میں رائج ہے وہ ہمیشہ اپنی عبادتوں میں اور اپنے سلاطین اور امراء کی حضوری میں انھیں میں کسی ایک کو استعمال کرتے ہیں اور سب صورتوں میں نماز کی مجموعی صورت عمدہ ہے جس میں یہ تینوں جمع ہیں اور اس کے ساتھ ہی ادنیٰ تعظیمی حالت سے اعلیٰ کی طرف ترقی ہوتا کہ دم بدم نیازمندی اور خاکساری کی حالت زیادہ ہوتی ہوئی معلوم ہو جو فائدہ اس ترقی کی حالت میں ہو سکتا ہے وہ تنہا اعلیٰ درجہ کی تعظیم میں یا اعلیٰ حالت سے ادنیٰ کی طرف منتقل ہونے میں معلوم نہیں ہو سکتا اور نماز میں یہ تقرب کے اعمال اصلی قرار دئے گئے ہیں۔ عظمت الٰہی میں صرف غور کر لینا یا ہمیشہ خداوند تعالیٰ کا ذکر کرنا اس میں اصلی قرار نہیں دیا گیا اس لئے خداوند تعالیٰ کے عظمت کا صحیح خیال صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کی طبیعتیں اعلیٰ درجہ کی ہوں ایسے لوگوں کے وجود کم ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کے علاوہ اگر عام لوگ خداوند تعالیٰ جل شانہ کی عظمت میں خوض کریں تو ان کا غور کام نہیں دیتا اور نفع کے تو کیا معنے وہ تو اپنے راس المال کو بھی کھو بیٹھتے ہیں اور محض ذکر ہی ذکر جس کی تشریح اور مدد کسی دوسری عملی تعظیم سے جو اعضاء کے ذریعہ سے ہر عضو کے اداب کا لحاظ کرکے کی جاتی ہے نہ ہو تو وہ اکثر لوگوں کا حق بالکل بے فائدہ ہوا کرتا ہے البتہ نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جس میں فکر اور غور ہے۔ اس کے ذریعہ سے خدا کی جانب توجہ

ہوتی ہے اور ہر شخص کو اس کا موقع مل سکتا ہے اور جس کو گرداب شہود میں غوص کرنے کی استعداد حاصل ہو اس کو مانع نہیں ہے وہ بخوبی اس میں غوص کر سکتا ہے بلکہ نماز کی وجہ سے نفس کو اس قسم کی کامل توجہ کا بخوبی موقع مل سکتا ہے اور نیز نماز میں مختلف دعائیں شامل ہوا کرتی ہیں جن سے صاف صاف اظہار کیا جا سکتا ہے کہ اس کا عمل خالصاً خدا ہی کے لئے ہے اس کا رخ اسی کی جانب ہے ہر قسم کی اعانت کی خواستگاری صرف اسی سے ہے اور ان کے علاوہ نماز میں بہت سے تعظیمی افعال بھی ہیں۔ سجدہ رکوع ہر ایک دوسرے کے معاون اور مکمل اور اس کو تنبیہ کرنے والے اسی وجہ سے نماز کی منفعت عام اور خاص سب لوگوں کے لئے ہے۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی استعداد کے موافق اس سے نفع اٹھا سکتا ہے۔ نماز معراج ہے اور اس کو اخروی تجلیات کے لئے تیار کرتی ہے ارشاد نبوی ہے کہ نمازی اپنے رب کو بیشک دیکھیگا۔ خدا کی محبت اور اس کی رحمت کا نماز بڑا سبب ہے اور ارشاد ہے کہ سجدوں کی کثرت سے نفس کی مدد کر نماز کا شوق جب دل میں جم جاتا ہے تو نور الہٰی میں نماز گذار محو ہو جاتا ہے اور اس کی خطائیں دور ہو جاتی ہیں اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو پارہ بارہ سورہ ہُود رکوع (۱۰) معرفت الہٰی کے لئے کوئی چیز نماز سے زیادہ مفید نہیں ہے اور نہ نماز سے زیادہ کوئی چیز ایسی ہے کہ جس سے طبیعت کو عقلی تدابیر کے متبع رہنے کی مشق کرائی جائے نماز ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے اظہار عبدیت کا بخوبی ہو سکتا ہے اور یہی اطاعت کاملہ کا مقصود ہے اور یہی مذاق عشق پیدا کرانے کا زینہ ہے۔ اور یہی قرب معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ جل علاشانہٗ آپ کو اور ہم کو اس سے غافل نہ رکھے آمین۔ ثم آمین۔

صوم

صوم سے مراد ہے کہ انسان اپنی تمام خواہشات کو توڑے اور نفس پر قابو پا کر احکام خداوند تعالیٰ کو اس کی پوری عزت و عظمت کے ساتھ بجا لاوے۔ ہر شخص کی طبیعت بہیمی جوش کا اسکو کمال ذاتی سے باز رکھتا ہے اور وہی جوش بہیمیت کو ملکی قوت کے تابع نہیں ہونے دیتا۔ اور یہی قوت بہیمی اسمیں مادہ نفرت اور بغض بھلائی سے پیدا کرتا ہے کوئی شئے اس قوت پر غالب ہوتی نہیں ملتی بجز گرسنہ اور

تشنہ رہنے کے اسی کے لئے اسلام میں روزہ ایک رکن قرار دیا گیا ہے تاکہ روزہ سے تمام قوی کی اصلاح ہو اور قوت بہیمی اعتدال سے آگے نہ بڑھے روزہ میں ترک مجامعت کرے اور اپنی زبان (دل) اور دوسرے اعضاء کو برائی سے روک رکھے روزہ ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے اس سے ملکی قوت بڑھتی ہے اور بہیمی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اور روح کے چہرہ کو روشن کرنے کے لئے کوئی اور چیز اس سے زیادہ مفید نہیں اور طبیعت کو مغلوب کرنے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں قوت بہیمی جتنی مضمحل ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر خطائیں کم ہوتی جاتی ہیں اور فرشتوں کی حالت سے مشابہت بڑھتی جاتی ہے اور ان سے انس و محبت پیدا ہوتی جاتی ہے یہ قوت بہیمی کے ضعیف ہونے کا اثر ہے۔ روزہ کے تین قسم ہیں۔ عام۔ خاص۔ خاص الخواص۔

عام وہ جو منہ کو کھانے پینے سے اور شرمگاہ کو اس کے استعمال سے روک رکھے جس کے نہ روک رکھنے سے روزہ ادا نہیں ہوتا۔ خاص وہ جو منہ کو بُرے کلام سے اور افطار مال حرام و مشتبہ سے کان کو بری آواز کے سننے سے آنکھ کو برائیوں کے دیکھنے سے ہاتھ کو برائی کے استعمال سے محفوظ رکھے ورنہ روزہ کامل نہیں ہوتا۔ خاص الخاص وہ ہے کہ قلب کو بجز خداوند جل علا شانہ کے متوجہ ہونے نہ دے بغیر اسکے حقیقت صوم ادا نہیں ہوتی جو شخص صرف روزہ میں کھانے پینے سے بچے تو وہ روزہ اس کا ایک صورت بے روح کے ہے۔ روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے تئیں فرشتوں کے مانند بنائیں اس لئے کہ فرشتوں کو کسی شئے کی خواہش نہیں ہے اسی واسطے وہ چارپایوں سے علٰحدہ ہیں۔ چارپائے اپنی خواہشات پر قابو نہیں پا سکتے انسان چونکہ تمام خواہشات پر غلبہ پا سکتا ہے اور فرشتوں کی مشابہت پیدا کر سکتا ہے اس لئے آدمی صفت میں ملائکہ کے قریب ہے مکان میں قرب نہیں ہے۔ ملائکہ حق تعالیٰ جل علا شانہٗ کے نزدیک ہیں اس لئے آدمی بھی حق تعالیٰ کا قرب بوجہ اس صفت کے پا سکتا ہے فرض روزوں کے علاوہ ستہ شوال۔ یوم عاشورہ۔ یوم عرفہ۔ ایام بیض یعنی ہر مہینہ کی ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ تاریخ کے روزے مسنون ہیں۔ ان روزوں کی بڑی فضیلت آئی ہے یہ قاعدہ مقرر ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس نیکی کے برابر ہوتا ہے ایام بیض کے جملہ روزے

۳۶ ہوئے ۳۶ دہے کے (۳۶۰) اس لحاظ سے وہ شخص جو ایام بیض کے روزے رہے وہ پورے سال کے روزوں کا ثواب پاتا ہے۔ یوم عاشورہ کا روزہ شکریہ کا ہے کہ اس دن بڑے بڑے کام ہوئے۔ یوم عرفہ کے روزے کا یہ رمز ہے کہ حاجیوں کے طرف شوق پیدا ہوتا ہے اور اس طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جو ان پر رحمت نازل ہو رہی ہے اور دعا کرتا ہے اور رحمت الہٰی میں اپنے کو غرق کرتا ہے۔

زکواۃ

زکواۃ کے متعلق قرآن مجید میں تقریباً اسّی مقامات پر نماز کیساتھ تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ مولٰنا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صاحب زکواۃ کی نماز بغیر زکواۃ کے قبول نہیں ہوتی اور نہ زکواۃ بغیر ادائے زکواۃ کے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو لوگ صاحب زکواۃ ہو کر زکواۃ نہ ادا کریں گے انھیں وہ مال بروز قیامت تکلیف دے گا۔ جو لوگ چارپائے کی زکواۃ نہ ادا کریں گے انھیں وہ چارپائے بروز قیامت سینگوں سے ماریں گے اور پاؤں سے روندیں گے۔ آخر حساب تک جو مال قابل زکواۃ ہو اس کی زکواۃ نہ ادا ہو تو اس مال سے روز قیامت ان کے ماتھے اور سینہ پر داغ دیے جائیں گے۔ جو پشت کی جانب نکل جائیں گے اور پشت کے داغ سینہ کی طرف نکل آویں گے اسی طرح غلہ وغیرہ کے زکواۃ نہ ادا کرنے والوں کو سزا ہوگی۔ زکواۃ چارپایوں کی۔ غلہ کی۔ سونے چاندی کی۔ تجارتی مال کی۔ نقد درہم و دینار کی ادا کرنی ہوگی۔ جس طرح نماز کی ایک صورت ایک حقیقت ہے اور وہ حقیقت صورت کی روح ہوتی ہے۔ اسی طرح زکواۃ کی بھی صورت اور روح ہے جو کوئی زکواۃ کی روح نہ پہنچائے گا۔ اس کی زکواۃ بے روح کے ہے۔ زکواۃ کے تین اسرار ہیں پہلا یہ کہ بندوں کو خدائے تعالیٰ جل علا شانہ کی محبت کا حکم ہے اسی واسطے قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآءُکُمْ وَاَبْنَآءُ پارہ (۱۰) سورہ توبہ رکوع (۲) کوئی مسلمان ایسا نہیں جو دعویٰ نہ کرتا ہو کہ میں خدا کو سب چیزوں سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں اسی واسطے ضرورت ہوئی کہ دعوی کی صداقت دیکھی جاوے چونکہ مال بھی آدمی کا ایک محبوب ہے تو اسی کو حق تعالیٰ نے پہلے مال سے آزمایا اور فرمایا کہ اگر تو میری دوستی اور محبت میں سچا ہے تو اپنی اس معشوق کو مجھ پر سے فدا

کردے۔ دوسرا یہ کہ زکوٰۃ کی ادائی بخل کی نجاست سے دل کو پاک کرتی ہے جس طرح نجاست ظاہری بدن کو نماز کی نزدیکی کے قابل نہیں رکھتی اسی طرح نجاست بخل دل کو جناب احدیت کے قرب کے لائق نہیں رکھتی اور بے مال خرچ کئے دل بخل کی نجاست سے پاک نہیں ہوتا۔

زکوٰۃ اس پانی کے مانند ہے جس سے نجاست دھلی ہو اسی وجہ سے زکوٰۃ اور صدقہ کا مال اہل بیت سرور دوجہاں صلعم پر حرام ہے۔ تیسرا یہ کہ زکوٰۃ شکر نعمت ہے دنیا میں مال کا دینا آخرت میں راحت کا سبب ہے۔ جس طرح نماز روزہ وغیرہ بدن کا شکر ہے اسی طرح زکوٰۃ نعمت مال کا شکر ہے۔ صاحب زکوٰۃ مالدار ہوکر دوسروں کی حاجت براری کرتا ہے فقرا محتاج اس کے مال سے متمتع ہوکر اسکے مال کے ازدیاد اور ضائع اور تلف نہ ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ لایرد القضاء الدعاء ولایزید فی العمر الا البر۔ نہیں ٹلتی قضا مگر دعا سے اور نہیں زیادہ ہوتی عمر مگر نیکی سے اور ادائے زکوٰۃ سے مالدار یہ ثابت کرتا ہے کہ تیری محبت میں اور تیری اطاعت میں تجھ سے بڑھ کر کسی چیز سے محبت نہیں ہے۔ یہ ایک بھید ہے جو خداوند تعالیٰ جل شانہٗ ادائی زکوٰۃ سے اپنے اطاعت گزار بندے کے مال سے اپنی مخلوق کو فائدہ پہنچا کر دعا دلواتا ہے اور اس کی زیادتی مال اور تلف نہ ہونے کی طرف خود متوجہ ہوتا ہے۔ صوفیاء کرام کے یہاں زکوٰۃ کی تین شکلیں ہیں۔

زکوٰۃ شریعت۔ زکوٰۃ طریقت۔ زکوٰۃ حقیقت۔ زکوٰۃ شریعت یہ ہے کہ جس کے پاس دو سو درہم ہوں وہ پانچ درہم زکوٰۃ دے۔ زکوٰۃ طریقت یہ ہے کہ دو سو درہم ہوں تو پانچ درہم رکھکر باقی راہ خدا میں دیدے۔ زکوٰۃ حقیقت یہ ہے کہ سب کے سب راہ خدا میں دیدے۔

حج

حج۔ یہ ایک منتہائی فرض ہے جس کا ہر ذی استطاعت مسلم پر بجا لانا فرض ہے جو مسلم مستطیع بغیر ادائی حج کے اس دنیائے فانی کو چھوڑ جاتا ہے اس کے ورثا پر لازم ہے کہ اس کے لئے وہ حج بدل کرائیں تا کہ متوفی پر سے فرض ساقط ہو جائے۔

یہ حج بدل کے اور کسی طرح کے ایثار اور صدقہ سے ادا نہیں ہو سکتا۔ خداوند تعالیٰ جل علا شانہ نے کعبہ شریف کو بزرگی عنایت فرما کر اس کو اپنی طرف منسوب کیا اور اس کے اطراف وجوانب کو اس کا حرم ٹھیرایا اور اس کی تعظیم اور عزت کے واسطے وہاں شکار اور اشجار کے قطع کو حرام کردیا اور مقام عرفات کو حرم کے قریب بنایا تاکہ چو طرف سے تمام عالم بیت اللہ کا قصد کریں۔ خداوند تعالیٰ جل شانہٗ خانہ کعبہ میں رہنے سے منزہ اور پاک ہے لیکن آدمی کو جب شوق بے غایت اور آرزو بے نہایت ہو تو جو چیز دوست کی طرف منسوب ہوتی ہے وہ چیز اس کو جان و دل سے مطلوب اور مرغوب ہوتی ہے اس لئے اپنے معبود کی بندگی اور اطاعت حکم میں اور مالک کے اشتیاق میں اپنے اہل وعیال وطن ومال کو چھوڑ کر سفر کے مصائب کو اپنے حق میں نعمت اور راحت جان کر اس کے منسوب کئے ہوئے مکان کی آستانہ بوسی کے لئے قصد کیا چونکہ پہلے ہی سے وہ توبہ کرکے ماسوائے اللہ سے علٰحدہ ہو کر سچا تابعدار تھا اسی کے حکم میں طہارت ظاہری اور باطنی کے بعد اپنے کو عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنے مالک کے حضور میں رکوع اور سجود سے قرب معرفت حاصل کرنے پہنچایا اور اپنے مالک کی محبت میں بموجب حکم اکمل واعلیٰ اپنے مال کا ایثار کیا اور اسی کے اشتیاق اور قرب حقیقت کے لئے اور تمام قوای بہیمیہ پر غلبہ پانے کے لئے اور قوت روح کو بڑھانے کے لیے روزے رکھے اور اسی کی حصول فیوضات باطنی اور لذات باطنی کی جستجو میں سیراب ہونے کے لئے دیوانہ وار کمال بندگی میں دوڑا اور تعمیل خداوندی میں وہ وہ افعال بجالائے جس کو ادراک ظاہری سے کوئی واسطہ نہ تھا مثلاً دوڑنا۔ اچھلنا۔ پتھر مارنا۔ بال وناخن وغیرہ کا نہ کٹوانا انھیں اعمال کو کمال بندگی کے نام سے موسوم کیا گیا۔ بعضے لوگ حیران ہیں کہ حج کے ان اعمال سے کیا مقصد اور مراد ہے۔ یہ حیرانی ان کی غفلت کے باعث ہے حقیقت حال سے بے خبر ہیں بے مطلبی اس کا مطلب ہے اور بے غرضی اس سے غرض ہے تاکہ بندگی اس سے ظاہر ہو اور بندہ کی نظر محض حکم مالک پر ہو اس میں کسی طرح طبیعت اور عقل کا دخل نہ ہو تاکہ آدمی اپنے تئیں باقی مطلق میں بالکل فنا کردے کہ نیستی اور بے نصیبی ہی آدمی کی سعادت ہے تاکہ اس سے حق اور فرمان حق جل علا شانہ کے اور کچھ باقی نہ رہے۔

حج کی عبرتیں۔ حج کے سفر کو آخرت کے مانند تبلایا ہے کہ جب مسافر اپنے اہل وعیال دوست احباب وطن اور گھر کو وداع کرے تو سمجھے کہ رخصت اس رخصت کے مانند ہے جو سکرات موت میں ہوگی جیسا کہ اس سفر میں آدمی فارغ البال ہوکر نکلتا ہے اسی طرح سفر آخرت کے لئے دل کو خالی کرکے نکلے۔ آدمی جب سفر اختیار کرتا ہے تو اپنی آسائش کیلئے توشہ اور ہر قسم کا زاد راہ وغیرہ بھی لیتا ہے اور ہر قسم کی احتیاطیں کرتا ہے کہ کہیں اتنے بڑے سفر میں بے سامان نہ ہو جائے۔ اسی طرح انسان خیال رکھے کہ میدان حشر بڑا ہولناک ہے اور وہاں توشہ اور زاد آخرت کی بڑی احتیاج ہے۔ سفر ظاہری میں انسان کوئی جلد خراب ہونے والی اور سڑنے والی ناقص شئے اپنے ساتھ نہیں لے جاتا ہے اس لئے زاد آخرت میں بھی ریار کی عبادت کا توشہ ساتھ رکھنے کے لائق نہیں جانے۔ آدمی جب سواری پر بیٹھے تو جانے کہ یہ سواری سفر آخرت کی سواری ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے اترنے بھی نہ پاوں سواری جنازہ کی نوبت آجائے اور جب آدمی احرام کے دو کپڑے اپنے جسم پر باندھے جو روزمرہ کے لباس سے جدا ہے تو اپنے کفن کو یاد کرے کہ یہ بھی دنیا کے لباس کے خلاف ہے۔ جب پہاڑ کے گھاٹیاں اور خوف زدہ مقامات اور اس کے نشیب وفراز کو دیکھے تو منکر نکیر اور حشرات الارض کو یاد کرے کہ یہ قبر سے میدان حشر تک مثل بڑے ہولناک جنگل کے ہے۔ جب انسان اپنے کنبہ اور دوست آشنا سے چھوٹ کر تنہا اس سفر میں اس طرح رہتا ہے جس طرح سب کی رفاقت سے منہ موڑ کر تنہا قبر میں اکیلا جاتا ہے اور جب لبیک کہنا شروع کرے تو خیال کرے کہ میدان حشر میں خدائے تعالی کی ندا کا جواب ہے اور قیامت کے دن اسی طرح کی ندا پہنچے گی۔ میدان حشر کے ہول کو خیال کرے اور اس ندا کے خطرہ میں ڈوبا رہے۔ ہر شخص نفسی نفسی کے فکر میں رہے گا۔ اس لئے اس کو چاہئے کہ اس مقام کو یاد کرکے کامل توجہ کے ساتھ ماسوای اللہ کے خیال کو مٹا کر اپنے خداوند عزوجل کے دربار میں مصروف بکار رہے۔ طواف اور سعی کرنا اس طرح ہے کہ کوئی غریب محتاج حاجتمند کسی حاجت روا کے مکان کے گرد پھرتا ہے اس لئے کہ اسکی نظر پڑ جائے تو میری تمنا پوری ہوگی۔ صفا مروہ کے بیچ کا میدان جلوخانہ سلطانی کے مانند ہے۔ عرفات پر لوگوں کا کھڑا ہونا اور اطراف عالم سے لوگوں کا جمع ہونا اور مختلف زبانوں میں دعاؤں کا مانگا جانا عرضات قیامت کے

مانند ہے وہاں بھی تمام عالم جمع ہوگا اور ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی۔ اور ہر شخص امید و بیم میں ہوگا کہ مقبول یا مردود ہوں تپھر مارنے سے ایک تو اظہار بندگی بطور عبادت مقصود ہے دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مشابہت ہے کہ وہاں ابلیس آپ کے سامنے آیا اور وسوسہ میں ڈالا آپ اس پر تپھر مارے۔ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیطان نظر آتا تھا ہمیں دیکھائی نہیں دیتا وسوسہ بھی شیطانی ہے بے تامل تپھر مارے اور شیطان کی پیٹھ توڑے اس لئے کہ تپھر مارنے سے شیطان کی پیٹھ ٹوٹتی اور تو بندہ فرمانبردار ہوجاتا ہے۔ تو یقین کر کہ میں نے تپھر مار کر شیطان کو مغلوب کر لیا۔ جب وہ تیرا مغلوب ہوجائے گا تو ہمیشہ اسپر قابو کیا تھا اور اطمینان کلی کے ساتھ ہر عبادت کو خلوص اور یکجہتی کے ساتھ ادا کر کے ہر عبادت کے سر او حقیقت سے اور فیوضات اور انوار الٰہی سے متمتع ہوتا رہے گا ورنہ اس کا خلاف یہ بیان اس لئے ہوا کہ ہر شخص اس راہ کو اسی قدر جانے گا جس قدر اس کا ذہن روشن اور شوق کامل اور سعی وکوشش بلیغ ہوگی اور اسی قدر ہر فعل کے مقاصد و معنی اُسے دکھائی دیں گے اور ہر امر میں حصہ اور نصیبہ پائیگا۔

روحی عبادت یہی ہے اور یہ باتیں معلوم ہونے سے کاموں کی ظاہری صورت معنوں کی طرف بہت بڑھ جاتی ہے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ سورہ بقر پارہ سیقول رکوع (۲۵) ترجمہ۔ اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو واقعی وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اب اپنے اصلی مقصد کی جانب رجوع کیا جاتا ہے فضیلت بعیت اور اس کے اقسام اور طلب طریقت۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ سورہ فتح پارہ (۲۶) رکوع (۱) ترجمہ جو لوگ بعیت کر رہے ہیں آپ سے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) وہ اللہ تعالیٰ سے بعیت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتوں پر ہے۔ پھر جو شخص عہد شکنی کرتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور جو پورا کرتا ہے عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ قول الجمیل میں لکھتے ہیں کہ

احادیث مشہورہ میں منقول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ بیعت کرتے تھے کبھی ہجرت اور جہاد اور گاہے اقامت ارکان اسلام پر یعنی صلوٰۃ وصوم وزکوٰۃ وحج اور گاہے ثبات وقرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کی تمسک پر اور کبھی بدعات سے بچنے پر اور عبادت کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ روایت صحیح سے ثابت ہے کہ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لی انصار کی عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر اور ابن ماجہ نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں گے یعنی بھیک نہ مانگیں۔ اسلام میں بھیک مانگنا ممنوع ہے۔ جب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی فعل بطریق عبادت ثابت ہو۔ نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت ہے۔ چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تہا تو بیعت کے مسنون ہونے میں کچھ شبہ نہیں بیعت چند قسم پر ہے خلافت کی۔ اسلام لانے کی تقویٰ کی۔ ہجرت کی۔ جہاد کی۔ توبہ کی۔ وغیرہ وغیرہ صوفیہ کرام جو بیعت لیتے ہیں۔ وہ تقوی اور توبہ کی ہے جو آیۃ شریفہ سے ثابت ہے سورہ ممتحنہ پارہ (۲۸) رکوع (۲) يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آویں تمہارے پاس مسلمان عورتیں قرار کرنے اس طور پر کہ شریک نہ ٹھیرائیں اللہ تعالیٰ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور قتل نہ کریں اپنی اولاد کو اور نہ لاویں طوفان باندھ کر اپنے ہاتھ پاؤں میں اور نافرمانی نہ کریں۔ کسی اچھی بات میں تو ان سے بیعت لو اور معافی مانگو ان کے واسطے اللہ تعالیٰ سے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے یہ بیعت بیعت اسلام نہیں ہے اس لئے کہ پہلے ایمان لانا ان کا لفظ مومنات سے ثابت ہے۔ بلکہ یہ بیعت توبہ وتقوی کی ہے۔ یہی عمل سنت نبویہ کا صوفیہ میں جاری ہے۔ قول الجمیل میں ہے کہ بیعت سنت ہے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بیعت کی اور اس کے سبب حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہی۔ توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے۔

جو بیعت سے حاصل کی جاتی ہے (۱) بیعت توبہ معاصی سے ہے (۲) بیعت تبرک ہے
یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس
میں بھی برکت ہے (۳) بیعت طریقہ۔ بیعت تاکد عزیمت ہے یعنی عزم مصمم کرنا واسطہ
خلوص امر الہیٰ اور ترک مناہی کے ظاہر و باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے
اور یہی طریقہ اصل ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَ
جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ پارہ (۶) سورہ مائدہ رکوع (۶) ترجمہ اے
ایمان والو ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور ڈھونڈو اللہ تعالیٰ جل شانہ تک وسیلہ اور
جہاد کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ اور دوسرے مقام میں ارشاد ہے ۔
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ سورہ توبہ رکوع ۱۵ ترجمہ
اے ایمان والو خوف رکھو اللہ تعالیٰ کا اور رہو ہمراہ صادقین کے۔ صادقین کی خدمت
میں حاضر رہنے اور ان کے اتباع کا حکم ہے ۔ صادقین سے مراد صوفیاء کرام و علماء
مجتہدین و محدثین جو اہل اللہ ہیں۔ صوفیہ وارثان حال اصحاب صفہ ہیں اور ہمیشہ جہاد اکبر
میں سرگرم یعنی نفس شیطان کی مخالفت اور جنگ میں رہتے ہیں لفظ صادقین انہیں کے
حسب حال ہے چنانچہ فقراء مہاجرین کی شان میں بھی۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۔
پارہ (۲۸) سورہ حشر رکوع (۱) ترجمہ یہی لوگ سچے ہیں اور دوسرے مقام پر ارشاد ہے ۔
فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ پارہ (۱۷) سورۂ انبیاء رکوع (۱) ترجمہ
اگر تم کو نہ معلوم ہو تو دریافت کر لو جاننے والوں سے ۔ کنز العمال اور جامع الصغیر میں
حدیث وارد ہے۔ قَدِمْتُمْ خَیْرَ مَقْدَمٍ وَ قَدِمْتُمْ مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی
الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ مُجَاھِدَۃُ الْعَبْدِ ھَوَاءَہٗ ۔ یعنی آئے ہو تم اچھا آنا اور آئے
ہو تم جہاد اصغر سے اکبر کی طرف جنگ کرنا بندہ کا ہے خواہش نفسانی اپنی سے حضرت
قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الطالبین میں فرماتے ہیں طلب طریقت
اور سعی کرنا واسطے تحصیل کمالات باطنی کے واجب ہے اس لئے حق تعالیٰ جل شانہ ارشاد
پارہ ۴ فرماتے ہیں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ سورہ عمران رکوع ۱۱ پارہ ۔ ترجمہ
اے مسلمانو پرہیز کرو ان چیزوں سے جو خداوند تعالیٰ جل شانہ کو پسند نہیں پورا پورا پرہیز کرو
یعنی کمال تقویٰ کے ساتھ ظاہر و باطن میں کوئی امر عقائد و اخلاق سے خداوند تعالیٰ جل شانہ

کی مرضی کے خلاف نہ ہو امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ کمال تقویٰ ولایت کے بغیر ممکن نہیں۔ قرآن وحدیث سے ثابت ہے جبتک نفس کی بری خصلتیں زائل نہ ہوں گے کمال تقویٰ کیونکہ حاصل ہو سکتا ہے اور یہ متعلق ہے فنائے نفس اور ترک معاصی سے جس سے تقوی مراد ہے۔ اصلاح جسم سے معتبر ہے جس کا ثمرہ اصلاح قلب ہے صوفیہ رض اسی کو فنائی قلب کہتے ہیں۔ ولایت کا حصول فنائی نفس سے ہے تقوی کثرت نوافل سے تعلق نہیں رکھتا تقوی ہے واجبات کا ادا کرنا اور ممنوعات سے پرہیز کرنا ہے۔ فرائض اور واجبات کا ادا کرنا اخلاص کے بغیر کوئی اعتبار نہیں رکھتا جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کا ارشاد ہے۔ سورہ (زمر) فَاعْبُدُ اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ یعنی خدا کی عبادت کر خالص نیت سے اسی کو معبود سمجھکر ریا کی عبادت شرک خفی ہے) اور ممنوعات سے پرہیز فنا نفس کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس کمالات ولایت کا حاصل کرنا فرائض کے قبیل سے ہے۔ چونکہ ولایت کا حاصل ہونا خدا کی بخشش کی بات ہے اور شرع انہیں باتوں پر مجبور کرتی ہے جو انسان کے اختیار میں ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ (سورہ تغابن) یعنی جہاں تک تم سے ہو سکے ان باتوں سے بچو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اپنی طرف سے کوشش کرنا اور ہاتھ پاؤں کا ہلانا واجب ہے۔ اسی طرح تقوے کے بے انتہا مراتب ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اَعْلَمَكُمْ وَاَتْقَاكُمْ كَاللّٰهِ اَنَا۔ یعنی تم سب سے زیادہ عالم اور خدا سے ڈرنے والا میں ہوں۔ تقوی کی کوئی حد نہیں اس لئے مقامات قرب میں ترقی اور تقویٰ حاصل کرنے میں کوشش کرنا ہمیشہ واجب ہے۔ علم باطنی میں اضافہ چاہنا فرض ہے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا ارشاد ہے۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ یعنی کہئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے میرے پروردگار میرا علم زیادہ کر مراتب قرب سے۔

رباعی حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ؎

در راہ خدا جملہ ادب باید بود ۔۔۔ تا جان باقی است در طلب باید بود
دریا دریا اگر بکامت ریزند ۔۔۔ کم باید کرد وخشک لب باید بود

یعنی خدا کی راہ میں سراپا ادب بن جانا چاہئے جب تک جان باقی ہے خدا کی تلاش کرنا چاہئے غرض اور مقصد کا دریا بھی منہ میں ڈالدیا جائے تو بھی اس کو ناکافی سمجھے بلکہ اس کو

کم اور اپنا لب خشک سمجھے۔

فضیلت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ

جملہ طریقۂ توسل الی اللہ ہیں اور سب میں اکابرین امت سے واسطہ ہے خصوصاً طریقہ صدیقیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت خلیفہ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الانبیاء بالتحقیق سید نا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے نسبت رکھتا ہے اور وہ اس کے سردار حلقہ ہیں چونکہ وہ افضل البشر بعد انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اس خصوص سے آپ کی نسبت بھی تمام نسبتوں سے خاص اور افضل و اعلیٰ اور اولیت رکھنے والی ہے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اصحاب نے آپ سے روحانی فیض حاصل فرمایا ہے خواہ وہ فیض کمالات ولایت سے ہو یا کمالات نبوت سے یا کمالات رسالت سے یا کمالات الوالعزم سے یا کمالات مصطفویت سے جو کمالات محمدی اور احدی کا انتہا ہے۔ اس لحاظ سے تمام سلاسل کی نسبت کو آپ کی ذات سے نسبت کا ہونا ضروری ہے اسی وجہ سے آپ کی نسبت تمام نسبتوں سے بلند و بالاتر ہے۔ اس طریقہ میں اتباع سنت و اجتناب بدعت کا نہایت اہتمام اور التزام ہے حتیٰ کہ ذکر جہر کو بھی باتباع احکام درست نہ رکھا گیا۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ۔ پارہ (۹) سورہ اعراف رکوع ۲۴ ترجمہ یاد کر اپنے پروردگار کی دل میں زاری کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا بغیر بلند کرنے آواز کے صبح و شام اور نہ غفلت کرنے والوں سے ہو جا۔ اور اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ پارہ (۸) سورہ اعراف رکوع (۷) ترجمہ یاد کرو تم اپنے رب کی بحالت زاری اور خفیہ تحقیق وہ دوست نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔ حدیث (خَيْرُ الذِّكْرِ ذِكْرُ الْخَفِيِّ) روایت کیا اس کو حضرت عبدالحق رحمہ محدث دہلوی نے اور فرمایا حضور علیہ السلام نے۔ قلبُ الْمُؤْمِنِ خَاصٌ مِنْ ذِكْرِ الْخَفِيِّ فَهُوَ حَيٌّ وَقلبُ الْمُؤْمِنِ غَافِلَةٌ مِنَ الذِّكْرِ الْخَفِي فَهُوَ مَيِّتٌ۔ ظاہر ہے کہ جس طریقہ میں جس قدر اتباع سنت اور اجتناب از بدعت زیادہ ہوگا اسی قدر اس میں انوار نبوت اور انوار مصطفویت زیادہ ہوں گے اور جس قدر جس طریقہ و نسبت میں انوار مصطفویت زیادہ ہوں اسی قدر وہ نسبت

قدرت و رفعت میں مخصوص و ممتاز ہوگی۔ اس طریقہ میں شرط افادہ و استفادہ صحبت و محبت شیخ قرار پائی ہے یعنی جس کو جس قدر پیر طریقت سے محبت و صحبت زیادہ ہوگی اسی قدر اس کو فیوض و برکات پیر زیادہ حاصل ہوں گے اور ارشاد خداوند تعالی یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔سورہ آل عمران رکوع (۲۰) پارہ (۴) اور یہی رابطہ بعینہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چلا آرہا ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب ۳ میں ہے جس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ خالی ذکر بغیر رابطہ اور بغیر فنا فی الشیخ کے طالب کو منزل مقصود تک پہنچا نہیں سکتا اور خالی رابطہ صحبت کے اداب کی رعایت کے ساتھ کفایت کرسکتا ہے۔ بعض پیران طریقت سالکین کے لئے اس راہ میں دس شرطوں کا خیال رکھنا ضروری فرماتے ہیں۔ شرط اول۔ اول طہارت پوری جو چار قسم کی ہے۔ طہارت ظاہر۔ طہارت باطن۔ طہارت دل۔ طہارتِ سر۔ طہارت ظاہر عام ہے اس میں پاکی پانی اور جا کا احتیاط ہو جس کا بڑا اثر ہے۔ طہارت باطن لقمہ حرام و مشروبات حرام سے بچے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک لقمہ حرام کھانے سے چالیس روز تک فرائض و نوافل اور دعا قبول نہیں ہوتی۔ طہارت دل۔ صفات ناپسندیدہ۔ کدورت۔ خیانت۔ کینہ حسد۔ مکر۔ بغض۔ عداوت۔ محبت دنیا سے پاک نہ ہو نماز و طاعت قبول نہ ہوگی اور نہ دولت محبت عشق الہٰی سے مشرف ہوگا۔ طہارت سر۔ توجہ غیر حق کے جانب نہ رہے شرط دوم۔ خاموشی زبان کلام ناشایستہ سے (جھوٹ۔ افترا بہتان وغیرہ وغیرہ) اور مشغول رکھے اپنے کو تلاوت قرآن و حدیث یا کتب شرعیہ یا امر بالمعروف و نہی عن المنکر یا اصلاح مسلمین و آموختن علم یا صلحا کے ذکر وغیرہ وغیرہ میں۔ شرط سوم۔ خلوت اور عزلت اختیار کرے تاکہ نظر غیر محرم عورت اور امرد خوبصورت سے جو تیر زہر آلود ہے جو دل پر پڑتے ہی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے بچے۔ چنانچہ صلعم نے فرمایا ہے۔ اَلنَّظْرُ سَهْمٌ مَسْمُوْمَةٌ مِنْ اِبْلِیْس قال اللّٰهُ تعالیٰ۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْکٰی لَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۔ پارہ (۱۸) سورہ نور رکوع (۴) ترجمہ۔ آپ مسلمان مردوں سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے،

بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کرتے ہیں۔ اس کے بعد کی آیت میں عورتوں کے لئے حکم کچھ اس سے زیادہ اور صراحت سے ہے۔ پردہ کا حکم بھی انہیں آیات میں ہے۔ منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملاحظہ فرمایا ایک مرتبہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وا بیہا روٹی لئے ہوئے درویش کے لئے باہر آئیں فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ تم باہر کیوں آئیں تو عرض کیا حضرت نے درویش نابینا ہے۔ جواب میں ارشاد ہوا کہ وہ نابینا ہے تم تو نابینا نہیں ہو۔ جو کوئی حلال جانے نظر کرنے کو نامحرموں کے خوف کفر کا ہے۔ عزلت کا یہی فائدہ ہے کہ ہاتھ برے چیز کے چھونے اور پاؤں برے طرف جانے زبان برے الفاظ کے کہنے کان بڑی آواز کے سننے سے محفوظ رہتے ہیں اگر ایسا کرے گا تو پردہ غیب کے دل پر کھل جائیں گے۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ نقوش دنیا کے دل کے آئینہ سے دور ہو جائیں گے اور نقوش آخرت کی جگہ لے کر آئینہ دل کو پاک وصاف کر دیں گے تاکہ نور وحدانیت کے پرتو سے دل مجلیٰ و منور ہو جائے۔

شرط چہارم۔ روزہ ہے مشابہ ہو جاتا ہے فرشتوں کے اور سخت ہو جاتا ہے۔ نفس امارہ کے لئے۔ روزہ راستہ میں شیطان کو پکڑتا ہے اور سپر ہو جاتا ہے روزہ دار کا۔ اور بھوکوں کے درد دل کو جانتا ہے روزہ سے صحت تن بھی حاصل ہوتی ہے خاصتہً نفل روزے ایام متبرکہ میں (یعنی ماہ رجب۔ ذیقعدہ۔ ذیحجہ۔ محرم) رکھے۔ حدیث میں باسناد صحیحہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی تین روزے رکھے ماہ حرام میں (یعنی رجب۔ ذیقعدہ۔ ذیحجہ۔ محرم) بروز پنجشنبہ وجمعہ وشنبہ سات سو سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

شرط پنجم۔ ذکر لفظ اللہ کا ذکر اس طرح اپنے آپ کو تمام خیالات سے پاک کر کے اور حواس کو درست کر کے کہ اللہ تعالیٰ دانا بینا سننے والا جہر اور خفی کا ہے اللہ تعالیٰ سے دنیا اور عقبیٰ کے کسی شئی کو نہ مانگے بلکہ فدا کر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے زبان سے عرض کرے الٰہی مقصود آپ ہیں یعنی آپ سے آپکو ہی چاہتا ہوں (الٰہی مقصود من توئی از تو ترا میخواہم) سانس روزانہ ہزاروں بار اندر باہر آتے جاتے ہیں۔ ہر سانس سے سوال ہوگا کہ باہر کیا گیا اور اندر کیا۔

رباعی۔ زہر نفس بہ قیامت شمار خواہد بود   گنہ مکن کہ گنہگار خواہد بود
بسا سوار کہ فردا پیادہ خواہد شد   بسا پیادہ کہ فردا سوار خواہد بود

شرط ششم۔ نگاہ رکھے خطرات دلی پر جو چار قسم کے ہیں۔ خطرۂ اول رحمانی خطرہ دوم ملکانی خطرہ سوم شیطانی۔ خطرۂ چہارم نفسانی خطرہ رحمانی یہ ہے کہ تنبیہ ہو غفلت میں خطرۂ ملکانی یہ ہے ترغیب ہو طاعت کی۔ خطرۂ شیطانی یہ کہ خواہش معصیت ہو۔ خطرۂ نفسانی یہ کہ مطالبہ ہو خواہشات شہوانی کا۔ ان سب کو دور کر کے نگاہ رکھے اور اپنے مشغلہ میں لگا رہے یعنی ذکر میں۔

شرط ہفتم۔ راضی رہنا ہر حکم خداوند تعالیٰ جل علیٰ شانہٗ سے اور توکل سے تمام امور کو تفویض کرنا۔ درمیان خوف و رجا کے رہنا اور اس کی کریمی غفاری ستاری رحیمی پر نظر رکھنا اور کبھی اس کی قہاری جباری اور شدید العقابی سے ڈرتے رہنا۔

شرط ہشتم۔ صحبت صالحان اختیار کرنا اور مفسدان دین سے اور لڑکوں اور نامحرم عورتوں سے دور رہنا۔

شرط نہم۔ بیدار رہنا جس میں فوائد از حد ہیں تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ عادت ڈالو خداوند تعالیٰ کو نیند ہے نہ اونگھ ہے۔ رات خلوتخانہ عاشقوں کا ہے کہ راز و نیاز حضرت بے نیاز سے عرض کیا جاتا ہے۔ اور نہ تشویش اغیار رہتی ہے۔ جو دولت وسعادت سالکوں نے پایا وہ رات میں پایا ؎ دولت شبگیر خواہی خیز و شب را زندہ دار + خفتہ نابینا بود دولت بہ بیداراں رسد

شرط دہم۔ حفاظت کرے لقمہ کی کہ وہ لقمہ حلال و پاک ہو منجملہ اور فرضوں کے یہ بھی فرض ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا۔ اے لوگو جو چیزیں زمیں میں موجود ہیں ان میں حلال اور پاک چیزوں کو کھاؤ پارہ (۲) سورہ بقر رکوع (۵)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عبادت کے دس جز ہیں۔ نو جز روزی حلال طیب کے متعلق اور ایک جز تمام عبادت کے متعلق حلال وہ ہے کہ اس کے اختیار کرنے میں (یعنی کھانے میں) نزدیک اللہ تعالیٰ کے گنہگار نہ ہو پاک وہ کہ کھانے میں نیت قوت عبادت کی ہو اور جب وہ حلال و پاک ہوا اور بیجا خرچ نہ کرو۔ وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ پارہ (۸) سورہ

انعام رکوع (۱۴) ترجمہ اور مت کھاؤ ایسا جانور جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو جب لقمہ کھاوے تو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کھاوے اور بلا نام کے کھاوے تو ایسا ہے جیسے کسی نے بغیر بسم اللہ کہے ہوئے ذبیحہ کو کھایا۔ قطعہ۔

منشیں با بداں کہ صحبت بد + گرچہ پاکی ترا پلید کند = آفتابے بداں بزرگی را + ذرۂ ابر ناپدید کند۔

چاہئے کہ کھانا پکانے والا باطہارت یعنی باوضو ہو تو ایسے کھانے میں غفلت اور تیرگی نہیں پیدا ہوگی قرآن مجید میں متعدد مقامات پر آیات احکامی موجود ہیں جس میں ارشاد ہے کہ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا۔ ترجمہ کھاؤ پاک چیزیں اور کام کرو نیک۔ دیکھیے اس آیت میں عمل کرنے سے قبل طیب مال کھانے کی تاکید فرمائی ہے اور اس پر تاکید اس طرح فرمائی جاتی ہے وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ترجمہ نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق۔ مال حلال حاصل کرنے اور کھانے کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد احادیث ہیں۔

بروایت عبداللہ بن مسعودؓ صاف بالفاظ طلب الحلال فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ موجود ہے یعنی طلب کرنا حلال کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر۔ طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے اہل وعیال کو حلال مال کھلاوے وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور جو شخص دنیا کو مطابق احکام شرعیہ کے حاصل کرتا ہے وہ شہدا کے درجہ میں ہوگا۔ اور اسی کتاب میں بروایت ابن عباسؓ مرقوم ہے کہ سعد بن وقاصؓ نے عرض کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے واسطے دعا فرمائیں کہ رب العزت میری دعائیں قبول فرمالیا کرے۔ ارشاد ہوا کہ اپنی غذا پاک اور حلال سے کر تیری دعا قبول ہوگی۔ ابونعیم نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص چالیس روز تک حلال مال کھاوے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو منور فرما دیتا ہے اور اس کے دل سے حکمت کے چشمے زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔ ایمان اور الیقان کامل ہو جاتا ہے۔ حضرت بن عباسؓ کی حدیث کہ ہر شب ایک فرشتہ بیت مقدس کی چھت پر کھڑا ہو کر ندا کرتا ہے کہ اے دنیا میں رہنے والو آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص مال حلال نہیں کھاتا اس کا روزہ نماز فرائض نوافل ذکر اذکار نوافل قبول نہیں کئے جاتے یا ایسے اشخاص کی کل عبادت بیکار ہے۔

جو اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے یا اللہ ہمکو اور ہمارے گھر والوں کو اور احباب کو اکل حلال سے پرورش فرمایئے آمین۔

کمال تقوی کے لئے ترک معاصی اور نفس کے برے خصائل بغض حسد کینہ ریا کاری وغیرہ جنکا حرام ہونا قرآن حدیث اور اجماع سے ثابت ہے یہ رزائل جبتک دور نہ ہوں کمال تقوی کیونکر حاصل ہو سکتا ہے اس کا ثمرہ اصلاح قلب ہے۔ اور اسی کو صوفیہ فنائے قلب کہتے ہیں ولایت کا حصول فنائے نفس ہے۔

صوفیائے نقشبندیہ نے کہا ہے کہ جس راہ پر ہم چل رہے ہیں وہ کل سات قسم کا راستہ ہے یعنی فنائے لطائف خمسہ عالم امر قلب۱ روح۲ سر۳ خفی۴ اخفی۵ اور فنائے نفس۶ اور تصفیہ لطیفہ قالب۷ جس سے مراد اصلاح جسد ہے۔ تقوی کثرت نوافل سے تعلق نہیں رکھتا تقوے سے مراد واجبات کا ادا کرنا اور ممنوعات سے بچنا فرائض اور واجبات کا ادا کرنا ہے۔ یہ فعل اخلاص کے بغیر اعتبار نہیں رکھتا۔

فَاعْبُدُ اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یعنی خدا کی عبادت کر خالص نیت سے اسی کو معبود جان کر ممنوعات سے اجتناب فنائے نفس کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کمالات ولایت کا حاصل کرنا فرائض کے قبیل سے ہے ولایت کا حاصل ہونا خدا کی بخشش ہے جس کے بے انتہا مراتب ہیں اپنے اختیار سے خارج۔ تقوی کی تعریف یہ ہے۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ڈرو ان باتوں کے کرنے سے جو خدا کو ناپسند ہیں۔

حکم و فضیلت ذکر و ذاکر

قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ پارہ (۲) سورہ بقر رکوع (۱۸) اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ یاد کرو مجھکو میں تم کو یاد کروں اور شکر کرو میرا ناشکری مت کرو۔ مفسرین علیہ الرحمۃ نے اس آیۃ شریف کے مختلف معنی اور مطالب بیان کئے ہیں۔ یاد کرو مجھ کو میری طاعت کے ساتھ میں تم کو مغفرت اور ثواب کے ساتھ یاد کرونگا مجھے دعا کے ساتھ یاد کرو میں اجابت کے ساتھ یاد کروں گا۔ مجھے گھروں میں یاد کرو میں تمہارے لحد میں یاد کروں گا۔ مجھے توکل کے ساتھ یاد کرو میں تمہیں کفایت کے ساتھ یاد کروں گا۔ مجھے احسان کے ساتھ یاد کرو میں تمہیں رحمت کے ساتھ یاد کروں گا۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ پارہ (۲۲) سورہ احزاب رکوع ۶
ترجمہ یاد کرو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے پاکی کے ساتھ صبح وشام وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پارہ (۱۰) سورۂ انفال رکوع (۶) اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یعنی بہت یاد کرو تاکہ تم مراد کو پہنچو یا مراد کو پاؤ یا کامیاب ہو جاؤ۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ پارہ (۲۱) سورہ عنکبوت رکوع (۵) ترجمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور ذکروں سے بزرگ تر ہے۔ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ پارہ (۲۲) سورۂ احزاب رکوع (۵) اور بکثرت خدا کی یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم یعنی (بڑا ثواب) تیار رکھا ہے۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندہ کے نزدیک ہوں میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ ذکر کرتا ہے اگر وہ ذکر اپنے جی میں کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں۔ جب وہ ذکر لوگوں میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر اس گروہ میں کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہے اگر وہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں۔ اگر وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔ اس حدیث کو بخاری مسلم ترمذی نسائی۔ ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ بکثرت آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے ذکر اور ذاکر کی فضیلت ثابت ہے۔ ذکر دو طریقہ پر ہوتا ہے ایک لسانی اور دوسرا قلبی ذکر قلبی کی فضیلت ذکر لسانی پر ستر درجہ زیادہ ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ذکر لسانی ہر وقت میں ممکن نہیں کیونکہ انسان دو حال سے خالی نہیں۔ سوتا ہوگا یا جاگتا سونے کی حالت میں ذکر لسانی سے غافل رہنا ہوتا ہے۔ اور جاگنے کی حالت میں جب انسان گندی اور ناپاک جگہ میں ہو تو وہاں بھی ذکر لسانی مکروہ ہے بخلاف ذکر قلبی کے کیونکہ دل کا تعلق جناب باری تعالیٰ جل شانہٗ کے ساتھ سوتے جاگتے ہر حالت میں برابر رہتا ہے اسی واسطے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حالت نامیہ باطن کا ظاہر کے ساتھ تعلق ہونے کی وجہ سے حالت بیداری پر فوقیت رکھتی ہے۔ اور سکرات حالات منام پر اور حالت برزخ حالت سکرات پر اور حالت عرصات حالت برزخ پر اور اہل جنت کی حالت اہل عرصات کی حالت پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ اہل جنت خداوند تعالیٰ جل شانہ کو ظاہر اور بے پردہ دیکھیں گے۔ یہ بھی حدیث شریف

شریف میں آیا ہے کہ اچھا ذکر خفی ہے اور اچھا رزق وہ ہے جو کفایت کرے۔ ذکر خفی کو بجز خداوند تعالیٰ کے دوسرا نہیں جانتا۔ محافظ فرشتہ یعنی کراماً کاتبین بھی ذکر خفی سے واقف نہیں ہوتے اور نہ وہ لکھا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ بروز قیامت نامۂ اعمال میں اس کو زیادہ فرمائے گا۔ کہ اس کو کسی نے سنا نہیں اسکو میں جانتا ہوں اور میں تجھکو اس کا بدلہ دوں گا ذکر کیا اس کو جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بدور السافرہ میں بروایت ابی یعلی موصلی عن ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ایسا ہی ذکر کیا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اور کہا اس نے کہ یہی بڑی حجت ہے ہمارے سادات مشائخ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کے یہاں اسی ذکر کی تعلیم کے واسطے ارشاد خداوند تعالیٰ جل شانہٗ دلیل ہے۔ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ پارہ (۹) سورہ اعراف رکوع (۲۴) ترجمہ یاد کیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی اپنے جی میں۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا کرتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ہر چیز کے صاف کرنے کا ایک آلہ ہوتا ہے دل کے صاف کرنے کا آلہ اللہ کا ذکر ہے۔ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والی نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ جہاد بھی نہیں ارشاد ہوا کہ نہیں۔ بروایت ابو موسیٰ اشعری ارشاد ہوا ہے کہ اگر ایک شخص درہم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بانٹتا ہو اور دوسرا ذکر میں لگا ہو تو وہ ذاکر افضل ہے ؎

یاد داری کہ وقت زادن تو	ہمہ خنداں بودند تو گریاں
آں چناں زی کہ وقت مردن تو	ہمہ گریاں بود ند توخنداں

فوائد ذکر جو احادیث سے ثابت ہیں ذاکر مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔ ذاکر ہر وقت سر سبز و خوش و خرم رہتا ہے۔ اس کا دل معرفت سے پر رہتا ہے ذاکر اپنی حیات میں بہشت کو دیکھ لیتا ہے اس کے گناہ جو کے دانے کے برابر ہوں بخشے جائیں گے اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کی نشانی ہے اور نفاق سے برات ہے۔ شیطان سے بچنے کا قلعہ۔ دوزخ کی آگ سے بچاؤ انسان سوتے وقت ذکر کرتے سو جائے تو اس کا نام ذاکروں میں درج ہوتا ہے اس کا سونا بھی ذکر میں شمار ہوتا ہے۔ وقوف قلبی پر مداومت کرنے سے جذبہ بھی پیدا ہو جاتا ہے حقیقت ذکر خفی وقوف قلبی سے حاصل ہوتا ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ پھر دلکو

خبر نہیں ہوتی کہ ذکر میں شغول ہے۔

ایک بزرگ کا مقولہ ہے کہ اگر معلوم ہو قلب کو کہ وہ ذاکر ہے پس جان تحقیق وہ غافل ہے۔ ایتہ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً ۔ پارہ (۹) اعراف رکوع (۲۴) ترجمہ یاد کرو تم اپنے رب کی دل میں روتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے بغیر بلند آواز کے ۔ وقوف قلبی اور وقوف عددی میں باختیار آنکھیں نہ بند کرنا چاہیئے کہ وہ سبب اطلاع خلق ہیں۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو گردن جھکائے بیٹھے دیکھا فرمایا کہ ایا العنق ارفع عنقك ذکر اس طرح کرنا چاہئے کہ اہل مجلس میں کوئی نہ معلوم کر سکے۔ ذکر جو ہے وہ رفع غفلت کا نام ہے۔ جس وقت غفلت رفع ہو گئی تو ذاکر ہے۔ اگرچہ کہ ساکت ہو وقوف قلب ہر حال میں چاہیئے یعنی کھانے پینے بات کرنے۔ سننے چلنے پھرنے خرید و فروخت کرنے میں نماز روزے میں لکھنے پڑھنے میں ایک لمحہ غافل نہ ہو۔ ؎

یک چشم زدن غافل ازاں ماہ نباشی　　شاید کہ نگاہے کنی آگاہ نباشی

بعض بزرگوں کا مقولہ ہے کہ اگر پلک جھپکنے کے برابر غافل ہوگا تو عمر بھر اس نقصان کا تدارک نہ ہو سکیگا۔ باطن کا نگاہ رکھنا نہایت مشکل ہے لیکن بعنایت حق سبحانہٗ تعالیٰ و تربیت خاصان حق جلد میسر ہو جاتا ہے حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رح فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں پانچ اچھی خصلتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی رضامندی (۲) طاعت اور عبادت کی حرص زیادہ ہوتی ہے۔ (۳) جبتک ذکر میں مشغول رہے شیطان سے محفوظ رہتا ہے ذکر ایک قلعہ ہے جس میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا (۴) ذکر سے قلب رقیق اور نرم ہو جاتا ہے (۵) ذاکر گناہوں سے رکھا جاتا ہے۔ ذاکر کی حیات قلب ذکر میں ہے اور موت اس کی غفلت میں۔ فرشتے ڈھونڈتے ہیں ذکر کرنے والوں کو یہاں تک کہ جب پا لیتے ہیں تو ایک دوسرے کو اس کی قربت میں بلا لیتے ہیں ؎

نہیں بدبخت ہوتا ہے ہم نشین ان کا

ارشاد رسالت پناہی ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ایذا دے میرے ولی کو (معنی ولی ذاکر ہی ہوتا ہے) میں خبردار کر دیتا ہوں واسطے لڑائی کے اس کو اس لئے کہ وہ اپنے اعمال سے محبوب تر ہوتا میرا قرب فرائض سے نزدیکی ڈھونڈتا ہے میری اور زیادتی کرتا ہے دوسری طاعتوں سے میں اس کو یہاں تک دوست رکھتا

ہوں کہ اس کی شنوائی اور اُس کی بینائی اُس کے ہاتھ پاؤں ہوجاتا ہوں یعنی سنتا ہوں دیکھتا ہوں اور ہاتھ کا کام کرتا ہوں اور چلتا ہوں ساتھ اس کے اگر وہ مانگتا ہے تو دیتا ہوں برائیوں سے پناہ چاہتا ہے تو پناہ دیتا ہوں اگر وہ ناخوش ہوتا ہے موت سے تو ناخوش ہوتا ہوں میں بھی اور قبض کرنے روح اس بندہ کے توقف و تاخیر کرتا ہوں تاکہ مائل ہو دل اس کا طرف میرے اور مشتاق ہوا علی علیین میں پہنچے کا کیونکہ موت سے اس کو چارہ نہیں (بخاری)، لڑائی اللہ تعالیٰ کی خطرۂ عظیم ہے بالاخر خاتمہ کے درست نہ ہونے پر اللہ تعالیٰ تمام مومنین اور مومنات کو اس سے محفوظ رکھے آمین۔

حضرات کرام نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علیہ اسم ذات کی تعلیم فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ وعم نوالہٗ کا نام مبارک ایسا کامل نام ہے جو ذات خداوند عالم کے سوا کسی پر دلالت نہیں کرتا (اللہ) تعالیٰ جل شانہ سے مراد (ذات او) تعالیٰ کے کوئی مراد نہیں ہو سکتی اس نام مبارک کی خصوصیت اور اس کا کمال یہ ہے کہ اگر الف جدا کر دیا کر دیا جائے تو لفظ (للہ) رہ جاتا ہے جو ذات سبحانہ تعالیٰ سے ہی نسبت رکھتا ہے بجز اس نسبت کے اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے اور اگر لام کو جدا کیا جائے تو لفظ (لہٗ) ہو جاتا ہے جس کی نسبت بھی بمعنی (اسی کے) ہو جاتی ہے اور اگر دوسرا لام بھی علیحدہ کر دیا جائے تو صرف (ہٗ)، (ھو) رہ جاتا ہے جس کے معنی وہ کے ہوتے ہیں یہ خصوصیت کسی اور نام میں نہیں ہے۔ یہ نام مبارک قرآن مجید میں (۳۵۰۰) مقامات پر آیا ہے۔ اس نام پاک کا ترجمہ معبود برحق جامع جمیع صفات کمال اور پاک ہر نقصان و زوال سے اس نام پاک کی کون تعریف کر سکتا ہے۔ سبحان اللہ جب لفظوں سے آپ کے نام کا معنی کامل نہیں ہو سکتا ہے تو مسمیٰ کا کیا حال ہوگا وہ خود ہی اپنا آپ علیم ہے ہمارے عقول ناقصہ قاصر ہیں۔

طریقۂ بیعت واذکار و اشغال سلسلہ نقشبندیہ

ایکبار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایکبار

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ایکبار اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ ایکبار

ذِکرِ اسمِ ذات۔

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہ اللہ اللہ اللہ

تفہیم ذکر اسم ذات۔ دل کی طرف متوجہ ہوکر اور دل کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں متوجہ کرکے زبان تارک سے چسپیدہ کرکے اور تمام وساوس سے دل کو خالی کرکے زبانِ خیال سے دلکی زبان سے یعنی دل سے اللہ اللہ کہنا اور ذکر کرتے وقت ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے فیض مرشد کے لطیفۂ دل پر آتا ہے اور وہاں سے میرے دل پر آتا ہے اس کو لطیفہ قلب کہتے ہیں۔ سانس بند کی جائے یا سانس کم بجائے خود آنے جانے دیجائے اور ذکر بجائے خود کرے کم از کم پچیس مرتبہ کہنے کے بعد زبان سے کہے کہ الٰہی مقصود میرا آپ ہیں اور آپ کی رضا اور آپ کی محبت و معرفت عطا فرمائے ۔

برلبش قفل است در دل رازہا لب خموش و دل پر از آوازہا

لطائف کی صفائی کثرت ذکر سے ہوتی ہے اور جلا اس میں مراقبات سے یعنی لطائف مصفا ذکر سے اور مجلی یعنی چمکنے والے مراقبات سے ہوتے ہیں۔ کسی شئے کے مجلی ہونے کے لئے اس کا مصفے کرنا ضروری ہے لطیفہ قلب کا رنگ (زرد) ہے۔

اور اصل قلب مقام تجلی افعال الٰہی ہے۔ طالب کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اپنے آپ کو شیخ کے یعنی مرشد کے مواجہ میں جانے اسی کو رابطہ کہتے ہیں۔ رابطہ

کی کئی صورتیں ہیں اپنے شیخ پیر و مرشد کی صورت و شکل کو اپنے ذہن میں نگاہ رکھنا۔ اس کی شکل وصورت کو دل کے اندر محفوظ رکھنا۔ اپنی صورت کو مرشد کی صورت خیال کرنا۔ رابطہ کا جب غلبہ ہوتا ہے تو ہر چیز میں اس کو (اپنی) شیخ کی صورت نظر آتی ہے اسی حالت کو فنافی الشیخ کہتے ہیں۔ رابطہ کا راستہ تمام راستوں سے بہت ہی نزدیک ہے علاوہ ازیں عجائب وغرائب کے ظہور کا منشا اور ذریعہ ہے۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خالی ذکر بغیر رابطہ اور بغیر فنافی الشیخ کے طالب کو منزل مقصود تک پہنچا نہیں سکتا اور خالی رابطہ صحبت کے آداب کی رعایت کے ساتھ کفایت کر سکتا ہے۔

طریقہ ذکر یہ ہو کہ چلتے پھرتے سوتے بیٹھتے ہر حال میں ہر خیال میں ہر کام میں ہر وقت ہر لحظہ ہر گھڑی دل سے اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہا کرے اپنی سماعت کو اس طرف متوجہ کرکے دل کی آواز سنا کرے کہ وہ اللہ اللہ کہتا ہے اس طرح روزانہ کم از کم تین ہزار مرتبہ ضرور کہے اگر ایک جلسہ میں ہو تو بہتر ہے جس میں غالباً آدھ گھنٹہ وقت صرف ہوگا اور بار بار دل کی طرف رجوع ہو کر غور کرے کہ وہ کیا کر رہا ہے اسی کا نام وقوف قلبی ہے۔ چند روز کی محنت میں اس کا مصداق ہو جاتا ہے۔ دل بیار دست بکار یعنی ہر ایک اپنے اپنے کام میں جدا جدا مصروف ہو جاتے ہیں۔ مقام لطیفہ قلب جانب چپ زیر پستان بہ فاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو ہے۔ یہ لطیفہ زیر قدم حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے ہے جس کسی کو اس لطیفہ کے ذریعہ سے کچھ فیض حاصل ہو تو اُسے آدمی المشرب کہتے ہیں۔

سبق دوم یعنی لطیفۂ روح۔ اس لطیفہ کا مقام جانب راست زیر پستان بہ فاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو ہے اس لطیفہ روح سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سے فیض مرشد کے لطیفہ روح پر آتا ہے اور مرشد کے لطیفۂ روح سے میرے لطیفہ روح پر آتا ہے۔ اس لطیفہ کا نور سرخ ہے اور اصل مقام روح صفات ثبوتیہ کا ہے یہ لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جس کسی کو اس کے ذریعہ فیض حاصل ہو اس کو ابراہیمی المشرب کہتے ہیں۔

سبق سوم یعنے لطیفۂ سری۔ اس لطیفہ کا مقام برابر پستان جانب چپ بطرف سینہ بفاصلہ دو انگشت یعنی سینہ کے جانب مائل۔ اس لطیفہ سری سے اللہ اللہ ذکر کرنا

اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سے فیض مرشد کے لطیفہ سری پر آتا ہے اور وہاں سے میرے لطیفہ سری پر آتا ہے اس لطیفہ کے نور کا رنگ سفید ہے اور اصل مقام ستر شیونات ذاتیہ کا ہے یہ زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے جس کسی کو اس کے ذریعہ فیض حاصل ہو اس کو عیسوی المشرب کہتے ہیں۔

سبق چہارم یعنی لطیفۂ خفی۔ اس لطیفہ کا مقام برابر پستان جانب راست بطرف سینہ بفاصلہ دو انگشت مائل بہ سینہ۔ لطیفہ خفی سے اللہ اللہ۔ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سے فیض مرشد کے لطیفہ خفی پر آتا ہے اور وہاں سے میرے لطیفہ خفی پر آتا ہے۔ اس لطیفہ کے نور کا رنگ سیاہ ہے۔ اور اصل مقام خفی صفات سلبیہ کا ہے۔ یہ زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔ جس کسی کو اس لطیفہ سے فیض حاصل ہو اس کو موسوی المشرب کہتے ہیں۔

سبق پنجم یعنی لطیفہ اخفیٰ۔ اس لطیفہ کا مقام عین وسط سینہ یعنی خرمہرہ جس کو کوڑی کہتے ہیں۔ اس لطیفہ سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سے فیض مرشد کے لطیفہ اخفیٰ پر آتا ہے اور وہاں سے میرے لطیفہ اخفیٰ پر آتا ہے اس لطیفہ کے نور کا رنگ سبز ہے اور اصل مقام اخفیٰ شان جامع کا ہے۔ یہ زیر قدم حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کسی کو اس لطیفہ سے فیض حاصل ہو اس کو محمدؐی المشرب کہتے ہیں۔

سبق ششم یعنی لطیفۂ نفسی۔ اس لطیفہ کا مقام پیشانی یعنی ہر دو بھوں (ابرو) کے درمیانی حصہ کے کچھ اوپر یعنی دماغ کے بطن اول میں ہے اس لطیفہ سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سے فیض مرشد کے لطیفہ نفسی پر آتا ہے۔ اور وہاں سے میرے لطیفہ نفسی پر آتا ہے۔ اس لطیفہ کے نور کا رنگ ابیض ہے۔

سبق ہفتم یعنی لطیفۂ قالِب اسی کو سلطان الاذکار کہتے ہیں یہ مقام اس لطیفہ کا تمام جسم ہے لطیفہ قالب سے اللہ اللہ ذکر اس طرح کرنا کہ میرا ہر ہر عضو اور ہر ایک رگ و ریشہ اور بال بال اللہ اللہ کہہ رہا ہے یہاں تک کہ اس کی آواز سمع خیال کو سنائی دینے لگے۔ اس لطیفۂ سلطان الاذکار کا نور اس طرح محلّیٰ ہوتا ہے کہ جیسا چادر سرمائی یعنی گرم چادر جو سر سے پیر تک ڈھکی ہوی ہو۔ سبزی مائل اور ہر بن ہوے اسم ذات

کی نکلنے والی آواز کا رنگ سفید شل بوٹوں کے چادر پر روشن ہے۔

ذکر نفی و اثبات

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ذاکر اپنا دم ناف کے نیچے بند کر کے لفظ لا کو ناف سے اٹھا کر پیشانی تک (یعنی لطیفہ نفسی تک) لے جائے اور لفظ الٰہ کو وہاں سے دائیں کندھے تک پہنچا کر لفظ اِلّا اللہ کو لطیفہ روح سے لے کر تمام لطیفوں پر سے گذار کر لطیفہ قلب پر ضرب کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ یہ ضرب تمام لطائف پر جا لگ رہا ہے اور اس کا اثر تمام جوارح اعضا تک پہنچتا ہے حبس دم کے ساتھ کیا جانا بہتر ہے اس سے منزل مقصود تک جلد پہنچ سکتا ہے۔ طاق عدد پر دم چھوڑے یعنی سانس لے مثلاً تین پانچ سات نو گیارہ۔ اگر دم کا بند کرنا کچھ نقصان دے تو اس کے بغیر ہی ذکر کرے کیونکہ وہ ذکر کی شرط نہیں ہے اور ذاکر کلمہ شریف کے یہ معنی ملحوظ رکھے کہ خداوند تعالیٰ کی ذات پاک کے سوا میرا کچھ بھی مقصود نہیں (نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ تعالیٰ کے) کئی بار ذکر کرنے کے بعد یہ الفاظ بھی دل کے اندر خیال کرے کہ الٰہی مقصد میرا آپ ہیں۔ اور آپ کی رضا اور محبت و معرفت عطا فرمائے۔ اگر حبس دم کے ساتھ ذکر کیا جائے تو تیسرے یا پانچویں مرتبہ پر دم چھوڑا کرے اور جب دم چھوڑے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ملا لیا کرے ذکر نفی و اثبات میں رعایت عدد طاق کی رکھے اسی کو وقوف عددی کہتے ہیں۔ یہ تعلیم ہے حضرت خضر علیہ السلام سے کہ انہوں نے حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمائی تھی۔ یکدم میں اکیس بار پڑھنا زیادہ سودمند ہے۔

شغل دوم مراقبہ ہے

مراقبہ ماخوذ رقابت سے ہے جس کے معنی انتظار یا محافظت ہے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں مراقبہ اس کو کہتے ہیں کہ سالک یعنی طالب یا ذاکر بلا ذکر یا باذکر آنکھیں بند کر کے اور تمام خطرات کو دل سے دور کر کے اور دل کی طرف رجوع ہو کر اور اپنے لطیفہ کی جانب متوجہ ہونا (وہ لطیفہ لطائف عشرہ کا کوئی سا بھی لطیفہ ہو) اور مبدء فیاض سے یعنی خداوند تعالیٰ کے ذات بحت سے مورد فیض پر فیض کے آنے کا انتظار کرتا ہے

اور کسی قسم کے خطرہ کو نہ آنے دے۔ جس لطیفہ پر فیض آتا ہے۔ اس کو مورد فیض کہتے ہیں۔
حضرات مشائخ کرام نے مراقبات میں سے ہر ایک کے مقام کے مناسب ایک ایک مراقبہ
فرمایا ہے۔ چنانچہ پہلا مراقبہ دائرۂ امکان میں مراقبہ احدیت کا کیا ہے اور مراقبہ احدیت
اس ذات عالیہ کے مراقبہ کا نام ہے جو کہ تمام صفات کمالیہ کی جامع اور ہر ایک عیب
نقصان سے منزہ و پاک اور اسم مبارک اللہ کا مسمی و مصداق اور اس مراقبہ میں اس
امر کا بھی خیال رکھیں کہ اس ذات پاک کا فیض لطیفہ قلب پر وارد ہوتا ہے۔ مراقبہ بلا ذکر
عروج کے لئے زیادہ سودمند ہے۔ مراقبہ کی نسبت حضرت سعدالدین کاشغری رح فرماتے
ہیں کہ حضرت سیدالطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میرے استاد مراقبہ کے
لئے کہتے تھے کہ بلی کو تعجب سے دیکھا کہ چوہے کے سوراخ پر اس طرح بیٹھی ہے کہ کوئی
بال بھی اس کا حرکت نہیں کرتا یکایک میرے کانوں میں ایک آواز آئی کہ آفریں ہے
تیری ہمت پر کہ در مقصود تیرا چوہے سے کم نہیں ہے تو اس کی طلب میں بلی سے کم نہ ہو۔
حضرت ابوالعاص نہاوندی رض فرماتے ہیں کہ مراقبہ اس طرح ہو کہ دست چپ اگر مشغول
ہو تو دست راست کو خبر نہ ہو۔ اور حضرت خواجہ باقی باللہ کے صاحبزادے فرماتے
ہیں۔ اَلْمُرَاقِبَۃُ ھِیَ الْخُرُوْجُ عَنِ الْحَوْلِ وَالْقُوَّۃِ وَالْاِعْرَاضُ عَنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ
وَالْاَوْصَافِ مُنْتَظِرًا لِلِقَائِہٖ وَمُشْتَاقًا اِلٰی جَمَالِہٖ وَمُسْتَغْرِقًا اِلٰی ھَوَائِہٖ
وَمُحَبَّتِہٖ۔ اور فرمایا ہماری امام طریقہ پیشوائے سالکین مقتدائے عارفین حضرت خواجہ
بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اَلْمُرَاقِبَۃُ اَقْرَبُ الطُّرُقِ۔ اور حضرت خواجہ علاء الدین
عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طریقہ مراقبہ طریق نفی و اثبات سے اعلیٰ و اقرب ہے جذبہ
سے۔ مراقبہ منور کرتا ہے۔ باطن کو دوام مراقبہ بہتر ہے مراقبہ ہی اعلیٰ مقام تک پہنچاتا ہے۔
مراقبہ خاص یہ ہے مراقبہ میں اس قدر فکر کرے کہ اپنے سے بے خبر ہو جائے۔ اور انتہا
منہمک ہو جائے کہ غیر خدا کا کیا بلکہ اپنا ہی خیال دل سے نکل جائے اگر یہ خیال تھوڑے
دیر میں زائل ہو جائے تو مراقبہ نہ ہوا ابتدائے مراقبہ میں زحمت تو ہوتی ہے لیکن عادت
ہونے پر کوئی تکلیف نہیں رہتی بلکہ اس سے رجوع مشکل ہو جاتا ہے لیکن اس مرتبہ تک رسائی
تدریجاً ہو جاتی ہے۔ لہذا مبتدی اس کو ابتدائی میں نہ چھوڑے۔ بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد۔ اس سات قدم کے راستہ کو طے کرنے کے لئے طالب کو سات

شرطوں کا پابند ہونا بے حد مفید ہے۔ اوّل ہمیشہ باوضو رہنا جس سے انشراح طبیعت اور قلب کی نورانیت بڑھتی رہتی ہے۔

دوسرے نفل روزے رہنا جو باعث ازدیاد نورانیت قلب اور روحانیت ہے

تیسری غذا کا کم استعمال کرنا۔ اتنا کم کہ ضعف سے عبادت ہی نہ ہو سکے چوتھی زبان سے خدا کے ذکر کے سوا بلا ضرورت کچھ نہ کہے کیونکہ خاموشی میں حکمت حاصل ہوتی ہے۔ بیکار گفتگو کرنے سے ذکر کرنے کا نور جاتا رہتا ہے۔ پانچویں دوام ذکرو مراقبہ سے غفلت نہ آنے دے۔ ششم ہمیشہ اس کا خیال رہے کہ خطرہ دلمیں نیک ہو یا بد نہ آنے پاوے۔ غفلت سے قلب مکدر ہو جاتا ہے اور برباد کر دیتا ہے۔ ساتواں رابطہ خیال شیخ یعنی مرشد کا خیال ہمیشہ رکھے اور یہ اعتقاد رکھے یہ مظہر حق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فیض کے پہونچانے کے لئے مجھ پر مقرر فرمایا ہے ہمیشہ اس کے طرف متوجہ رہے تاکہ دروازے فیوضات کے میرے جانب کھلے رہیں۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح ذات او سبحانہٗ تعالیٰ ادراک میں نہیں آتی اسی طرح صفات او تعالیٰ ادراک اور مراقبات میں نہیں آتی اور جو کچھ مراقبات و ادراک میں آتا ہے وہ ظلال صفات ہیں

عالم امر بمجرد امر کن تدریجاً آہستہ آہستہ پیدا ان دونوں دائروں عالم خلق کا عرش کے ہے اور آدھا اوپر کے جانب



کے پیدا ہوگیا اور عالم خلق ہوا دائرہ امکان کا شامل کو ہے نصف دائرہ امکان نیچے تحت الثریٰ تک دائرہ عالم امر کا ہے۔

نیت مراقبہ احدیت یہ خیال کرے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے جو مجتمع ہے تمام صفات کمال میں اور منزہ ہے ہر نقصان و زوال سے وارد ہوتا ہے وہ فیض مرے لطیفہ قلب پر۔

اسی اصول متذکرہ کو ہر مقام لطیفہ پر ملحوظ رکھتے ہوئے مراقبات کیے جائیں۔

اول مراقبہ لطیفہ قلب۔ سالک یعنی ذاکر یا طالب۔ اپنی لطیفہ قلب کو بمقابل لطیفہ قلب مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے اور زبان حال سے عرض کرے کہ الٰہی فیض

تجلیات افعالیہ جو لطیفہ قلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لطیفہ قلب حضرت آدم علیہ السلام میں پہونچا ہے۔ وہ بحرمت مرے پیرو نکے مرے لطیفہ قلب میں القا فرما۔ رنگ اس لطیفہ کا زرد ہے۔

دوسرا مراقبہ لطیفہ روح۔ اپنی لطیفہ روح کو مقابل لطیفہ روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم جان کر زبان حال سے عرض کرے کہ الہٰی تجلیات صفات ثبوتیہ جو لطیفہ مبارک انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لطیفہ روح حضرت نوح و ابراہیم علیہم السلام میں پہنچا ہے بحرمت میرے پیران کبار کے میرے لطیفۂ روح میں القا فرما اس لطیفہ کے نور کا رنگ سرخ ہے۔

تیسرا مراقبہ لطیفہ سر۔ اپنی لطیفہ سر کو مقابل لطیفہ سر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جان کر عرض کرے کہ الہٰی فیض تجلیات شیونِ ذاتیہ جو لطیفہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لطیفہ سر مبارک حضرت موسی علیہ السلام میں پہنچا ہے بطفیل میرے پیران عظام کے میرے لطیفہ سر میں القا فرما۔ اس مراقبہ کے نور کا رنگ سفید ہے۔

چوتھا مراقبہ لطیفہ خفی اپنی لطیفہ خفی کو بمقابل لطیفہ خفی مبارک حضرت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جان کر زبان حال سے عرض کرے کہ الہٰی فیض صفات سلبیہ جو لطیفہ خفی مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے لطیفہ خفی حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں پہونچا ہے بطفیل پیران عظام میرے میرے لطیفہ خفی میں القا فرما اس لطیفہ کے نور کا رنگ سیاہ ہے۔

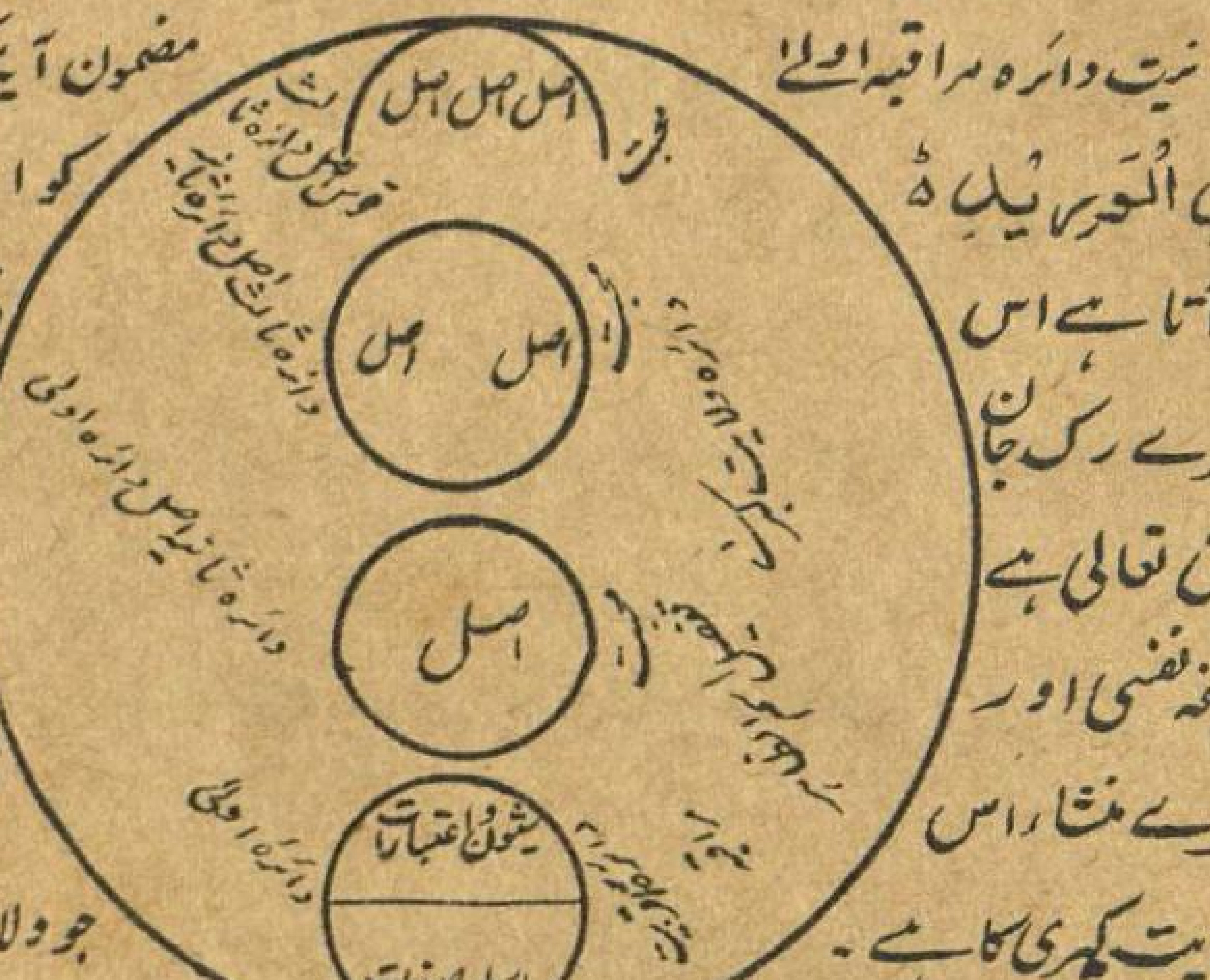
پانچواں مراقبہ لطیفہ اخفیٰ۔ اپنے لطیفۂ اخفیٰ کو مقابل لطیفہ اخفائے مبارک حضور علیہ السلام جانکر زبان حال سے عرض کرے کہ الہٰی تجلیات شان جامع جو لطیفہ اخفائے مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا ہے بواسطے پیران کبار کے میرے لطیفہ اخفیٰ میں القا فرما۔ اس لطیفہ کے نور کا رنگ سبز ہے۔

ہدایت جاننا چاہئے کہ ہر ایک مراقبہ میں لطیفہ کو جس میں فیض آتا ہے ملحوظ رکھیں تمام لطائف کو ہر ایک لطیفہ حضرات مشائخین کرام سے تا بہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ آئینہ کے اپنے مقابل فرض کریں اس طرح کہ عکس اس فیض مخصوص کا اپنے لطیفۂ مخصوصہ میں آتا جائیں۔ بمقتضائے انا عند ظنِّ عبدی بی۔ یعنی میں نزدیک ہوں اپنے بندے کے ظن سے۔

نیت مراقبہ معیت بمضمون آیہ کریمہ کو وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنی اللہ تعالےٰ

شیون ذاتی ... (handwritten margin note)

ہمارے ساتھ ہے اس طور سے جو اسکی شان کے سزاوار ہے۔ ملحوظ رکھے اور قلب کے
اندر اس کی کیفیت کو جانے کہ فیض آتا ہے اس ذات پاک سے جو میرے اور ہر ایک ذرہ
کی معیت میں ہے۔ اس ذات کائنات سے جو اُس کی شان ہے۔ اور جو مراد اللہ
تعالیٰ کی اس آیتہ میں ہے۔ یہ مراقبہ ولایت صغریٰ میں ہے اس میں فیض آتا ہے لطیفہ قلب
پر اور یہ ولایت عظام اور ظل اسمار صفات مقدسہ کی ہے اس میں نسیان ماسوا و غلبات
نسبت و توحید عملی و تجلی برقی و شہود وحدت و کثرت و شوق و تپش و سکر و مستی و جذبات
وارادات و فنا و بقا و آہ و نعرہ و استغراق و بے خودی و رقت و دوام حضوری و دیگر حالات
مثل وحشت و عبرت و انکشاف و معیت و حصول مقامات عشرہ یعنی توبہ و انابت و زہد
و قناعت و ورع و شکر و صبر و توکل و تسلیم و رضا اجمالاً کشف قبور و کشف قلوب
کشف ارواح اس مقام میں حاصل ہوتی ہیں ذکر اسم ذات و نفی اثبات و تہلیل لسانی اس جگہ
فائدہ بخش ہے۔ بعد ازاں ولایت کبریٰ میں کہ ولایت انبیا ہے۔ سیر ہوتی ہے۔ اس میں تین
دائرے اور ایک قوس ہے۔



نیت دائرہ مراقبہ اولےٰ مضمون آیہ کریمہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۵ کو اپنے باطن میں جانے
کہ فیض آتا ہے اس ذات سے جو نزدیک
تر ہے میرے رگ جان سے اس شان سے
جو مراد حق تعالیٰ ہے اور آتا ہے وہ فیض
میری لطیفہ نفسی اور پانچوں لطائف عالم
امر پر میرے منشار اس فیض کا دائرہ اولیٰ
میں ولایت کبری کا ہے۔ جو ولایت انبیاء عظام علیہم
السلام سے ہے۔ اور ساحل اس کا دائرہ ولایت صغریٰ میں ہے

لطائف عالم امر
قلب روح سر خفی اخفی

دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ: مضمون آیہ کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کو ملحوظ رکھتے
ہوئے خیال کرے کہ اس ذات پاک سے فیض آتا ہے جو مجھکو دوست رکھتا ہے اور میں
اس کو دوست رکھتا ہوں منشار دائرہ ثانیہ ولایت کبری کا ہے جو ولایت انبیاء عظام و اصل
دائرہ اولے کا ہے وارد ہوتا ہے وہ فیض میرے لطیفہ نفسی پر۔

دائرہ ثلاثہ ولایت کبریٰ، مضمون آیہ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ، کو ملحوظ رکھتے ہوئے خیال کرے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے جو مجھکو دوست رکھتا ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں منشار فیض دائرہ ثلاثہ ولایت کبریٰ ہے جو ولایت انبیاء عظام علیہ السلام ہے جس کا اصل دائرہ ثانیہ ہے اس کا فیض میرے لطیفہ نفسی پر آتا ہے۔

قوس۔ مضمون آیہ کریمہ (یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ) کو ملحوظ رکھکر دل سے جانے کہ اس ذات سے جو مجکو دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں جو منشار فیض قوس ولایت کبریٰ کا ہے جس کا اصل دائرہ ثالثہ ہے فیض آتا ہے اس سے میرے لطیفہ نفسی پر۔

مراقبہ اسم ظاہر۔ وہ ذات جو مسمیٰ ہے اسم ظاہر کا اس سے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر مع لطائف عالم امر کے۔

لطائف عالم امر
قلب، روح، سر، خفی، اخفی

مراقبہ اسم باطن۔ وہ ذات جو مسمی ہے اسم باطن کی اس سے فیض آتا ہے (جو منشار دائرہ ولایت علیا ہے کہ وہ ملائکہ ملاء اعلیٰ ہے) میرے عناصر ثلاثہ پر سوائے عنصر خاک کے۔

لطیفہ نفس
عناصر ثلاثہ
آتش، آب، باد

مراقبہ کمالات نبوت۔ ذات بحت سے مراد وہ ذات ہے جو معریٰ ہے جمیع اعتبارات سے اور مبرا ہے تمام تعینات سے جو منشار ہے کمالات نبوت کا اس ذات سے فیض آتا ہے میری عنصر خاک پر مع عناصر ثلاثہ کے۔

مراقبہ کمالات رسالت۔ وہ ذات بحت جو منشار ہے کمالات رسالت کا اس سے فیض آتا ہے میرے ہئیت وحدانی پر۔

مراقبہ کمالات الوالعزم۔ وہ ذات جو منشار ہے کمالات الوالعزم کا اس سے فیض آتا ہے، میرے ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی۔ وہ ذات بحت جو کہ مسجود الیہ جمیع ممکنات و منشاء حقیقت کعبہ ربانی ہے اس سے فیض آتا ہے میرے ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت قرآن مجید۔ وہ ذات جو مبدار وسعت بیچون حضرت ذات اور منشار حقیقت قرآن مجید ہے اس سے فیض آتا ہے میرے ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ۔ وہ ذات جو کمال وسعت بیچون حضرت ذات اور منشار ہے حقیقت صلواۃ کا اس سے فیض آتا ہے میرے ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ معبودیت صرفہؓ ۔ وہ ذات پاک جو منشا رمعبودیت صرفہ ہے اس سے فیض آتا ہے میرے ہیئت وحدانی پر۔

صرفہؓ بمعنی خالص

مراقبہ حقیقت ابراہیمی ۔ وہ ذات جو منشا حقیقت ابراہیمی کے ہے اس سے فیض آتا ہے میرے ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت موسوی ۔ وہ ذات جو منشا رحقیقت موسوی ہے اس ذات سے فیض آتا ہے میرے ہیئت واحدانی پر۔

مرقبۂ حقیقت محمدیؐ ۔ وہ ذات جو منشا حقیقت محمدی ہے اس سے فیض آتا ہے میرے ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت احمدی ۔ وہ ذات جو منشا رحقیقت احمدی ہے اس ذات سے فیض آتا ہے میرے ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حبِ صرف ۔ وہ ذات جو منشا رحُب صرف ہے اس سے فیض آتا ہے میرے ہیئت واحدانی پر۔

مراقبہ دائرہ لاتعین ۔ وہ ذات بحت جو منشا ر دائرہ لاتعین ہے اس سے فیض آتا ہے میرے ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ سیف قاطع لطیفہ نفسی پر۔ مراقبۂ قیومیت کمالات الوالعزم پر۔

مراقبہ صوم حقیقت صلوٰہ پر۔

؎

بے لطف تو من قرار نہ توانم کرد | احسان ترا شمار نہ توانم کرد
گر برتن من زبان شود ہر مو | یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

اَحِبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْھُمْ لَعَلَّ اللہُ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ

شجرہ مع مختصر حالات کے

الٰھی بحرمت سیدنا و نبینا و شفیعنا و مولٰنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر — من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عَبْدِ کامِل (سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ) اَفْضَلُ الْبَشَرِ سَرْدَارُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بَاعِثِ ایجادِ عالَم نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللہِ)۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ — کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ — صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

ولادت باسعادت ۔ ماہ ربیع الاول بروز دوشنبہ صبح صادق ہوئی فداک امی وابی۔ ایکتالیسویں سال نزول وحی کا ہوا چوپن سال کی عمر شریف میں مکہ شریف سے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائے اور ترسٹھ سال کی عمر شریف میں ۱۲؍ ربیع الاول سنہ ہجری کو رفیق اعلیٰ کے جانب مراجعت فرما ہوئے۔

الٰھی بحرمت حضرت سیدنا خلیفہ رسول اللہ ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ

خلیفہ اول جانشین اکمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور افضل البشر بعد الانبیا بالتحقیق ہونے کی صدا ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر دنیا اسلام میں گونج رہی ہے۔ آپکا اسم مبارک عبد اللہ بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب میں سعد بن تیم بن مرہ ہے۔ آپ کا نسب سات واسطے

حضور صلعم سے ملتا ہے۔ آپکا وصال ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ میں ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا سرکار دو عالم نے کہ پہلے قبر سے میں نکلوں گا بعد ابو بکر۔ سترہ نمازوں میں سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ نے آپکی اقتدار فرمائی یعنی آپکو اپنا امام بنایا پنجشنبہ کی نماز عشا سے دوشنبہ کی فجر تک (اسد الغابہ) حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا مجھے انحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تین مرتبہ خداوند تعالیٰ کے جناب میں تمہاری امامت کے لئے عرض کیا ابو بکر رضہی کے لئے امامت کی تقدیم کا حکم ہوا۔ (تاریخ الخلفا) بلا اختلاف تینتیس ۳۳۰۰۰ ہزار صحابہ مہاجر انصار نے آپ کی جانشینی اور خلافت اولیٰ کو تسلیم کر کے ایک وقت اور ایک ہی جلسہ میں بیعت کی اور آپ نے جھوٹے نبیوں کا استیصال کر کے بنار اسلام مستحکم کی۔ بعض صوفیار کرام کا یہ ارشاد ہے کہ خلیفہ دوم وسوم وچہارم کو علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بھی انتساب تھا اور اسی طرح جتنی سلسلہ مثلاً نقشبندیہ۔ قادریہ چشتیہ۔ سہروردیہ۔ کبرویہ۔ قلندریہ۔ مداریہ۔ شطاریہ۔ رفاعیہ۔ بانوریہ۔ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ سب کی نسبت آپ تک اس لحاظ سے پہنچتی ہے۔ آپ کا سن شریف ترسٹھ سال کا ہوا۔ آپ کی ماں اور باپ اور اولاد کی اولاد صحابی تھی۔ یہ بات کسی اور صاحب کو حاصل نہیں ہوئی (مظاہر حق)۔

حضرت امام باقر رضہ سے روایت ہے کہ جو شخص حضرت ابو بکر رضہ اور حضرت عمر رضہ کی فضیلت کو نہیں جانتا وہ سنت نبوی کو نہیں جانتا ایک شخص حضرت امام زین العابدین رضہ سے عرض کیا کہ دربار رسالت پناہی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضہ کا کیا مرتبہ تھا فرمایا وہی مرتبہ تھا جو اس وقت بھی ہے یعنی روضۂ اقدس میں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے۔ حضرت زبیر رضہ کا قول ہے کہ سب سے زیادہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشینی کے مستحق ابو بکر رضہ ہیں ہم ان کے شرف اور بزرگی سے خوب واقف ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ نے حیات مبارک میں ان کو اپنا امام بنا کر اقتدا فرمائی فقہ کے متعلق جتنا کا قاعدہ مقرر کیا جو سارے مجتہدین کا دستور العمل بن گیا۔ امام ابن سیرین کا قول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس امت میں ابو بکر فن تعبیر میں سب سے زیادہ ماہر تھے وتصوف میں سب سے اول تصفیہ وتزکیہ باطن کے لئے کلمہ طیب کا ذکر آپ نے تلقین فرمایا۔ حضرت جنید رضہ کا قول ہے کہ توحید میں بزرگ تر کلام حضرت

ابوبکر رضؓ کا یہ قول ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی مخلوق کے لئے سوائے عجز کے کوئی راستہ نہیں تبلایا۔ کشف المحجوب حضرت داتا گنج بخش رحؒ لاہوری میں ہے کہ طریقہ تصوف کے امام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، ہیں۔ انقطاع عن الاغیار جو جان تصوف ہے وہ آپ کے خطبہ میں عیاں ہے۔ محبت دنیا سے پاک وصاف ہونیکا شاہد غزوہ تبوک کا وہ واقعہ ہے ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑ آئے تو عرض کیا اللہ اور اس کا رسول حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے تصوف صدیقی کی تفصیل کی ہے۔ ملاحظہ ہو ازالۃ الخفا جس کی صرف ایک ہی مثال پر ہم اکتفا کرتے ہیں حضرت ابو بکر نے ایک درخت پر چڑیا دیکھی تو حسرت سے فرمایا کہ اے پرندے خوش حال ہے تو پھل بھی کھاتا ہے درخت کے سایہ میں بسر کرتا ہے حساب وکتاب کا کچھ کھٹکا نہیں کاش ابو بکر تجھ سا ہوتا۔ نماز میں خشیت الٰہی کا یہ عالم ہوتا کہ ایک چوب خشک کی طرح کھڑے ہوتے۔ اصحاب رسول اللہ علیہ وسلم میں دو صحابی خطبہ کی فصاحت اور بلاغت میں مشہور تھے۔ اول حضرت ابو بکر صدیق رضؓ اور دوسرے حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ آپ کے اقوال سے بعض مقولے یہ ہیں۔ ہم بزرگی تقوے میں بے نیازی یقین میں۔ عزت تواضع میں دیکھے۔ باہم قطع تعلق مت کرو۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ خدمت کرو۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ جیسا تم کو حکم ہے جاہ وعزت سے بھاگو عزت تمہارے پیچھے پھرے گی موت پر دلیر رہو تم کو زندگی بخشی جائے گی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نیکیاں تمام آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی ایک نیکی عمرؓ کے تمام نیکیوں کے برابر ہے۔ حضرت عمر رضؓ کا قول ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تمام امت کا ایمان وزن کیا جائے تو ابو بکر رضؓ کے ایمان کا پلہ بھاری رہے گا حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہم سب میں وہ زیادہ شجیع ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو بکر رضؓ بارگاہ الٰہی سے تم کو سب سے بڑی خوشنودی عطا ہوئی ہے۔ عرض کیا وہ کیا خوشنودی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے لئے تجلی عام فرمائے گا۔ اور تمہارے لئے خاص (حاکم) فرمایا حضرت صلعم نے جو وحی مجھ پر نازل فرمائی گئی ہیں نے اس کو ابو بکر کے سینہ میں نچوڑ دیا در باطن، حدیث فرمایا اللّٰھم (ماصبّت

اللّٰہِ فِی صَدْرِی شَیْئًا اِلَّا وَصَبَّتُہٗ فِی صَدْرِ اَبَا بَکْرٍ) نے کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے ایسی میرے سینہ میں نہیں ڈالی جس کو میں نے ابا بکر رضہ کے سینہ میں نہ ڈال دیا ہو۔ اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں نقل کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے فرمایا صلعم نے کہ کہ ابوبکر نے کثرت صوم وصلوٰۃ سے تم سب پر فوقیت نہیں پائی بلکہ ایک باوقار چیز کی وجہ سے جو اس کے قلب میں ہے (امداد السلوک صـ۶۵) سورہ فتح کی آخری آیت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا۔ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔ خداوند تعالیٰ نے جس معیت اور صحبت کے جانب اشارہ فرمایا ہے وہ یار غار صدیق رضہ اکبر ہیں۔ فارق اعظم کی شدت کا اشارہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ سے ہے۔ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ حضرت سیدنا عثمان غنی رضہ کے طرف ہے۔ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا کا اشارہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے جانب ہے (تفسیر خازن) علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم کے بعد ہم سب لوگوں میں افضل ہیں۔ ابوبکر رضہ وعمر رضہ۔ میری محبت اور ابوبکر رضہ وعمر رضہ کا بغض مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا۔ اور آپ ہی جب حضرت ابوبکر رضہ کے وفات کی خبر سنی تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ آج خلافت نبوت کا خاتمہ ہوگیا اور حضرت ابوبکر رضہ کے دروازہ پر کھڑی ہو کر ایک بلیغ خطبہ فرمایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضہ اصحاب رسول اللہ کے لئے سب سے زیادہ بابرکت اور سب سے قریب وسیلہ ہیں خداوند تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا اور امر الٰہی کی تمنی وہ حفاظت کی جو کسی نبی کے خلیفہ نے نہیں کی بلا نزاع وتفرقہ خلیفہ برحق وجانشین رسول تھے جو نور الٰہی کی روشنی میں رواں رہے اور آپ سب سے بزرگ تھے واللہ اہل امن کے سردار تھے اور اہل ایمان کے مہربان باپ تھے اس مہرپدری سے اہل ایمان تمہاری اولاد بن گئے تمنی فضائل اور خوبیوں میں بازی جیت لی تمہارا ماتم آسمان عظیم پر ہے تم دین کی عزت وحفاظت اور پناہ تھے۔ اس جزا میں اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے نبی صلعم سے ملاوے اور مجھکو تمہارے اجر سے محروم نہ رکھے اور تمہارے بعد گمراہ نہ فرماوے۔ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنی اہلبیت میں کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ ابوبکر رضہ اور عمر رضہ سے محبت نہ رکھتا ہو۔ امام محمد بن حنفیہ

سے روایت ہے کہ میں محمد بن حنفیہؒ اور امام جعفر صادق رضؓ سے ابو بکرؓ اور عمرؓ کی نسبت رائے طلب کی تو وہ دونوں نے کہا کہ وہ دونوں امام عادل تھے ہم ان کو دوست رکھتے ہیں۔ اور ان کے دشمن سے بیزار ہیں۔ پھر امام جعفر صادقؒ نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا اے سالم کیا کوئی انسان اپنی جد کو گالیاں دے سکتا ہے۔ ابو بکرؓ میرے جد ہیں مجھ کو میرے جد اکرم صلعم کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں دونوں سے محبت نہ رکھتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں (سیرۃ الصدیق) مظاہر حق جلد چہارم مناقب سیدنا ابو بکر صدیقؓ میں ہے کہ قبیلہ بنی عمر میں فساد ہو گیا تھا بعد نماز ظہر حضور انور علیہ الصلوٰۃ السلام صلح فرمانے کیلئے وہاں تشریف لیگئے اور حضرت بلالؓ کو فرما گئے کہ نماز عصر تک نہ آجاؤں تو ابو بکرؓ سے کہدینا کہ وہ عصر کی نماز پڑھادیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابو بکر رضؓ عنہ نماز پڑھائی۔ سعید بن مسعب محدث حاکم نے (ثانی اثنین) کی تشریح یہ کی ہے کہ وہ یعنی صدیقؓ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثانی اسلام میں دوسرے نماز میں تیسرے غار میں چوتھی بدر کے جھونپڑیوں۔ پانچویں حجرہ مبارک میں دفن کے ہونے میں چھٹے قبر سے اٹھنے میں۔ واقعہ معراج کو فرماتے ہوئے فرمایا صلعم نے کہ جبرئیل نے تبلایا دروازہ بہشت کا اور کہا کہ آپ سے آپ کی امت داخل ہوگی تب کہا ابو بکر نے کہ یا رسول اللہ صلعم دوست رکھتا ہوں اپ کو اور فدا ہوں آپ پر کاش کے ساتھ ہوتا تو دیکھتا دروازہ بہشت کا ارشاد ہوا کہ خبردار ہو جا ابو بکر کہ تو اول ان شخصوں کا ہوگا جو داخل ہونگے بہشت میں کیا آرزو کرتا ہے تیرے لئے تو ایسی چیز ہے جو افضل و اعلیٰ ہے تمام بہشت میں داخل ہونے والوں سے (از حاشیہ حائل معجز نمات ۳۶ و ۴۳) فرمایا صلعم نے اگر میں دنیا میں دوست بناتا تو ابو بکرؓ اس کے مستحق اور حقدار تھے مگر میرا دوست خدا ہے ابو بکرؓ اپنی خصلت میں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسئلہ خلافت کے طے ہونے کے بعد جو خطبہ پڑھا تبلایا کہ ابو بکرؓ خلیفہ نہ بنائے جاتے تو زمین پر خدا کی پرستش ناممکن ہو جاتی اطراف کے لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور مسلمان مصیبت کے پہاڑ کے تلے دب گئے تھے اور بے حد پریشان ہو گئے تھے خلیفہ کے سوا کوئی شخص اس وقت صحیح رائے قائم نہ کر سکتا تھا آپ کے فضائل

بہت سے ہیں کہانتک لکھی جائیں۔ تصوف میں طریقہ صدیقی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے موسوم رہا من بعد حضرت خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبند سے نقشبندیہ کہلایا۔ از کتاب صدق القول معراجیہ وان از کتاب مظہر باطن نبوت آپ کا جنازہ بموجب وصیت روضۂ اقدس کے روبرو جب لایا گیا تو روضۂ اطہر کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی کہ حبیب کو حبیب کے یہاں لے آؤ۔ مادۂ تاریخ وفات (احد) ۱۳ ہے از کتاب شجرہ طیبہ سلسلہ الذہب مرتبہ مولوی محمد عظیم صاحب فیروزپوری۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی تھی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۳) الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

شمع سبستان اہل تحقیق سلسلہ جنبان صدیق رفیق رسول پاک صلعم آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ اصحاب صفہ سے ہیں صلعم نے فرمایا کہ جن لوگوں کا بہشت مشتاق ہے ان میں ایک سلمان فارسی ہے اور فرمایا کہ سلمان ہم میں سے ہے اور ہمارے اہل بیت سے ہے ابتدائے عمر میں آپ مجوسی تھے اس کے بعد دین موسیٰ علیہ السلام کو اختیار کیا پھر دین نصاریٰ میں ایک راہب کے ہاتھ پر بیعت کی اس راہب نے کہا کہ ایک پیغمبر آخر الزمان مدینہ میں مبعوث ہوں گے تمہیں لازم ہے کہ دین قبول کرو انکا سیدنا عمر رضی فاروق کے زمانہ خلافت میں آپ حاکم مداین مقرر ہوئے آپ کو پانچ ہزار درہم بیت المال سے سالانہ معاوضہ ملتا تھا جس کو آپ محتاجوں پر تقسیم فرماتے تھے اور خود کھجور کے پتوں کی زنبیل بن کر اپنا خرچ چلاتے تھے ایک کمبل آپ کے پاس تھا جو دن رات کے اوڑھنے میں کام دیتا تھا آپ کو ایک دفعہ مداین میں مزدور سمجھ کر پکڑ لیا اور اپنا بوجھ ان کے سر پر رکھ کر لے چلا راستہ میں اسے علم ہوا کہ یہ مداین کے حاکم ہیں وہ بہت گھبرایا مگر یہ اس کا سامان اس کے گھر تک پہنچا کر رہے آپ باوجود صحابی ہونے کے انتساب باطنی حضرت سیدنا ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمائے آپ شہر مداین میں فوت ہوئے امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

ایک ہی رات میں مدینہ سے گئے آپ کو غسل دیکر بعد دفن اسی رات میں مدینہ واپس آگئی عمر میں اختلاف ہے وفات (۱۰) رجب ۲۶ھ ہجری ہے مقام مدفن مدائن ہے۔

(۴) الٰہی بحرمت حضرت قاسم بن محمدؒ بن ابابکر صدیق رضی اللہ عنہٗ

آپ فقہائے سبعہ میں سے ہیں (یعنی سات مشہور فقیہہ) آپ امام زین العابدین رضؓ کے خالہ زاد بھائی ہیں آپ کو باطنی نسبت اور فیض حضرت سلمان فارسی رضؓ سے حاصل تھی آپ ام المومنین حضرت سیدنا عایشہ رضی اللہ عنہٗ کے یہاں کم سنی سے تعلیم و تربیت پائے یحییٰ ابن معاذ رضؓ فرماتے ہیں کہ شہر مدینہ میں علم و عمل و فضل و فقہ و حدیث و تفسیر و علوم طریقت میں آپ کا مثل نہیں دیکھا آپ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور سیدنا امام حسین رضؓ اور سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم سے ہی نسبت حاصل فرمائے تھے۔ آپ کی توصیف میں کہا جاتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ باوجود اس قدر کمالات جو آپ کو سینہ بسینہ اپنی آباو اجداد سے حاصل تھے آپ کی نسبت سے فائدہ اٹھائے آپ کی عمر سو سال سے زائد تھی یزدگرد شاہ ایران کی ایک لڑکی سیدنا امام حسین علیہ السلام اور دوسری محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بیاہی گئیں تھیں آپ ۲۴ جمادی الاول ۱۰۱ھ میں وفات پائے اور مقام مدفن مدینہ طیبہ ہے۔

(۵) الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ۔

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب صادق ہے آپ دین و مذہب کے امام اور شریعت و طریقت کے ہادی آپ کی نسبتیں اپنی نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق سے اور اپنے والد حضرت امام باقر رضؓ سے تھیں آپ سے سلسلۂ نقشبندیہ کی نسبت بتوسط نانا کے جلوہ گر ہے اور سلسلہ قادریہ میں نسبت حیدری کا جلوہ رہا اسی کو سلسلۃ الذہب کہتے ہیں آپ کے کرامات اور خرق عادات ہزاروں ہوئے اور امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضؓ آپ سے بیعت کئے اور فیوضات باطنی سے مشرف ہوئے چنانچہ امام علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر نعمان کو یہ سعادت حاصل نہ ہوتی اور اس کی عمر دو سال اور وفا نہ کرتی تو نعمان ہلاک ہو جاتا۔ آپ کی وفات ۱۵ رجب ۱۴۸ھ ہجری ہے سنہ میں اختلاف ہے مقام مدفن جنۃ البقیع ہے۔

(۶) الٰهی بحرمت حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کا نام طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان ہے آپ کے دادا آتش پرست تھے پھر اسلام قبول کیئے آپ نے بہت سے بزرگوں سے برکتیں حاصل کیں اپ احمد خضرو ابو الفیض اور یحییٰ کے ہمعصر تھے آپ نے شقیق بلخی کو بھی دیکھا ہے آپ کے نسبت آپکے ہمعصر اکابرین فرماتے تھے کہ بایزید ہم میں ایسا ہے جیسا فرشتوں میں جبرئیل حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کا مقولہ ہے کہ راہ توحید کے سالکوں کی انتہا بایزید کے ابتدا کے برابر ہے حضرت شیخ ابوسعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق کو بایزید سے پر دیکھتا ہوں اور بایزید محو تحقیق ہے اپ مادرزاد ولی تھے آپ کی والدہ کہتے ہیں کہ بایزید جب پیٹ میں تھے اس وقت کوئی لقمہ مشتبہ کھا لیتی تو وہ میرے منہ میں چمٹ جاتا جب تک نہ نکالتی یہ پیٹ میں حرکت کرتے رہتے۔ اپ کے ہزاروں کرامات کتب میں مندرج ہیں آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرا مرید وُہ ہے جو کہ کنارہ پر دوزخ کے کھڑا رہے اور اہل دوزخ کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرتا جائے آپ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روحانیت سے تربیت پائے اور ذو النون مصری کے ہمعصر تھے یہ طبقہ اولےٰ کے بزرگ ہیں آپ کی وفات کا سنہ ۲۶۱ ہجری تبلایا گیا ہے اور ۱۵ شعبان واللہ اعلم مقام مدفن بسطام ہے۔

(۷) الٰهی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔

سرحلقہ خانوادہ نقشبندیہ و پیشوائے طریقہ شطاریہ وعشقیہ و انصاریہ وغیرہ۔

آپ کا اسم گرامی علی بن جعفر بن سلیمان ہے آپ اپنے وقت کے قیوم تھے آپ حضرت سلطان العارفین کی روحانیت سے بلا واسطہ فیض پایا۔ آپ بارہ سال تک نماز عشا خرقان میں جماعت سے پڑہ کر مزار حضرت خواجہ بایزید بسطامی پر جایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ الٰہی جو خلعت کہ تونے بایزید کو دی ہے مجھے بھی عطا فرما صبح کی نماز آپ خرقان میں ادا فرماتے واپسی میں آپ شیخ کی مزار کی طرف پیٹھ نہیں کرتے آپ کے کرامات اور خرق عادلت میں مستقل کتابیں دیکھی گئی ہیں۔ آپ فرماتے

کہ دین کو شیطان سے اتنا خوف نہیں ہے کہ جتنا عالم حریص دنیا سے اور زاہد بے علم سے اور فرماتے تھے کہ گودڑی سجادہ اور رسوم عادات سے صوفی نہیں بنتا بلکہ صوفی وہ ہے جو اس کا پابند نہ ہو اور فرماتے تھے کہ صوفی ایسے دن کے مانند ہے جسے سورج کی حاجت نہ ہو اور ایسی رات کے مانند ہے جسے چاند کی ضرورت نہو اور فرماتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وراثت کے معنی یہ ہیں کہ ہر فعل میں پیروی کی جائے آپ کو حضرت مولٰنا ابوالمظفر ترک السطوسی سے اور ان کو شیخ ابویزید العشقی سے اور انہیں شیخ محمد مغربی سے اور انھیں سلطان العارفین رضی اللہ عنہم سے نسبت تھی۔ آپ اپنے وقت کے امام مجتہد تھے محمود غزنوی آپ سے نصیحت کی خواہش کی ارشاد ہوا کہ چار باتوں کا خیال رہے۔ ممنوعات سے بچو۔ باجماعت نماز پڑھو۔ سخاوت کو شیوہ بناؤ خلقت خدا پر شفقت رکھو۔ محمود نے عرض کیا کہ بایزید کے متعلق کچھ فرمائیے۔ فرمایا کہ بایزید کہتے تھے جو مجھکو دیکھا وہ شقاوت سے بے خوف ہوگیا۔ محمود نے کہا کہ کیا بایزید پیغمبر خدا سے بھی بڑھ کر ہیں۔ ابوجہل اور ابولہب نے ان کو دیکھا شقاوت نہ گئی۔ آپ نے فرمایا کہ ادب کرو حضرت صلعم کو صحابہ نے اولعزمی اور تمام کمالات کے ساتھ دیکھا اور انہوں نے صرف محمد بن عبداللہ کو دیکھا اور یہ دلیل فرمائے وَلَوْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَلَا يُبْصِرُونَ محمود کو آپ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا ہے ایک مرتبہ آپ رات کو نماز پڑھتے تھے آواز آئی کہ تیرا جو حال ہے وہ خلق پر ظاہر کر دوں آپ نے عرض کیا کہ خداوندا تیری مرضی یہی ہے تو یوں ہی سہی یہ عاجز بندہ تیرے کرم اور رحم کے متعلق جو جانتا ہے کیا وہ خلقت پر ظاہر کر دوں پھر تو کوئی آپ کو سجدہ بھی نکریگا ندا آئی کہ تو ایسا کرنہ ہم ویسا کرینگے۔ تذکرۃ الاولیا آپکی وفات یوم عاشورہ ۴۲۵ھ ہجری میں ہوئی مقام مدفن خرقان ہے۔

الٰھی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کا اسم مبارک علی تھا آپ کو علاوہ نسبت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح کے حضرت شیخ عثمان مغربی سے اور انھیں بوعلی کاتب سے انھیں بوعلی رودباری سے اور انھیں حضرت جنید بغدادی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے تھی آپ اپنے وقت کے

صوفیا میں بادشاہ تھے علم شریعت وحقیقت کے امام تھے صاحب کشف المحجوب حضرت علی الہجوری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک واقعہ مجھکو راہ سلوک میں ایسا پیش ایا جس کا حل مجھ سے نہ ہو سکا تو میں حضرت خواجہ ابو القاسم گرگانی رحمہ کے خدمت میں پہنچا آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے ایک ستون سے میرے واقعات مشکلہ کی کیفیت بیان فرما رہے تھے میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ واقعہ میرا ہے ارشاد ہوا کہ عزیز من اللہ تعالیٰ نے اس ستون کو گویا فرمایا وہ مجھ سے دریافت کیا میں نے جواب دیا آپ اپنے مریدین کے حالات سے باخبر رہتے تھے آپ کے ہزاروں واقعات کتب سیر میں موجود ہیں دنفحات ۵۰کہ وفات ہے۔ ۱۱ر جمادی الاول اور مقام مدفن کاشان ہے۔

۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کا نام نامی فضل بن محمدؒ ہے اور فارمد ایک قریہ کا نام ہے جو شہر خراسان کے شیخ الشیوخ تھے ہر علم کے یکتائے روزگار تھے اب عارف حق اور قطب وقت تھے اپ کی باطنی نسبت اور معنوی استفادہ حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی سے ہے اور حضرت خواجہ ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت سے فیض حاصل کیا ہے اور خلافت کے مرتبہ پہ پہنچے آپ کے شاگردوں میں حجت الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے تربیت باطنی حاصل کی اور ہزاروں کو آپ نے فیض باطنی سے بہرہ ور کیا۔ آپ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت خواجہ ابو القاسم گرگانی نے حمام میں غسل کیا تو میں نے چند ڈول پانی کنویں سے لا کر ڈال دئے جب آپ غسل سے باہر آئے تو دریافت کیا کہ کون ہاتھ تھا جو (تقابہ یا کرابہ) میں پانی ڈالا عرض کیا کہ بو علی فارمدی فرمایا کہ جو کچھ ابو القاسم کو ستر برس میں ملا تھا تو نے ایک ڈول پانی پر لے لیا۔ ۴ر ربیع الاول ۴۷۷ھ تاریخ وفات ہے مقام مدفن طوس ہے۔

(۱۰) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کی کنیت ابو یعقوب نام یوسف بن ایوب بن یوسف بن حسین بن شعیب الہمدانی تھا۔ آپ کا نسب چند واسطوں سے حضرت سیدنا امام محمد بن علی تقی جواد سے ملتا ہے آپ اٹھارہ سال کی عمر میں تمام علوم حاصل کر کے وعظ فرمایا کرتے تھے اور آپ

پانچویں صدی کے غوث امام قیوم مجدد تھے آپ صاحب حال و کرامات تھے بغداد اصفہان عراق خراسان سمرقند بخارہ وغیرہ میں آپ سے ہزاروں مخلوق فائدہ پاکر فائز المرام ہوی آپ حنفی المذہب تھے آپ سے کبائرین امت نے فیض پایا ہے چنانچہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور ابن سقار اور مولانا اشرف الدین العقیلی انصاری بخاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا فیض پانا بہجت الاسرار وغیرہ کتب سے ظاہر ہے اور آپ کے تصانیف میں زینت الحیا منازل السالکین ومنازل السائرین کا صرف پتا چلتا ہے آپ کے جلیل القدر خلفاء میں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی اور خواجہ عبداللہ برقی خواجہ حسن اندقی اور خواجہ احمد یسوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ آپ نے ایک مدت تک کوہ آذر میں خلوت اختیار کی خلوت کے زمانہ میں صرف جمعہ کے روز باہر نکلتے تھے آپ سے تبرکاً وتیمناً حدیث کی روایت علماء عہد نے کی ہے (رشحات) آپ ۲۷ رجب ۵۳۵ھ میں وفات پائے مقام مدفن مرو دمشق کے قریب ہے حجہ عاضی کا اجدادی سلسلہ آپ تک پہنچتا ہے۔ تحفۃ الاتقیا رشحات۔ حضرات قدس۔

۱۱ الٰھی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے والد بزرگوار حضرت امام عبدالجمیل اتابک کے اولاد سے ہیں جو حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد وامجاد سے تھے آپ کی والدہ روم کی بادشاہوں کی اولاد میں تھیں۔ مولانا عبدالجمیل حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت یافتہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام نے خواجہ کے قبل از تولد اطلاع دے کر عبدالخالق نام رکھوایا آپ فرماتے ہیں کہ بائیس ۲۲ سال کی عمر میں میرے بزرگ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی نے حضرت خضر علیہ السلام کو مجھے سپرد کیا اور تعلیم کیلئے سفارش کی آپ کے روش طریقہ میں حجت ہے۔ اور مقبول عام آپ ہمیشہ صدق و صفا کی راہ اور شرع نبوی کی متابعت اور بدعت کی مخالفت میں رہے اور اپنی درویشی کو غیروں کی نظروں میں پوشیدہ رکھے آپ روزانہ ایک نماز کعبہ میں ادا فرماتے تھے اور پھر واپس تشریف لاتے آپ سے ہزاروں نے فیض باطنی حاصل کیا آٹھ کلمات جن پر طریقہ کا دار و مدار ہوا آپ ہی کے فرمائے ہوئے ہیں۔ (۱) ہوش در دم۔ (۲) نظر بر قدم۔ (۳) سفر در وطن۔ (۴) خلوت در انجمن۔ (۵) یاد کرد۔

(۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت۔ آپ حنفی المذہب تھے آپ کے کامل واکمل خلفار مشاہیر میں حضرت خواجہ ریوگیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ احمد صدیق رح اور حضرت خواجہ اولیار کبیر رحمۃ اللہ علیہ۔ اور حضرت خواجہ سلیمان کرمینی ہیں آپ کے وصیت نامہ کا اقتباس جو آپ نے اپنے فرزند کو فرمائے تھے۔ تقوے کو خصلت بناؤ۔ وظائف اور عبادت کی مداومت کرو مراقبہ کرو اپنے حالات پر غور کرو۔ خدائے پاک سے ڈرو۔ خدائے پاک کے اور نبی کریم صلعم کے حقوق ادا کرو۔ ماں باپ کے بہتر خصلتوں کو اختیار کرنے سے رضائے حق تعالیٰ سے مشرف ہونگے۔ حق تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرو۔ قرآن کی تلاوت کرو۔ طلب علم فقہ و حدیث سے دور مت رہو۔ خلاف شرع صوفیوں سے بچو۔ عوام الناس سے دور رہو۔ مذہب اہل سنت والجماعت کے پابند رہو آیۂ سلف کے مطیع رہو نئی نئی باتیں جو مذہب میں پیدا ہوئی ہیں وہ گمراہی سے خالی نہیں۔ نوجوانوں عورتوں اور مالداروں اور بدعتیوں سے دور رہو۔ جو روٹی حلال کی مل جائے اس پر قناعت کرو وہ خود برکت کی کونجی ہے۔ فقیروں کی صحبت اختیار کرو۔ خلوت کو پسند کرو۔ مال حرام سے پرہیز کرو جو باعث دوری حق تعالیٰ ہے۔ حلال کمائی کھاؤ اور کپڑا پہنو تاکہ عبادت کی حلاوت ملے۔ جماعت کی نماز کو ترک مت کرو۔ موذن اور امام ہونے سے بچو۔ قبالوں پر اپنا نام نہ لکھواؤ۔ محکموں میں مت پھرو۔ ضامن مت ہو۔ لوگوں کی وصیت میں دخل مت دو۔ مخلوق سے بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہیں۔ گمنامی اختیار کرو تمہارا مذہب برباد نہ ہوگا۔ ہمیشہ سفر میں رہو خانقاہوں میں قیام مت کرو اور اکی بنا مت کرو۔ مذمت پر غمگین اور تعریف پر مغرور مت ہو۔ مخلوق سے با اخلاق ملو۔ ہر حال میں ادب کا لحاظ رکھو۔ مخلوق پر رحم کھاؤ۔ قہقہہ سے مت ہنسو۔ خدائے پاک کے عذابوں سے ڈرتے رہو۔ اور رحمت سے ناامید مت ہو۔ خوف و رجا میں رہو۔ شادی مت کرو طالب دنیا ہو جاؤ گے دین کی طلب جاتی رہے گی۔ نفس سے مجاہدہ کرو۔ موت کو بہت یاد کرو۔ طالب مال و دولت نہ بنو۔ طالب کو طریقت کا سالک نہیں کہا جا سکتا۔ روزے رکھو پرہیزگار بنو۔ راہ خدا میں تقویٰ اور فقر اور حلم سے ثابت قدم رہو۔ جان و مال و تن سے اہل اللہ کی خدمت کرو۔ ان کا دل راضی رکھو ان کی پیروی کرو۔ ان میں کسی کا انکار مت کرو۔ ان چیزوں کی مخالفت کرو۔

جو خلاف شرع ہوں۔ لوگوں سے کچھ نہ مانگو اور نہ اپنی لئے کچھ محفوظ رکھو۔ خدا پر توکل کرو وہ روزی روزانہ تمکو عطا فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کا کفیل ہوتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے جو تمکو دیا ہے وہ خلق پر خرچ کرو۔ بخل اور حسد سے بچو۔ ظاہر کی آرائش باطن کی ویرانی کا باعث ہے۔ حق بات کہو مخلوق کو نصیحت کیا کرو۔ کھانا پینا کم کرو۔ بغیر ضرورت کے کچھ نہ کھاؤ۔ بلا ضرورت مت بولو۔ نیند کا زیادہ غلبہ ہو تب سو جلد اٹھو۔ مجلس سماع میں نہ جاؤ اور نہ بیٹھو یہ نفاق پیدا کرتی ہے اس کی کثرت دل کو مارتی ہے۔ اس کا انکار مت کرو یہ اس کے لئے ہے کہ جس کا دل زندہ ہو اور بدن مردہ ہے جس میں یہ نہو اس کا نماز روزہ میں مشغول ہونا بہتر ہے۔ تمہارا دل اندوہگیں ہو بدن نماز میں ہو عمل میں خلوص ہو دعائے مجاہدہ ہو تمہارا کپڑا پرانا ہو۔ دوست تمہارے درویش ہوں گھر مسجد ہو تمہارا حال فقہ کی کتاب ہو آرائش زہد ہو مونس اللہ تعالیٰ جس میں یہ خصائل نہوں دوستی مت کرو۔ فقر کو تونگری پر ترجیح دو۔ علم کو دنیا کے سب سے اچھی چیز سمجھو۔ خدا کی ذلت کو عزت پر فوقیت دے علم ظاہری و باطنی سے آراستہ ہو مرنے کے لئے تیار رہو۔ خلوت میں تنہا رہو۔ خوف خدا سے شکستہ دل رہو۔ زندگی مسافرانہ گذارو۔ ایک درویش نے آپ سے دریافت کیا عالم کے لئے عذاب کی کیا صورت ہے فرمایا جو عالم طلب دنیا میں مشغول ہو اور طلب آخرت سے باز رہے تو اس کو دنیا میں حق تعالیٰ جل علیٰ شانہٗ عذاب فرماتا ہے یعنی عبادت کی حلاوت دل سے اٹھالی جاتی ہے عبادت کی ادائی میں سست ہو جاتا ہے اور نیک کاموں سے باز رہتا ہے۔ پھر عذاب آخرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حدیث صلی اللہ علیہ وسلم وَيۡلٌ لِّلۡجَاهِلِ مَرَّةً وَّالۡعَالِمِ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً جاہل صوفیوں سے دور رہو۔ جب آپ کی عمر آخر ہوری تھی اس وقت آپ کے اصحاب اور احباب آپ کے سرہانے جمع تھے آپ نے آنکھ کھولی اور فرمایا مبارک ہو کہ حضرت حق تعالیٰ مجھ سے راضی ہے اور رضامندی کی خوش خبری دی یہ سنکر حاضرین روئے اور دعا کی خواہش کی آپ نے فرمایا کہ تم کو مبارک ہو کہ حق تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے جو اس طریقہ کو اختیار کرے گا اور آخر تک اس پر قائم رہے گا ان سب کو بخش دوں گا اور اپنی رحمت نازل کروں گا یہ سن کر سب کے سب جوش و خروش میں آئے تھوڑی دیر بعد آواز آئی کہ يَآ اَيَّتُهَا النَّفۡسُ

الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ای نفس مطمئن اپنی رب کے طرف آ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ حاضرین جب آواز سنی تو دیکھا کہ آپ رحلت فرما چکے تھے۔ آپ کی وفات ۵۷۵ ہجری ۱۲ ربیع الاول ہے۔ باختلاف ۶۱۶ ہجری مقام مدفن غجدوان ہے۔ پارہ ۳۰ سورہ فجر ع

۱۲۔ الٰھی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ یگانۂ روزگار مقبول جناب پروردگار آپ قریہ ریوگر کے (جو شہر بخارا سے اٹھارہ میل اور بعض (۱۲) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور غجدوان سے ایک میل کے فاصلہ پر) رہنے والے ہیں یہیں آپ کی وفات ہوئی اور ریوگر ہی میں مزار ہے آپ کا نسب گیارہ واسطے سے حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی سے ملتا ہے اور وہ نوشیران عادل سے جا ملتا ہے آپ نے اس سلسلہ کی روشنی سے جہاں کو منور فرمایا آپ کے کرامات و حالات سیر کی کتب میں مندرج ہیں۔ آپ علم و حلم و ریاضت و متابعت شرعی میں بے عدیل تھے اور حنفی المذہب رکھتے تھے۔ آپ کی وفات غرہ شوال ۶۲۵ ہجری میں ہوئی۔

(۱۳) الٰھی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ اپنے عہد کے اولیاء کبار سے تھے آپ گلکاری کی اجرت کو وجہ معاش کئے ہوئے تھے۔ آپ کے کرامات اور فضائل بے شمار ہیں آپ نے ذکر جہر بھی کرایا ہے دریافت پر فرمایا اس لئے ذکر جہر کیا جاتا ہے کہ سوتے ہوئے بیدار ہو جائیں اور غافل ہشیار ہو جائیں۔ ذکر جہر اس کے لئے زیبا ہے جس کی زبان کذب سے پاک ہو اور دل میل سے صاف ہو۔ کسی شخص نے خواب میں حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اس زمانے کے قطب امام غوث شیخ طریقت جو راہ مستقیم پر ہوں کون ہیں جن سے بیعت کروں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ خواجہ محمود انجیر فغنوی جو خواجہ عارف کے اصحاب سے ہیں آپ کی وفات ۶۸۵ ہجری میں ہونا لکھا جاتا ہے سترہ ربیع الاول مقام وابکنی دفن ہے۔

۱۴۔ الٰھی بحرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ حنفی المذہب تھے آپ بافندگی کا پیشہ کسب حلال کے لئے فرماتے حضرت مولنا خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمہ نے اپنے تمام مریدوں کو بوقت انتقال آپ کے سپرد کیا آپ فرماتے ہیں کہ مرشد کو چاہئے کہ حسب استعداد و قابلیت طلبار کی تربیت کرے آپ کے یہاں ہزاروں علمار محدثین فقہار و مفسرین تشریف لاکر فائدہ اٹھاتے تھے آپ اپنے وقت کے مجدد شریعت و طریقت تھے۔ آپ صاحب کمالات وکرامات وتصرفات عجیبہ تھے۔ آپ کے چار خلفار محمدؐ نام کے تھے۔ آپ مزدوروں کو مزدوری دے کر نماز اور ذکر میں مشغول کراتے آپ کے خلفار کے نام یہ ہیں خواجہ محمدؐ کلاہ دوز خواجہ محمدؐ حلاج۔ خواجہ محمدؐ باوردی خواجہ محمدؐ بابا سماسی عرف پارسا۔ آپ نے ایک نانبائی جو آپ کا مرید تھا اس کی تمنا پر توجہ کی اس کی سیرت صورت آپ کی سی ہو گئی مگر وہ چالیس روز زندہ رہ کر فوت ہوگیا آپ فرماتے ہیں کہ آیت توبوا الی اللہ اشارہ بشارت کا ہے یعنی توبہ کر قبول کرتا ہوں قبول نہ کرتا تو امر نہ فرماتا امر دلیل قبول ہے آپ فرماتے ہیں کہ دو وقت حفاظت کے ہیں زبان سے کلام کرتے اور کسی چیز کے کھاتے وقت آپ فرماتے ہیں کہ روندگان ریاضت و مجاہدہ کو بہت محنت اٹھانے کے بعد اس مرتبہ اور مقام پر پہنچنا ہوتا ہے لیکن یہ راستہ بہت ہی نزدیک تر ہے کہ جلد منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے کو واسطہ سے خُلق اور خدمت کے دل میں صاحبدلوں کے جگہ کرے۔ چونکہ ان کے دل مورد حق تعالیٰ ہیں اس لئے ان کی نظر سے نصیب ان کا لڑجائے گا۔ اور فرماتے ہیں کہ جس نے خدا کو پایا وہ سب کچھ پایا جس نے سب کچھ پایا وہ خدا کو نہ پایا۔ فرماتے ہیں کہ حضرت منصور علیہ الرحمہ کے سولی چڑھاتے وقت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے مریدوں میں کوئی شخص موجود ہوتا تو ہرگز دار پر نہ چڑھائے جاتے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین رہو اگر ایسا نہ ہو تو ہم نشینوں کیساتھ ہم نشین رہو۔ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کے ساتھ نہ بیٹھو جو خدا کی یاد بھلا دے وہ تیرا شیطان ہے خوبصورت انسان ہے یہ ابلیس و جن سے بدتر ہے۔ وہ پوشیدہ وسوسہ ڈالتا ہے یہ ظاہرہ خدا کی عبادت سے روکتا ہے۔ حضرت شیخ بدرالدین میدانی جو اکابرین اصحاب حضرت شیخ حسن بلغاری

سے ہیں یہ دریافت کئے کہ واذکرواللہ ذِکراً کثیراً۔ ذکر لسانی ہے یا قلبی آپ نے فرمایا کہ مبتدی کے لئے لسانی اور منتہی کے لئے قلبی۔ مبتدی ہمیشہ تکلف اور تعمل سے کرتا ہے منتہی کا اثر جب دل پر آتا ہے تو تمام اعضار وجوارح وعروق ومفاصل اس کے ذکر میں گویا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سالک ذکر کثیر کرنے کا مستحق ہوتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ ہر شبانہ روز تین سو ساٹھ مرتبہ نظر رحمت مومن کے دل پر فرماتا ہے اس لئے کہ دل میں تین سو ساٹھ روزن ہیں۔ تمام اعضار کے تین سو ساٹھ رگ ہیں اور اس سے اور اس سے آئی ہوئی شرائیں متصل ہیں دل کے جو متاثر ہوتے ہیں ذاکر جب اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو منظور نظر رحمت حق سبحانہٗ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اور اس کا نور طاعت ہر عضو پر ہوتا ہے نظر رحمت سے یہی مراد ہے آپ کی وفات ۲۷ رمضان ۷۲۸ھ باختلاف سنہ ہے مقام مدفن خوارزم ہے۔

۱۵۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ آپکا عرف خواجہ پارسا تھا

آپ سادات قریہ سماس سے ہیں۔ آپ حضرت عزیزان علی رامتینی کے افضل واکمل صحابہ سے ہیں حضرت معز رحمۃ اللہ علیہ نے رحلت کے وقت اپنی نیابت سپرد کی اور تمام مریدوں کو تابعداری کا حکم دیا آپ تمام علوم لسانی وقلبی وروحی سے مالا مال تھے اور حنفی مذہب کی پیروی فرماتے تھے آپ نے قبل از ولادت حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند رح کے ظہور کی خبر دی کہ بہت ہی قریب ہے کہ قصر ہندوان قصر عارفان ہو سیدنا امیر کلال رح قصر ہندوان پر سے گذر رہے تھے اس کو معطر پاکر فرمایا کہ جس مرد کے تولد کی نسبت بابا صاحب فرماتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرد تولد ہوگیا حضرت شاہ نقشبند کی پیدائش کے بعد ان کے جد اکرم انھیں بابا سماسی رح کے خدمت میں لائے حضرت نے فرمایا کہ وہ یہی مرد ہے جس کی خوشبو ہمیں آتی تھی ہم نے اس کو اپنی فرزندی میں قبول کئے اور سیدنا امیر کلال رح کے سپرد فرما کر وصیت کی کہ ان کی تربیت میں دریغ نہ کرنا یہ مقتدار زمانہ ہوں گے۔ بابا صاحب رح کے کرامات خرقہ عادات ہزاروں ہیں آپ پر جذب اور واردات الٰہی کا غلبہ یہاں تک رہتا تھا کہ آپ خود رفتہ ہو جاتے تھے آپکے چار خلیفہ ہیں حضرت سیدنا امیر کلال حضرت خواجہ محمود سماسی حضرت خواجہ محمد صوفی سوخاری حضرت مولانا دانشمند علی رح

آپ صاحب التصانیف ہیں آپ کی وفات اا رجمادی الثانی ۵۵۵ھ ہجری ہے مقام دفن قریہ سماس ہے۔

(۱۶) الٰہی بحرمت حضرت سیدنا امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کا نام شمس الدین ہے کوزہ گری آپ کا شغل تھا جس کو کلال کہتے ہیں آپ ایک مرتبہ اکھاڑے میں کشتی کے لئے اترے جہاں بڑا مجمع تھا اس مقام پر حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے وہاں کے اصحاب نے سبب تشریف آوری کا دریافت کیا تو فرمایا کہ ایک جوان خوبرو اس اکھاڑے میں ہے اس کی صحبت سے ہزاروں جوان کمال کے درجہ کو پہنچیں گے ہماری نظر اس پر ہے اس کا شکار منظور ہے اسی اثناء میں امیر کی نظر خواجہ سے ملی وہ اکھاڑہ چھوڑ چھاڑ کر خواجہ کے ساتھ ہو گئے۔ بیس سال تک خواجہ کے ساتھ رہے۔ آپ کے چار فرزند چار خلفاء صاحب وجد وحال ہیں ایک سے ایک صاحب کمال۔ آپ علم شریعت وطریقت میں یکتائے روزگار تھے آپ کے کرامات وخرق عادات سے کتب پڑھیں بعض صوفیہ مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے آپ کے وصال کے بعد بخارا آئے اور حضرت کا حال دریافت فرمائے رحلت کی اطلاع پر سخت رنج و ملال کیا دریافت پر انھوں نے کہا کہ ہم مرید ہیں تیس سال سے ہر سال حضرت کے ساتھ حج کیا کرتے ہیں اس سال تشریف نہ لانے پر ہمارے اشتیاق نے ہمیں یہاں تک لایا۔ آپ حج بیت اللہ شریف کے لئے بصورت ظاہر کبھی حاضر نہیں ہوئے۔ قدر گل ومل بادہ پرستاں دانند + نے بوالہوساں وزیر دستاں دانند = اے بیخبر از بے خبری معذوری + سر یست دریں شیوہ کہ مستاں دانند۔ حضرت مولٰنا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ قدر گل کل بادہ پرستاں دانند + خود منشاں و تنگدستاں دانند = از نقش تو اں بے نقش شدن + کیں نقش غریب نقشبنداں دانند۔ اور مولانا رومی فرماتے ہیں تو نقشبنداں راچہ دانی + تو شکل پیکر جاں راچہ دانی = گیاہ سبز داند قدر باراں + تو خشکی قدر باراں راچہ دانی = ہنوز از کفر ایمان است خبر نیست + حقائق ہائے ایماں راچہ دانی۔ آپ کی وفات (۸) جمادی الاول ۷۷۲ھ ہجری ہے یا گیارہ جمادی الآخر ہے۔

(۱۷) الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ بہار الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

آپ امام طریقت شیخ حقیقت حنفی مذہب ہیں آپ کا نسب پندرہ واسطہ سے امام حسن عسکری سے ملتا ہے آپ کی تعلیم و تربیت سیدنا امیر کلالؒ کے یہاں ہوی آپ کی روحانیت کی تکمیل طریقہ اویسہ کے طریقہ پر حضرت خواجہ عبد الخالق عجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوی۔ آپ کم عمری سے صاحب کرامت ہیں آپ کے کرامات اور منقولات اور حالات سے کتب مملو ہیں آپ نقشبند کے نام سے مشہور ہونے کی یہ وجہ ہوی کہ آپ جس کو خدا وند عزوجل کا اسم ذات تعلیم فرماتے یعنی (اللہ) وہ طالب کے دل پر نقش ہوجاتا اسی سبب سے آپ نقشبند مشہور ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسے طریقہ کی درخواست کی تھی جو آسان ہو اور موصل اس نے اپنے فضل سے عطا فرمایا آپ سنت نبوی علیہ السلام کی پیروی اور بدعت سے کنارہ کشی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور خاطر کی نگہداشت میں سرگرم تھے اور فرماتے ہیں کہ ہم مرد ہیں ہمارے طریقہ میں مجاہدہ نہیں تعین نہیں سماع نہیں اس میں یافت بہت ہے اور محرومی نہیں فقط توجہ ہی ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچاتی ہے آپ میں انکساری اور کسر نفسی بیحد تھی ایک روز کتہ کے نقش پا پر سر رکھ کر بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے تھے کہ اے پروردگار تو کتے کے اس نقش پا کے صدقہ سے بہار الدین پر رحم کر آپ فرماتے ہیں کہ اعمال کا خیال کرنا حقیقت کی کمزوری کا سبب ہے عمل بہت کرنا اور اس کو ناقابل اور قاصر خیال کرنا طریقت کا فرض ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب تو میرے کسی طالب کو دیکھے تو تو اس کا خادم بن جا اور فرماتے ہیں کہ عبادت میں اپنی ہستی کی طلب ہے اور عبودیت میں اپنی ہستی کا کھونا ہے جبتک سالک میں کچھ بھی ہستی باقی ہے تو کوئی عمل نتیجہ بخش نہیں ہوسکتا آپ فرماتے ہیں کہ غیر خدا سے التجا شرک ہے یہ شرک عوام سے معاف کردیا جائیگا۔ لیکن خواص سے معاف نہیں کیا جاتا آپ فرماتے ہیں ہمارے سامنے کسی شخص نے کسی دن ادب سے اپنی جوتی چھوڑ دی ہو تو اس کی بھی شفاعت کرنا لازم خواہ وہ کتنا ہی کم تعلق رکھتا ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کی دعا کی برکت سے مسخ صورت یعنی صورت کا بگڑ جانا اس امت سے اٹھا لیا گیا۔ مگر مسخ باطن یعنی دل کی خرابی باقی رہ گئی جو شخص ہمارے سلسلہ میں قدم رکھتا ہے وہ مرنے سے قبل اپنی مقصد کو پہنچ جاتا ہے فرماتے ہیں کہ اہل سنت

والجماعت کے فقہار علمار اور اہل معرفت اس بات پر متفق ہیں کہ اولیار کے کرامات حق ہیں۔ خواہ وہ معجزوں میں داخل ہو جائیں پانی پر چلنا چوپایوں سے باتیں کرنا زمین کا طے کرنا کسی چیز کا بے موسم اور بے محل پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ اولیار اللہ کے کرامات ہیں جو انکے کرامات کے منکر ہیں وہ دراصل معجزوں کے منکر ہیں۔ خداوند تعالیٰ تمہیں اور ہمیں ایسی بری باتوں سے بچائے فرماتے ہیں کہ نماز میں حضوری حلال کھانے سے جو کہ از روئے وقوف اور آگاہی کے لئے کھایا جائے ہوتی ہے آپ کا وصال ۲ ربیع الاول ۷۹۱ھ

(۱۸) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ سن شعور سے حصول شریعت علم کی جانب متوجہ ہوئے بعد علم طریقت کا شوق ہوا تو حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہار الدین نقشبند کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ شاہ نقشبند کے داماد بھی تھے اور خلیفہ اول آپ عالم و فاضل و حنفی المذہب تھے ایک مرتبہ چند علمار اور معتزلہ لوگوں کی جماعت نے رویت حق کا انکار کیا آپ نے فرمایا کہ تین روز باوضو آؤ جب وہ آئے تو انھیں حضوری حاصل ہوئی اور رویت حق کا اقرار کیا اور حضرت کے پاس سے تا زندگی وہ علمار جدا نہوئے۔ اور حضرت خواجہ نقشبند رح نے انھیں خوش خبری دی کہ تو جہاں دفن ہوگا اس کے اطراف کے چالیس فرسنگ تک کے اموات کی شفاعت عطا ہوئی اور فرمایا کہ مجھی (۱۰۰) فرسنگ تک اور میرے ادنیٰ درجہ کے دوست اور تابعین کو ایک ایک فرسنگ کی شفاعت کا حکم عطا ہوا ہے آپ مرض الموت میں فرماتے تھے کہ عنایت خداوندی اور نظر حضرت خواجہ بزرگ سے یہ مرتبہ مجھکو اس وقت حاصل ہوا ہے کہ اگر چاہوں تو تمام عالم واصل مقصود حقیقی ہو جاوے آپ فرماتے ہیں اہل اللہ کی صحبت دوام عقل معاد کی زیادتی کا باعث ہے آپ فرماتے ہیں کہ مرشد کے ساتھ تعلق رکھنا بھی اگرچہ ایک قسم کی غیرت ہے اس لئے آخر میں اس کی نفی کرتے ہیں مگر ابتدا میں وصول کا یہی سبب ہے۔ آپ (۲۰) رجب ۸۰۲ھ میں انتقال فرمائے۔

[illegible]

(۱۹) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کو بیعت حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے تھی حسب وصیت حضرت

خواجہ بزرگ آپ نے حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحؒ کے یہاں تکمیل فرمائی آپ اپنے وقت کے اکابرین صوفیہ سے ہیں آپ کے فضائل و کرامات بے حد و بے شمار ہیں آپکا علم و تقویٰ بے مثل تھا آپ دیار مصر اور جامع ہرات میں تحصیل علوم کے لئے مشغول رہے اور مولٰنا زین العابدین خوانی قدس سرہٗ کے ساتھ مصر میں مولٰنا شہاب الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں (جو مصر کے عالم تھے) اہم سبق رہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز قبول الٰہی کا قاصد میرے یہاں پہونچا اور میرے باطن کو بے قرار کر دیا پس میں خواجہ بزرگ رحؒ کے خدمت میں قصر عارفان حاضر ہوا دیکھا کہ خواجہ بزرگ رحؒ راستہ میں میرے منتظر کھڑے ہیں. جب حضرت نے مجھ سے ملاقات فرمائی اور نماز شام کے بعد صحبت کا شرف بخشا حضرت کی ہیبت مجھ پر ایسی طاری ہوئی کہ کلام کرنے کی طاقت نہ رہی۔ اثنار کلام میں حضرت نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْقَلْبِ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ عِلْمُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔ علم دو طرح کا ہے پہلا علم قلب کا یہ علم نفع دیتا ہے یہ نبیوں اور مرسلین کا علم ہے عِلْمُ اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى اِبْنِ اٰدَمَ۔ دوسرا علم زبان کا یہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہے اولاد آدم پر۔ ارشاد فرمایا کہ مجھکو امید ہے کہ علم قلبی کا حصہ تمہیں ملے اور پھر یہ حدیث فرمائی اِذَا جَآءَ كُمْ اَهْلَ الصِّدْقِ فَاجْلِسُوْهُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهُمْ جَوَاسِيْسُ الْقُلُوْبِ يَدْخُلُوْنَ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى هِمَمِكُمْ۔ جب اہل صدق کی صحبت میں بیٹھو تو سچائی کے ساتھ بیٹھو کیونکہ وہ قلب کے جاسوس ہیں وہ تمہارے دلوں میں داخل ہوتے ہیں اور تمہاری ہمتوں کو دیکھتے ہیں۔ آپ صاحب تصنیف ہیں آپ کے مفصل حالات میں بڑے بڑے کتابیں ہیں آپ کا وصال ۵ صفر ۸۳۸ھ میں ہونا بتلایا گیا ہے۔ انوار العارفین۔

(۲۰) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنے وقت کے قطب غوث اور مجدد فاروقی نسب اور حنفی المذہب تھے نقشبندیہ نسبت مولٰنا یعقوب چرخی رح سے رکھتے تھے آپ پندرہ واسطہ سے حضرت عبد اللہ ابن عمر بن خطاب رضؓ کی اولاد میں ہیں۔ آپ نے بعد پیدائش کے جب تک اپکی

والدہ نفاس سے پاک ہوکر غسل نہ کیں ان کا دودھ نہ پیا آپ ذکر جہر کے متعلق فرماتے تھے (نعرہ کمتر زن کہ نزدیک است یار) آپ فرماتے تھے کہ انا لحق کہنا آسان ہے انا کو زائل کرنا مشکل ہے۔ آپ کے فضائل و شمائل و کرامات فخر الدین علی بن الحسین وغظ کاشفی علیہ الرحمۃ نے رشحات میں تحریر فرمایا ہے۔ آپ کا وصال ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ ہجری ہے۔

۲۱۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ یکتائے زمانہ ترک و تجرید میں یگانہ خلوت و تفرید میں بےنظیر تھے حضرت مولنا شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ روضۃ الاسلام میں لکھتے ہیں کہ آپ حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رح کے نواسہ ہیں آپ عالم فاضل اور حنفی المذہب خواجہ عبید اللہ احرار رح کے خلیفہ اول ہیں آپ چند سال تک اپنی آنکھ کو ریاضت میں خواب سے آشنا نہیں کئے آپ باشارہ غیبی خواجہ عبید اللہ احرار رح کے مکان کے جانب روانہ ہوئے اسی وقت خواجہ احرار کو بتوسط فضل باطنی اس حال سے آگاہی ہوی آپ بھی ان کا استقبال کئے۔ راہ میں ملاقات ہوی۔ دونوں حضرات ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے خواجہ احرار نے آپ کو مرید کیا اور وقت واحد میں تکمیل کو پہنچا کر اسی وقت خرقہ خلافت عطا فرما کر رخصت کیا پھر دوبارہ آپ کو خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا آپ صاحب کرامات و تصنیفات تھے آپ اپنے وطن کو واپس ہوکر ہزاروں کو فیوضات باطنی سے ممتاز فرمائے آپ کا وصال پہلی ربیع الاول ۹۳۶ھ ہجری ہے۔

۲۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ جامع علوم شریعت طریقت واقف رموز صوری و معنوی موصوف بصفات حمیدہ تھے آپ جذب استغراق و شوق و ذوق میں یکتا سخا و عطا میں معروف تھے صاحب تذکرۃ الاصفیا لکھتے ہیں کہ مولنا ممدوح نے پندرہ سال زہد و ریاضت میں گذارے اور بحالت تجرید و تفرید بے خور و خواب صحرا نوردی کرتے رہے ایک روز بھوک

بے تاب ہو کر آسمان کی طرف نگاہ کی معاً حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ تجھے صبر و قناعت مطلوب ہے تو خواجہ محمد زاہد کے پاس جا وہ تجھے صبر و قناعت سکھائیں گے۔ آپ حسب ایما خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور درجہ تکمیل کو پہنچے صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہیں کہ مولنائے ممدوح مریدوں کی تربیت اور ارشاد میں یکتا اور بے عدیل تھے بعد رحلت خواجہ محمد زاہد رح ہزاروں مریدوں کو فیضیاب کیا آپ نے مثنوی مولانا روم کا لب لباب لکھا آپ کا وصال ۹۷۰ھ ہجری ۹ محرم میں ہے

۲۳۔ الٰہی بحرمت حضرت مولٰنا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

آپ گوشہ نشین حجرۂ معرفت معتکف مسجد حقیقت عالم صوری و معنوی میں آپ جنوں اور انسانوں کے مقتدا اور پیشوا تھے آپ کے ہزاروں مرید تھے آپ صاحب کرامات و تصرفات ہیں آپ کے علما رفضلا راصفیا ربادشاہ ازبک اور امراء آپ کے نشان فیض آستان کی خاک کو سرمہ بناتے تھے آپ حنفی المذہب تھے اور آپ اپنے حالات کو چشم خلائق سے چھپائے رکھتے تھے صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہیں کہ سلطان پیر محمد سلطان باقی والے سمرقند پر معہ ہزاروں فوج جرار و کرار کے حملہ آور ہوا سلطان سمرقند تاب مقابلہ نہ لا کر حضرت سے امداد کا خواستگار ہوا حضرت بذات خود سلطان پیر محمد سے ملکر صلح کے لئے فرمایا آمادہ صلح نہ ہوا۔ آپ نے بعد مراجعت سلطان باقی سے فرمایا کہ وہ صلح پر آمادہ نہیں ہے تو اگر ظلم و ستم سے باز آئیگا اور عدل سے حکومت کرنے کا اقرار کرتا ہے تو تیرے لئے دعا کی جاتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ عنہ تیری فتح رہے گی۔ اس نے قبول کیا اور لڑائی کے لئے چلا گیا۔ باوجود پچاس ہزار سے زائد سوار رکھنے کے سلطان پیر محمد کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ گیا۔ آپ اپنے خلیفہ باقی باللہ کو جو خط انتقال سے قبل تحریر فرمائے تھے اس کے ختم پر یہ دو شعر لکھے تھے۔

زماں تا زماں مرگ یاد آیدم ۔۔۔ ندانم کنوں تا چہ پیش آیدم

جدائی مباد امرا از خدا ۔۔۔ دگر ہر چہ پیش آیدم شایدم

آپ کا وصال نوے سال کی عمر میں ۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ ہجری کو ہے جواہر ملو بہ اخبار الاتقیا۔

۲۴- الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ -

آپ اصل میں سمرقند کے رہنے والے ہیں ۔ آپ کابل میں پیدا ہوئے آپ تمام علوم سے مالامال ہو کر اب علوم روحانی کی جانب متوجہ ہوئے آپ کی نسبت خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور آپ نے روحانی فیض طریقہ اویسیہ کے طور پر حضرت خواجہ بزرگ نقشبند رح سے پایا ہے آپ فرماتے ہیں اس طریقہ کا مدار دو اصولوں پر ہے ایک استقامت شرع شریف وہ اس طرح کہ ادنیٰ ادب اور ترک فعل سنونہ پر رضامند نہ ہو دوسرے شیخ کیساتھ محبت رکھتا اور اس کے ہر فعل کو مستحسن جانے اور محبوب رکھے کبھی اعتراض کی مجال نہ ہو ان دونوں میں سے ایک کام میں خلل پڑ جائے تو خدا کی پناہ آپ کے حالات اور کرامات میں کتابیں موجود ہیں۔ شوق سے ملاحظہ ہوں آپ کا وصال ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ ہجری ہے آپ حنفی المذہب تھے۔

۲۵- الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے حالات میں متعدد کتابیں اس کے مطالعہ سے شرف حاصل کرنا اور آپ کے مکتوبات کو اپنا وظیفہ بنانا باعث بہبودی ہے آپ مجلس سماع وسرود و مولود خوانی میں تشریف نہ لے جاتے اور منع بھی فرمایا کرتے تھے ۔ آپ نے کبھی کبھی اپنے والد اور پیر کی قبر کو ہاتھ لگایا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں کہ خداوند عزوجل نے مجھے اتنی قوت عطا فرمائی ہے کہ اگر خشک لکڑی پر توجہ کروں تو وہ نورانی ہو جائے گی مگر اس کے اظہار کی مرضی الٰہی نہیں ہے آپ فرماتے ہیں کہ جو کوئی میرے طریقہ میں بے واسطہ یا بلا واسطہ خواہ مرد ہو یا عورت قیامت تک داخل ہو گا ۔ سب میرے پیش نظر کیا گیا اگر چاہو تو ہر ایک کا نام و مقام بتلا دوں آپ کو بحالت مراقبہ ندائے غیب ملی کہ بخشا اس کو جو تیرا توسل لے واسطہ سے یا بلا واسطہ سے قیامت تک پابندی شریعت کے ساتھ آپ فرماتے ہیں کہ میرے نظر کشفی میں نورانیت مذہب حنفی کی شکل دریا کے ہے اور دوسرے مذاہب کی شکل حوض کے ہے ۔

آپ فرماتے ہیں کہ مجھ پر مکشوف ہوا ہے کہ ہندوستان میں انبیا علیہم السلام گذرے ہیں۔ کسی کے ایک پیرو کسی کے دو اور کسی کے تین تین سے زائد کسی کے پیرو نہیں ہوئے۔ ان کے نام اور مقام بعثت اور قبر بتلا سکتا ہوں۔ ان کے انوار نظر آتے ہیں مجھ پر مکشوف ہوا ہے کہ مہدی معہود رضہ نسبت مجددیہ پر ہوں گے جو شخص اس طریقہ میں داخل ہوا گر اس کا سلوک طے نہ ہوا ہو تو موت سے قبل یا قبر میں سوال سے قبل طے کرے گا۔ ایک روز آپکا ایک گورستان پر گذر ہوا اور خیال آیا کہ جس گورستان پر عالم گذرتا ہے اس گورستان کے کسی قبر پر عذاب نہیں ہوتا بس اسی وقت یہ الہام ہوا کہ تیرے گذرنے پر قیامت تک نہ ہوگا۔ آپ کی آخری وصیت تھی کہ سنت نبوی کو دانتوں سے پکڑو اور کتب فقہ سے طریق کاملہ متابعت کا اختیار کرو۔ آپ فرماتے کہ صوفیہ علیہ الرحمہ سے دین محمدی کو بڑا فائدہ پہنچا اور ہزاروں آدمی ان کی برکت سے چاہ گمراہی سے نکل کر کمالات کو پہنچے اور بہت سے اسرار غامضہ کتاب وسنت کے ان کے کشف سے ظاہر ہوئے لیکن بعض ارباب سکر اس طائفہ سے ضرر بھی دین متین کو پہنچا کہ حالت مستی میں جو ان سے کمالات سرزد ہوئے ناقصوں نے اسے اپنا تکیہ کلام اور سند بنا لیا لیکن اللہ تعالیٰ کو ان سے ان کلمات کے ظاہر کرانے میں کوئی حکمت ہوگی اور ان سے کلمات بحکم تخلقوا باخلاق اللہ موافق سنت الٰہی سرزد ہوئے۔ چونکہ قرآن مجید میں تشابہات مثل ثم استویٰ علی العرش وغیرہ وغیرہ واقع ہیں کہ جس سے بعض فرقوں نے اللہ تعالیٰ کا جسم ثابت کیا اور گمراہ ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ جو کچھ مجھکو عطا ہوا ہے وہ بباعث متابعت سرور دین ودنیا ہوا ہے اور جو کچھ نہیں بخشا جاتا ہے وہ بباعث قصور اتباع۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے کہ کسی کوچہ کوچہ ہائے فقر سے باقی نہیں رکھا کہ اس میں مجھکو عبور نہ کرایا گیا ہو آپ فرماتے ہیں کہ جو طالب حسب استعداد خود جس طریقہ میں سلوک طے کرتا ہو اس کو تکمیل تک پہونچاتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری نسبت میری اولاد میں (اور متبعین میں) تا قیامت جاری رہے گی۔ کسی کو عین حیات میں اس کا ظہور ہوگا۔ اور کسی کو بعد ممات۔ کوئی بھی اس نسبت سے محروم نہ رہے گا۔ از کحل الجواہر۔ جواہر علویہ روضہ قیومیہ۔ مناقب احمدیہ۔ خزینۃ الاصفیہ۔ مقامات سعدیہ۔ زبدۃ المقامات۔ دارالمعارف

برکات احمدیہ۔ اخبار الاتقیا۔ مقامات امام ربانی وغیرہ وغیرہ باختلاف سنہ و ماہ تاریخ آپ کا وصال ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ ہجری میں ہے۔

۲۶۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت امام ربانی کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ تین سال کی عمر میں کلمات توحید زبان سے نکالتے تھے آپ اپنی کم سنی عہ میں قرآن مجید حفظ فرمایا اور گیارہ سال کی عمر میں اخذ طریقہ و مراقبہ کیا چودہ سال کی عمر میں حضرت مجدد صاحب سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک نور میرے بدن سے نکلا اور تمام عالم اس سے منور ہو رہا ہے اور ہر ذرہ ذرہ میں وہ ساری ہے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو قطب ہوگا۔ حضرت مجدد صاحب فرماتے تھے کہ محمد معصوم بالذات استعداد ولایت محمدی رکھتا ہے اور محمدی المشرب ہے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم کا حال میری نسبت حاصل کرنے میں مثل حال صاحب شرح وقایہ کا ہے۔ کہ جس قدر ان کے دادا تصنیف کرتے جاتے تھے وہ حفظ کرتے جاتے تھے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ کے خدمت میں اورنگ زیب حاضر ہوا کرتا تھا عہ۲ آپ کا رعب اس قدر غالب تھا کہ کلام کرنا محال ہو جاتا تھا اس لئے جو کچھ عرض کرنا ہوتا وہ تحریری معروضہ سے عرض کیا جاتا تھا حضرت کے مکتوبات کے بھی تین جلد ہیں حضرت کے کرامات اور خرق عادات بہت سے ہیں آپ کے حالات اور واقعات میں متعدد کتب ہیں۔ آپ رمضان المبارک میں کبھی اپنی والدہ صاحبہ کا دودھ دن میں نہیں پیا چنانچہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے رویت میں اختلاف ہو گیا تو حضرت مجدد صاحب رح نے فرمایا کہ دریافت کرو کہ محمد معصوم رح نے صبح سے دودھ پیا ہے یا نہیں دریافت پر معلوم ہوا کہ نہیں پیا ہے تب آپ نے فرمایا کہ پھر تو آج ہی سے رمضان شروع ہے آپ اپنے وقت کے قیوم سمجھے جاتے تھے آپ کا وصال ۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ ہجری ہے۔

از روضۂ قیومیہ و جواہر علویہ و مقامات مجددیہ۔

عہ یعنی ایک مہینہ میں

عہ۲ اور رعب ان کا دل جانی بیٹھ جاتا تھا

۲۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رحؒ کے پانچویں صاحب زادے اور خلیفہ ہیں آپ کم عمری میں قرآن مجید پڑھکر کتب متداولہ کی تحصیل و تعلیم میں مشغول ہو گئے آپ بچپن ہی میں راہ سلوک کی ارادت و عقیدت اپنے والد ماجد سے رکھتے تھے آپ جب گیارہ سال کے ہوئے تو فنائے قلبی اور ولایت صغریٰ کی بشارت آپ کے والد بزرگ نے دی اور بعد بلوغ فنا ر نفس و ولایت کبریٰ کی بشارت دی اور عین جوانی میں بعد از حصول مراتب کمال و حصول مقامات جلیلہ احکامات شرعیہ کے اجرا میں مشغول ہو گئے ایک مرتبہ آپ باجازت پدر بزرگوار شاہ جہاں سلطان وقت کی تمنا پر قلعہ میں جا رہے تھے۔ ملاحظہ فرمایا کہ قلعہ کے دروازہ پر ہر دو طرف تصویریں ہیں۔ فرمایا کہ رحمت کے فرشتے اس میں داخل نہیں ہو سکتے جب یہ خبر بادشاہ کو ملی تو فوراً اس کے توڑنے کا حکم دیا۔ تب آپ داخل قلعہ ہوئے۔ محمد اعظم شاہ باخلاص تمام مرید ہوا آپ احکام شریعت پابندی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے پہنچانے میں بے مثل تھے خفیف سی بدعت کے سننے اور دیکھنے سے سخت ناراض ہوا کرتے تھے آپ کا جلال اس قدر بڑا ہوا تھا کہ امرا سلطنت اور عمائدین ملک بلا اجازت نہ بیٹھ سکتے تھے۔ آپ کو حضرت عروۃ الوثقیٰ نے محتسب الامت کا لقب عطا فرمایا تھا آپ کے کرامات اور حسن عادات بہت زیادہ ہیں روضۃ القیومیہ اور مقامات سعیدیہ کے شرف مطالعہ سے معلوم ہو سکتے ہیں آپ کا وصال ۲۶ رجمادی الاول ۱۰۹۶ھ؁ ۱۰۹۸ھ؁ کہا جاتا ہے مزار شریف سرہند میں ہے

۲۸۔ الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ حافظ قرآن عالم فاضل حنفی المذہب صاحب حال و کشف و کرامات تھے۔ اولاد میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے ہیں۔ آپ کے یہاں بے تعداد ارادتمندوں نے فیض باطنی سے شرف حاصل کیا آپ کی رحلت ۱۱۱۹ھ؁ ہے اور مزار شریف کشمیر میں ہے۔ آپ کو عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہونے کا شرف حاصل تھا اور آپ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت سے مالامال ہوئے ہیں۔

۲۹۔ الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ تمام علوم کے جامع اور سرچشمہ ہیں۔ آپ کو مقامات سلوک میں حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے واسطہ تھا اور سالہا سال آپ حضرت حافظ محمد محسن رح کی صحبت سے فیض حاصل فرماتے رہے اور مراتب عالیہ سے سرفراز ہوئے۔ راہ تصوف میں آپ کو استغراق کامل اور جذب قوی حاصل تھا آپ پندرہ سال تک استغراق میں رہے صرف نماز کے وقت افاقہ ہوتا تھا جب نماز پڑھ لیتے تو پھر وہی حالت استغراق پیدا ہو جاتی۔ آپ اپنے کھانے میں بیحد احتیاط فرماتے آپ اپنے ہاتھ سے کئی کئی روز کے لئے روٹی پکالیا کرتے تھے۔ آپ کو بھوک سے تکلیف ہوتی تب آپ خشک روٹی کھاتے یا پانی میں ترکر کے تناول فرماتے اور پھر مراقبہ میں مشغول ہو جاتے کثرت مراقبہ کی وجہ سے آپکی کمر خم ہوگئی تھی۔ آپ نے دو قسم کی غذا ایک وقت میں نہ کھائی۔ ایک مرتبہ آپ نے سیدھا پیر بیت الخلا میں جاتے وقت سہواً رکھ دیا اس کے بعد تین روز تک آپ آہ وزاری کرتے رہے۔ آپ کے حالات میں مستقل کتب لکھے گئے ہیں۔ آپ کا وصال گیارہ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ میں ہے اور آپ کی مزار باغ مگر خاں قریب روضہ سلطان المشائخ شہر دہلی میں ہے۔

۳۰۔ الٰہی بحرمت حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی خواجہ شمس الدین عرف جان جاناں اور تخلص مظہر تھا آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی میرزا جان جان تھا۔ آپ سادات علوی سے ہیں آپ کا نسب محمد حنیفہ کے توسط سے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے آپ کے والد امرائے شاہی سے تھے آپ فقیہ محدث مفسر ادیب وحافظ قرآن اور اعلیٰ درجہ کے سپاہی حنفی المذہب تھے آپ سولہ سال کی عمر میں یتیم ہوئے بعد انتقال پدر بزرگوار حضرت سیدنا نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بیعت سے مشرف ہو کر چار سال میں اجازت وخرقہ حاصل فرمایا بعد وصال اپنے شیخ کے چھ سال تک روزانہ شیخ کے مزار پر حاضر ہوا کرتے رہے آپ کے تصانیف میں تفسیر مظہری اور دوسرے علوم کے کتب اور دیوان موجود ہیں اور آپ کے کرامات سے کتب سیر بھری ہیں آپ اپنے وقت کے قیوم تھے ہزار ہا اشخاص نے آپ سے فیض باطنی پاکر فائز المرام ہوئے۔ آپ فرماتے تھے کہ اپنے

حال کو اس طریقہ میں موافق کتاب سنت کے بنانا ہے جو قابل قبول ہے اگر مخالف ہو تو مردود ہے۔ اور عقیدہ موافق علمار اہل سنت والجماعت کے اور فقہہ و حدیث کے رکھے۔ کسی شخص کو حقارت سے نہ دیکھے۔ بلکہ خود کو سب سے کمتر جانے۔ بغرض حصول فیض مزارات اولیا پر حاضر ہوا کرے ارواح طیبہ مشائخ کرام کو عاجزی سے تحفہ فاتحہ و درود بھیجکر جناب الٰہی کے دربار میں اپنا وسیلہ بنائے جو سعادت ظاہری و باطنی کا باعث ہے بغرض ایصال ثواب زر و نقد غلہ پارچہ خفیہ اہل حاجت کو دینا اور مروجہ طریقہ فاتحہ اعراس و چراغان اور اس کے رسوم کو ممنوع فرماتے تھے آپ فرماتے ہیں کہ پیر کی محبت عین محبت خدا و رسول کی ہے پیر کا کہا بلا عذر ماننا جو استفادہ کمالات باطنی کا باعث ہے آپ طریق بیعت زنان کے متعلق فرماتے ہیں۔ بحوالہ مکتوب حضرت مجدد صاحب ؒ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ اِلی اٰخر الآیہ ترجمہ۔ اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آویں کہ آپ سے بیعت ان باتوں پر کریں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرائیں اور نہ چوری کریں اور نہ بدکاری کریں اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں اور نہ کوئی بہتان کی اولاد لاویں گے جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان بنالیویں اور شروع باتوں میں وہ آپ کا خلاف نہ کریں گے تو ان سے بیعت لیا کیجئے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ غفور الرحیم۔ پارہ ۲۸ سورہ ممتحنہ رکوع ۱۲-۲۔ آپ فرماتے ہیں کہ الغناءُ رُقیۃُ الزنا۔ یعنی غنا جادو ہے زنا کا۔ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ علیہ وسلم التغنی حرامٌ وَ التَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ وَ الْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَّ مَعْصِيَةٌ مفہوم غنا حرام ہے لذت اس کی کفر ہے اس کے جلسہ کی شرکت فسق اور گناہ وعن ضحاک ؒ الغنا مفسدۃ القلب ومسخطۃ الرب تفسیر احمدی مقامات مظہری و معمولات مظہری۔ آپ کے خلفار کی تعداد جو اطراف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک سو کے قریب لکھی جاتی ہے۔ آپ کا وصال ۱۰ محرم ۱۱۹۴ھ ہے آپ نے اپنی حیات میں پانچ ہزار قرآن مجید ختم فرمائے۔ تفسیر احمدی مقامات مظہری انوار العارفین۔

۳۱ - الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبد اللہ المعروف غلام علیشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے والد کا نام سید شاہ عبداللطیف تھا آپ کا نسب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے آپ کی پیدائش کی بشارت آپ کے والد کو ملی تھی سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے علی نام رکھنے ارشاد کیا اور حضرت سرور کائنات نے عبداللہ اس لئے آپکا پورا نام شاہ عبداللہ بہ غلام علیشاہ رکھے۔ بعد انتقال اپنے پیر کے مسند خلافت پر تشریف فرما ہوئے اور مقامات مجدیہ کی تعلیم و تربیت مخلوق کو دئے کوئی اقلیم ایسی نہیں رہی جہاں آپ کے خلفار نہ پہنچیں ہوں ہزاروں علمار وصلحا و مشائخین وقت حلقہ ارادت میں ممالک اسلامیہ کے داخل ہوئے آپ محدث مفسر حافظ مجتہد العصر تھے آپ سند حدیث دو واسطہ سے حضرت حاجی محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ سے جو استاد اور ہم صحبت حضرت مرزا مظہر جان جانان شہید رح سے فرماتے تھے آپ کے دن اور رات کے مقررہ اوقات تھے۔ آپ دن رات مصلے پر تشریف فرما رہتے تھے اور جو کچھ نذر آتا تھا وہ مصلے کے نیچے رکھدیا کرتے تھے اور اہل حاجت پر تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ جب تک وہ تقسیم نہ ہو جاتا آپ مطمئن نہ ہوتے اور مصلے کے نیچے سے نکال کر محتاجوں سائلوں کو مرحمت فرماتے۔ اکثر ایسا ہوتا جتنا نذرانہ آتا تھا اس سے وہ گونہ زیادہ اہل حاجت لے جاتے۔ درس حدیث کے وقت آپ مودب اور بالکل متوجہ رہتے آپ حنفی المذہب تھے۔ اور اپنے مریدوں اور اصحاب صحبت او معتقدین اور عام لوگوں کو اتباع سنت کی سخت تاکید فرماتے آپ خلاف سنت کام کرنے والوں سے نہیں ملتے تھے اور نہ ایسوں کی بیعت لیتے تھے آپ کے نسبت علمار کہتے تھے کہ آپ اپنے وقت کے مجدد ہیں۔ (منجملہ اور خلفار کے حضرت پیر و مرشد قوت ایمان ہادی اصحاب ایقان سیدنا و مولنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ مجددی قدس سرہٗ العزیز حیدرآباد دکن میں تشریف فرما ہوکر ہزاروں اصحاب کو اپنے سلسلہ کے فیوضات سے مشرف فرمائے آپکے حالات مفصل اس شجرہ کے ختم پر لکھے جائیں گے اس ناچیز غلام کے خاندان کے اکثر مرد اور عورتیں شرف غلامی سے حضرت کے ممتاز ہیں) حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رح فرماتے تھے۔ کہ میرے پیر کو ادائی نماز تہجد میں ایک مرتبہ سستی اور کاہلی پائی گئی جس کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ آپ رات ٹھنڈا پانی سیری کے ساتھ استعمال فرمائے تھے اس لئے آپ تین سال تک مطلق پانی کا پینا ترک فرمادئے۔ حضرت مرزا جان جانان شہید رح

آپ کے نسبت ارشاد فرماتے تھے کہ اس جوان کے قلب میں اتنی وسعت وفیض ہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک فیض ان کا جاری ہوگا۔ آپ کی ولادت ۱۱۵۸ھ ہجری ہے اور اس لحاظ سے آپ کی عمر ۸۰ سال کی تھی۔ آپ کا وصال ۲۲ ماہ صفر ۱۲۴۰ھ ہجری ہے اور اپنی خانقاہ واقع دہلی میں دفن ہوئے فقط مقامات مظہریہ۔ جواہر علویہ جلوہ سکین۔ انوار العارفین۔

۳۲۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ حضرت صفی القدر حضرت عزیز القدر بن حضرت محمد عیسٰی بن حضرت سیف الدین رح بن حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رح بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں آپ اپنی صغر سنی میں کسی عزیز کی میت میں لکھنؤ تشریف لے گئے تھے وہاں مسجد کے آنے جانے کے راستہ میں ایک برہنہ فقیر رہتا تھا وہ آپ کی آمد و رفت کے وقت ستر عورت ڈھانک لیا کرتا تھا کسی کی دریافت پر فقیر نے کہا کہ یہ صاحب بڑا منصب اور قرب الٰہی حاصل کریں گے آپ دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ فرما کر علوم عقلیہ و نقلیہ حاصل کئے اور سند حدیث حضرت سراج احمد بن حضرت محمد مرشد جن کو حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سند تھی حاصل کی من بعد اپنے والد بزرگوار سے جو طریقہ آبائی پر مستقیم تھے اور ترک دنیا و انقطاع غالب رکھتے تھے اور صاحب کرامات و حالات تھے جن کے فیض صحبت میں مولوی محمد اسمٰعیل شہید فیض پانے حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ نے پہلے یعنی حضرت شاہ ابو سعید صاحب نے حضرت شاہ درگاہی صاحب نقشبند مجددی سے بیعت کی حضرت شاہ درگاہی صاحب قبلہ دو واسطے سے حضرت خواجہ محمد زبیر رح فرزند اکبر حضرت ابو العلیٰ حضرت حجۃ اللہ محمد بن حضرت خواجہ محمد معصوم ابن امام ربانی مجدد الف ثانی رح کے خلیفہ تھے۔ شاہ درگاہی صاحب استغراق زیادہ رکھتے تھے۔ ایک وقت میں سو اشخاص پر توجہ فرماتے تھے۔ اور سب کے سب بیہوش ہو جاتے۔ ایک بار شوق الٰہی میں بحالت نماز آپ کے جسم کو حرکت ہوئی ساتھ ہی امام کو وجد ہوا پھر پوری جماعت کو بعد تمام محلہ والوں کو وجد ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد یعنی شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاہ ابو سعید صاحب خانقاہ مجددیہ دہلی میں تشریف

فرما ہو کر حضرت غلام علیشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مشرف بہ بعیت ہوئے اور تمام مقامات عالیہ اور درجات نقشبندیہ کو طے فرمایا بعد وفات اپنے مرشد کے خانقاہ مجدیہ میں سجادہ نشین ہوئے اور دس سال کے بعد آپ حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً سعادت حج بیت اللہ و زیارت کے لئے حاضر ہوئے حج کے بعد ہی ماہ محرم میں آپ علیل ہو کر اپنے وطن کے جانب رجوع فرمایا اور شہر ٹونک میں پہنچکر آپ زیادہ علیل ہو گئے بالآخر بروز شنبہ (جو عید الفطر کا دن تھا) بعد نماز ظہر ۱۲۵۰ھ ہجری اس عالم فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائے۔ آپ کے فرزند ارجمند حضرت شاہ عبد الغنی صاحب نے آپ کی نعش کو صندوق میں رکھا اور عارضی طور پر دفن کیا اور چالیس دن بعد دہلی میں لاکر حضرت غلام علی شاہ صاحب رح کی خانقاہ میں دفن کیا۔ آپ کے حالات میں کئی کتب لکھے گئے ہیں۔ ضمیمہ مقامات مظہری۔ مناقب احمدیہ۔

۳۲۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ حضرت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ہیں آپ نے ۲ سال تک حضرت غلام علی شاہ صاحب رح کے فیض صحبت سے فائدہ اٹھائے بعد وصال شاہ صاحب قبلہ اپنے آپ کو والد بزرگوار کی طرف رجوع آئے آپ عالم حافظ محدث فقیہہ مقلد حنفی المذہب تھے آپ کے والد نے آپ کو بجال محبت مبارکباد فرمایا کہ تمہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلعت قطبیت ارشاد و منصب قیومیت سے سرفراز فرمایا ہے آپ اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد راہ سلوک کے مصلے کے امام ہوئے آپ سے ہزاروں اصحاب نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق فیض حاصل کیا آپ ۱۲۷۴ھ ہجری میں بغرض ہجرت حرمین الشریفین کے جانب روانہ ہوئے راستہ میں حاجی دوست محمد صاحب قندھاری جو آپ کے خلیفہ تھے بمقام ڈیرہ اسمٰعیل خاں خانقاہ موسیٰ زی پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے حاجی دوست محمد صاحب کو بغرض قیام خانقاہ مجددیہ بمقام دہلی اپنا قائم مقام فرما کر ارشاد فرمایا یا اپنے کسی خلیفہ کو بھجوانے اجازت مرحمت فرمائی۔ اور خود حرمین الشریفین کی جانب کوچ فرمائے۔ آپ کے حاضر ہونے پر ساکنین مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ آپ کے طرف رجوع لائے اور ہزاروں

کی تعداد میں شرف بہ بیعت وصحبت ہوئے آپ کے زمانۂ قیام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
موئے مبارک باسناد تمام ملا تھا جس کے نسبت آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے آنکھ
میں غسل میت کے بعد رکھدینا خداوند کریم اس کی برکت اور فیض سے مجھ پر رحم فرمائیگا
بعد میں حسب الارشاد عمل ہوا آپ کے وصایا میں چند یہ ہیں تقوے کے ساتھ رہو اور
معصیت سے دور رہو اللہ تعالیٰ ہم پر رحم نہ فرمائے اور پردہ پوشی فرمائے تو ہلاکت
ہی ہلاکت ہے پس ڈرو اور اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے لازم گردانو اور بدعات
اور محدثات سے بچتے رہو آپ کا وصال دوم ربیع الاول ۱۲۷۷ھ ہجری ہوا اور آپ کو
قبہ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے جوار میں دفن کیا گیا منجملہ اور خلفاء کے ایک
صاحب حضرت شاہ سعد اللہ خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہجہاں پوری حیدرآباد دکن
تشریف لاکر ایرانی گلی کی مسجد میں فروکش ہوئے اور سیکڑوں اشخاص آپ کی بیعت سے
مشرف ہوئے آپ عالم اور حنفی المذہب متبع سنت تھے آپ کا مدفن مسجد قاضی پورہ
میں ہے۔ سرکار کے جانب سے آپ کی فاتحہ سالانہ ہوتی ہے آپ کے نبیرہ اس وقت
حافظ قرآن مولوی شریف اللہ صاحب سجادہ نشین موجود ہیں آپ کے چار فرزند تھے
مولوی خلیل اللہ شاہ صاحب مرحوم اور محمد مشیت اللہ صاحب مرحوم اور مولوی ابوالقاسم صاحب مرحوم جن کے مزارات
قصبہ ابراہیم پٹن میں ہے چوتھے صاحب مولوی محمد ابوالحسن صاحب بقید حیات ہیں۔
اور دوسرے بزرگ حضرت منشی رضا علیصاحب جو خط نستعلیق کے بے نظیر استاد تھے
حضرت شاہ احمد سعید صاحب رح سے اجازت حاصل فرماکر بھوپال میں مقیم تھے ان کے
خلیفہ حضرت مولوی ضیاء الدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی بھوپال سے کبھی کبھی حیدرآباد
دکن تشریف لاکر اپنے فیوضات سے طالبان حق کو مشرف فرمایا کرتے ہیں آپ کے اکثر خلفاء یہاں موجود ہیں۔

۳۴ الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ قوم افغان یوسف زئی سے ہیں آپ علوم ظاہری میں فاضل اجل تھے
آپ جب زمانہ طالب علمی کو ختم فرماچکے تو ایک رات آپ کے سینہ میں درد ہوا اور
تیرہ روز تک آپ بے ہوش رہے لوگوں سے معلوم ہوا کہ زمانہ بیہوشی میں ذکر اللہ
ہو و سبحان اللہ بجہر و بہ اخفا آپ فرماتے رہے پس آپ پیر کی تلاش میں پشاور کسی صاحب کے

یہاں آئے آپ اپنا وہ ذوق وشوق کم پاکر یہاں سے بغداد گئے وہاں بھی آپ کو کامیابی نہ ہوی تب آپ نے کردستان شہر سلیمانیہ میں حضرت شیخ عبداللہ ہراتی رح کے یہاں حاضر ہوکر تین ماہ حلقہ میں حاضر رہے آپ نے تسکین نہ پایا تو حضرت عبداللہ ہراتی رح کے ارشاد پر روم بغداد و بصرہ شہر بشہر قریہ بہ قریہ خدمات بزرگان کے پھرتے پھرتے بارادہ مصمم دہلی کا قصد فرماکر روانہ ہوئے جب بمبئی آئے تو حضرت شاہ ابوسعید صاحب رح کے حضوری میں حاضر ہوئے جب کہ آپ بغرض سعادت حج بیت اللہ شریف جارہے تھے بہ تعمیل ارشاد ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبلہ شاہ احمد سعید صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی اور حضوری کی صحبت میں رہ کر سلوک و تمام علوم باطنی و مقامات عالیہ نقشبندیہ کے حاصل کئے اور مجاز مطلق یعنی صاحب اجازت ہوکر خانقاہ موسیٰ زی کو تشریف لائے اپ کے یہاں اطراف واکناف سے ہزاروں اشخاص بغرض بیعت حاضر ہوکر فیوضات ربانی وانوار الہٰی سے مالامال ہوئے جب ۱۲۷۴ھ میں حضرت قبلہ شاہ احمد سعید صاحب رح دہلی سے بغرض ہجرت سفر حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما خانقاہ موسیٰ زی پر تشریف فرما ہوئے اور حاجی صاحب رح کو خانقاہ مجددیہ دہلی اور مکانات و تسبیح خانہ وکتب خانہ کی نگہداشت عطا فرماکر ارشاد فرمائے کہ خود جاکر رہو یا اپنے کسی خلیفہ کو بھیجدو بہ تعمیل حکم آپ نے مولوی رحیم بخش صاحب کو جو آپ کے خلیفہ تھے بھیجدیا اور آپ خانقاہ موسیٰ زی میں مقیم رہے جہاں خراسان بخارا سمرقند کاشغر اور دوسرے شہروں کے اصحاب حاضر ہوکر فیض پاتے رہے آپ ۱۲۴۹ھ میں بیعت سے شرف ہوے اور تھوڑے ہی عرصہ میں بعد عطا خلعت سے سرفراز ہوکر دہلی میں اپنے شیخ کے حضوری میں حاضر رہے اور پھر بہ تعمیل حکم ڈیرہ اسمعیل خاں ۱۲۶۲ھ میں تشریف لاکر خانقاہ موسیٰ زی کی بنیاد قائم کی آپ کے دہلی سے واپس آنے کے بارہ سال بعد آپ کے شیخ حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ رح ڈیرہ اسمعیل خان تشریف لائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۸۴ھ ہجری میں ۲۲ شوال کو ہوا۔ آپ کے ایک مرید حضرت حکیم محمد مصباح الدینصاحب دہلوی جو حیدرآباد میں تھے ان کا حال ختم شجرہ حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے تبلادیاگیاہے.

۳۵- الٰہی بحرمت حضرت حاجی محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ خانقاہ موسیٰ زئی سے دس میل کے فاصلہ پر موضع لونی واقع ہے اس کے رہنے والے اور موضع چوڑھوان جو خانقاہ سے چھ میل پر ہے وہاں تعلیم اپنے ماموں مولوی معز الدین صاحب قبلہ خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور انہیں کی ہدایت پر حاجی صاحب قبلہ کے ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوکر اٹھارہ سال چار ماہ حضرت حاجی صاحب قبلہ کے فیض صحبت سے برکات وفیوضات حاصل فرماتے رہے حضرت حاجی صاحب قبلہ نے اپنے مریدین میں آپ ہی کا انتخاب فرماکر اپنا خلیفہ مجاز مطلق ونائب وجانشین مقرر فرمایا آپ صاحب کشف وکرامات وتصرفات تھے۔ آپ کے نسبت عام خیال تھا کہ آپ اپنے وقت کے قطب غوث قیوم ہیں۔ آپ سے صدہا اشخاص کو فیض مجددیہ بقدر استعداد ملا آپ ۲۲ شعبان ۱۳۱۴ھ کو دار فانی سے رحلت فرمائے۔

۳۶- الٰہی بحرمت حضرت مولانا سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ ملا شاہ محمد صاحب اخوند چوڑھوانی اور دوسرے استاذہ سے سولہ سال کی عمر میں حفظ قرآن اور کتب درسیہ پر عبور فرماکر فضیلت دستار بندی حاصل کئے اور اپنے پدر بزرگوار حضرت حاجی مولانا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت مجددیہ حاصل فرماکر حسب الحکم مریدوں کو مراقبہ اور توجہ دینے پر مامور تھے آپ ۱۳۱۴ھ میں جانشین ہوکر خانقاہ موسیٰ زئی میں سیکڑوں ارادتمندوں کو فیوضات باطنی اور انوار الہیہ سے مالامال فرمائے آپ کے تصرفات اور کرامات از حد ہیں ہر وقت آپ کے یہاں خانقاہ میں ممالک غیر کے ارادتمندوں کا ہجوم رہتا تھا۔ آپ اپنے وقت کے قیوم تھے۔ آپ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ ہجری روز جمعہ اس عالم فانی سے دار البقا کی طرف رحلت فرمائے آپ کے خلفا میں اس وقت دو ہستیاں ہیں (ایک حضرت مولٰنا حسین علی صاحب قبلہ در قصبہ وان بھچران ضلع میانوالی اور دوسرے بزرگ حضرت مولٰنا احمد خانصاحب قبلہ ضلع میانوالی کندیان ریلوے

جنگش) آپ کے فرزند ارجمند حضرت مخدومنا مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قبلہ مدظلہ العالی سجادہ و جانشین خانقاہ موسیٰ زی ہیں جو اپنے سعادت مند مریدوں کو اپنے فیوضات باطنی اور نسبت مجددیہ سے فیض پہنچا رہے ہیں آپ بتاریخ ۲۴ صفر ۱۳۵۵ ہجری روز شنبہ حیدر آباد دکن۔ تشریف لاکر بوئین پلی پنشن لین میں حضرت مخدومنا مولانا مقبول بارگاہ صمدپیر عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں (جو اس وقت وہاں تھے) چھ یوم تک مہمان رہ کر خانقاہ موسیٰ زی کو مراجعت فرما ہوئے زمانہ قیام میں اس ناچیز غلام کو اجازت کاملہ مرحمت فرماکر عزت افزائی کی اور حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور مریدین کو فیوضات سے مشرف فرماتے رہے۔ آپ کے کرامات و تفصیلی حالات مولوی حکیم وکیل احمد صاحب بہوپالی نے اپنی کتاب میں تبلایا ہے جو عنقریب شایقین کو فیض پہنچائے گی۔

۳۷۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا مرشدنا و ہادینا مقبول بارگاہ صمد پیر عبدالاحد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ عالم فقیہ حنفی المذہب متوکل موضع کھیڑی شموذی کے رہنے والے ہیں۔ جو خانقاہ موسیٰ زی سے سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے آپکے والد صاحب فتوی عالم ہی نہ تھے بلکہ صاحب کرامات و تصرفات تھے۔ آپ کا کلام شریعت و طریقت میں حجت و برہان تھا۔ آپ کی نعش جوندی کے کنارے مدفون تھی وہ ۲۵ سال بعد دوسرے مقام پر جب منتقل کی گئی تو اسی طرح تھی وہاں کی مٹی معطر ہوگئی تھی جس کو مخلوق کھود کھود کرلے گئی۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام مولانا عبدالکریم صاحب نقشبندی اخوند تھا۔ آپ کے ایک اور فرزند فضل حق فارغ التحصیل عالم تھے جو اپنے وطن کے طلبار کو علم و حدیث و تفسیر پڑھایا کرتے تھے عرصہ تک مرض دق میں مبتلا رہ کر انتقال فرمائے۔ یعنی آپ تقریبًا ۳۰ سال سے بہ اجازت اپنے شیخ کے حیدر آباد دکن اور اضلاع مدارس میں تشریف لایا کرتے تھے آپ کا قیام اسٹیشن سکندر آباد میدان مسجد سکندر آباد محلہ کارخانہ بوئین پلی وغیرہ وغیرہ مقامات میں اپنے کسی مرید کے یہاں رہتا آپ پانچ چھ یوم سے زائد کسی جارے قیام نہ فرماتے آپ اندرون بلدہ محلہ منغلپورہ

مولانا عبدالاحد صاحب رح

پیر دستگیر عبدالاحد صاحب قبلہ

مسجد علاء الدین خان میں تشریف فرما رہتے اور تعلقہ کھمم بجواڑہ ضلع کرشنا کے اکثر مقامات پر مثلاً پامرو وغیرہ پر اور مدراس کے اکثر اضلاع میں آپ کے مرید بکثرت ہیں ان مقامات پر آپ جایا کرتے اور بورنچہ جاگیر علاقہ سرکار نظام جو تعلقہ مدرہ ضلع ورنگل کے تحت حضرت سید علی شاہ صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد کے قبضہ میں بجواڑہ کے قریب ہے وہاں اپنے مریدین اور معتقدین کے اصرار پر ایک باغ بھی لگایا ہے (اور کچھ زمین بھی تھی جس کو بہاء الحق صاحب نے اپنے والد کے انتقال کے بعد بیع کر دیا) وہاں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور بارہا حضرت صاحب قبلہ رح فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں ایک جا قیام کی اجازت نہیں ہے آپ صاحب کشف کرامات اور مقبول اللفظ تھے آپ کے پورے حالات اور سوانح کے لئے مستقل کتاب درکار ہے آپ کے کچھ حالات اور کرامات و واقعات مولوی سید رفیع الدین صاحب قادری نقشبندی مجددی نے جو آپ کے مرید خاص اور خلیفہ ہیں قلمبند فرمایا ہے طبع ہو جائے تو مریدین کے لئے نعمت ہے۔ آپ کے فیوضات باطنی سے ہزاروں طالباں مولانا نے فائدہ اٹھایا آپ کی شیریں کلامی اور ہر ایک کے ساتھ مساویانہ برتاؤ نے مخلوق کے دلوں میں گھر کر لیا تھا۔ آپ مسائل علمیہ فقہیہ یا مسائل تصوف جب بیان فرماتے تو آپکی قادر الکلامی اور معلومات عامہ سے پتہ چلتا تھا کہ یہ ہمارے لئے مجدد وقت ہیں۔

آپ اکثر معتقدین اور مریدین سے فرمایا کرتے تھے جو پابندی احکام شرع شریف کی نہیں کرتے اور طالب حال ہونا چاہتے ہیں دھوکے میں ہیں بلا تعمیل احکام شریعت فرائض و سنت وغیرہ کے کوئی پورے کمال کا مستحق نہیں ہو سکتا آپ اپنی ذات کے متعلق بارہا ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا کوئی قول و فعل خلاف احکام شریعت ہو تو اس کا ہرگز اعتبار نہ کرنا بلکہ مجھے اس سے روک دینا اس لئے کہ میں بھی ایک بندہ ہوں۔ میرے آقا نے حضرت مولوی فتح اللہ صاحب پامری اور حضرت سید جعفر صاحب قادری مرحوم بورنچہ والے اور سید رفیع الدین صاحب قادری بورنچہ والے اور حضرت شمس الدین صاحب انسپکٹر آبکاری علاقہ سرکار انگریزی ضلع گوداوری

اور حضرت عبدالصمد صاحب پنچندول والے

اور حضرت حاجی محمد عظیم خان صاحب سکندرآبادی سپروائزر ریلوے۔ اور حضرت سید محمود صاحب سکندرآبادی اور حضرت محمد علی صاحب اہلکار ریلوے سکندرآبادی کو

کو منصب خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اور مجھ عاجز ناچیز غلام کو اپنی الوالعزمی سے نسبت مجددیہ مقامات عشرہ وغیرہ کی اجازت سے بتاریخ ۲۲ رمضان ۱۳۵۲ھ جلسہ عام میں سرفراز فرمایا۔ من آنم کہ من دانم ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ تمامی حضرات نقشبندیہ مجددیہ کا غلام ہوں اور امیدوار شفاعت آپ کے دو صاجزادے ہیں۔ بڑے حضرت بہار الحق صاحب قبلہ جو اس وقت علاقہ مدراس میں بیعت لے رہے ہیں اور دوسرے عالم فاضل علامہ حضرت نور الحق صاحب قبلہ جو فارغ التحصیل ہیں طلبار کو علم حدیث تفسیر فقہ اور درس پڑھاتے ہیں اپنے وطن میں دونوں اس دربار کے دو نہریں ہیں جو حاجتمندوں کو سیراب کرتے ہیں حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ عرصہ کی علالت کے بعد ۶ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ ہجری روز پنجشنبہ دار فانی سے دار البقا کی جانب رحلت فرمائے اور اپنے پدر بزرگوار کے قریب اپنے خاندانی گورستان میں سپرد لحد کئے گئے۔ حضرات مندرجہ صدر کے علاوہ اور کون کون اور کہاں کہاں آپ کے خلفا ہیں جس کا علم کاتب الحروف کو نہیں آپ کا خاندان اپنے وطن میں شیر کے نام سے مشہور ہے اور آپ کے والد بزرگوار کی ننھیال کا رشتہ حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے بہ ہزار ادب التجا ہے کہ تمامی حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے فیوضات سے ہمیں محروم نہ فرمائے آمین فقط۔

حالات شاہ سعد اللہ صاحب رح

(حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں میرے پیشوا میرے آقا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات عرض کرنے کا وعدہ تھا اس لئے عرض ہے)۔

حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ضمیمہ مقامات مظہری مطبوعہ مطبع مجتبائی کے صفحہ (۲۵) میں لکھتے ہیں کہ شاہ سعد اللہ صاحب حضرت شاہ غلام علیشاہ صاحب رح کے خدمت میں پہنچکر سلوک اور توجہات سے فیض یاب ہو کر اور اجازت و خلافت کی سرفرازی حاصل کر کے حرمین الشریفین حاضر ہوئے اور وہاں سے حیدرآباد دکن آئے چھوٹے بڑے اس ملک کے اخلاص کے ساتھ پیش آئے ویڑھ سو اشخاص ممالک غیر کے آپ کے خانقاہ میں وظیفہ خوار رہتے تھے۔ یہ اپنے حضرت کا عرس بڑے خلوص اور تکلف سے کرتے تھے آپ اہل دنیا سے انقطاع رکھتے تھے اور سخاوت کرتے تھے اور تقریباً یہی عبارت کتاب مشائخ نقشبندیہ کے صفحہ ۲۵۶ میں لکھا ہے۔

اور تاریخ گلزار آصفیہ (مصنفہ حکیم خواجہ غلام حسین خانصاحب المخاطب خان زماں) میں مندرج ہے کہ حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مغتنمات روزگار خاصان درگاہ پروردگار سے ہیں جو خلیفہ خاص حضرت غلام علی شاہ صاحب رح خلیفہ و جانشین حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رح سے ہیں دہلی سے بعد حصول سعادت حج و زیارت حیدرآباد دکن ۱۲۴۵ھ ہجری میں آکر دو سال تک مسجد الماس واقع علی آباد (بلدہ) مقیم رہے اور پھر محلہ مغلپورہ میں دو سال ۱۲۴۷ھ ہجری سے باغ محمد جیون خاں قلعدار گولکنڈہ میں فروکش رہے اور پھر محلہ اردو میں قیام فرمایا (جہاں آپ نے مسجد اور خانقاہ اور مکان بنوایا یہ خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس طریقہ کی یہ مخصوص خانقاہ ہے) اور مریدین و معتقدین کو خاندان قادریہ نقشبندیہ مجددیہ میں ذکر اشغال کی تعلیم اور توجہات سے ممتاز فرمایا آپ متوکل تھے۔ ایک مرتبہ راجہ چندولال مدار المہام وقت اور امراء دربار شاہی نے چاہا کہ نقد روپیہ ماہوار و جاگیر مصارف خانقاہ کے لئے آپ قبول فرمائیں تاکہ ہمیں سعادت دارین حاصل ہو حضرت صاحب قبلہ نے قبول نہ فرمایا آخر الامر نواب شمس الامراء امیر کبیر خود حاضر ہو کر بہ ہزار اعتقاد مبلغ پانصد روپیہ نذر پیش کر کے قبول کرائے حضرت صاحب قبلہ بعد قبول اسی وقت وہ روپیہ مستحقین پر صرف فرمادئیے باوصف اس حالت کے آپ کی خانقاہ میں کم از کم وقتیہ سو ڈیڑھ سو آدمی ولایت بخارا و خراسان وغیرہ کے کھانا کھاتے تھے۔ اگر احیاناً کسی وجہ سے ان اشخاص کے کھانے کا انتظام نہ ہوتا تو آپ اپنے کھانے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے آپ دو وقت توجہ دیا کرتے تھے صبح اور بعد عصر۔ آپ کے یہاں بدعت اور منہیات کو بالکل دخل نہ تھا آپ کے یہاں ملک کے علماء و مشائخین استفادہ کے لئے تشریف لاتے تھے والی ملک آپ کی ملاقات کے متمنی رہے آپ خانقاہ سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ اس لئے ملاقات کی نوبت نہیں آئی۔ آپ اتباع سنت کا ہمیشہ کمال لحاظ رکھتے کلمات حرکات سکنات نماز اور دوسرے عبادات میں سرمو خلاف سنت عمل نہ فرماتے ہزاروں اشخاص آپ سے فیض پاکر ممتاز ہوئے حضرت کے خلفاء بکثرت تھے آپ کا وصال ۲۸ رجمادی الاول ۱۲۷۱ھ ہجری میں ہوا اور آپ ۲۵ سال حیدرآباد میں رہے اور مسجد کے احاطہ میں سپرد لحد کئے گئے جہاں اس وقت گنبد نواب افضل الدولہ والی ملک کا بنایا ہوا ناتمام موجود ہے اندرون گنبد چار قبور موجود ہیں۔

جانب غرب پہلی قبر حضرت میر اشرف علیصاحب قبلہ رح کی دوسرے حضرت
شاہ سعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تیسری حضرت محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چوتھی حضرت
محمد عثمان صاحب رح کی بیوی کی یہ بڑی عابدہ اور صالحہ بی بی تھیں حضرت کے تمام خلفا میں حضرت محمد عثمان صاحب
صاحب رح کے بعد خانقاہ میں مسند نشین ہوئے اور ۱۲۷۰ھ میں انتقال فرمائے آپکے بعد آپکے
داماد حضرت مولوی میر اشرف علی صاحب قبلہ جو حضرت مولوی میر سلطان علیصاحب
قبلہ کے صاحبزادے اور نواب رفیع الدولہ مرحوم کے پھوپی کے بطن سے تھے
مسند نشین ہوئے آپ کا علم وفضل آپ کی نسبت مجددیہ آپ کا عمل سنت مصطفویہ
آپ کا زہد و تقویٰ اس درجہ تھا کہ آپ کے عہد کے علما مشائخین و عوام آپ کے گرویدہ
تھے اور آپ فن سپہ گری میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کا انتقال ۱۲۹۸ھ ہجری میں ہوا
آپ نے اکیس سال خانقاہ کی خدمت کی ہے آپ کے بعد آپ کے برادر عم زاد مولوی
میر دستگیر علیصاحب کے صاحب زادے حضرت میر عابد علیصاحب قبلہ قائم مقام
ہوئے جن کے اس وقت تین فرزند ہیں حضرت الحاج مولوی میر محمد علی صاحب قبلہ۔
دوسرے حضرت مولوی میر محمود علیصاحب قبلہ اور تیسرے حضرت مولوی میر دستگیر علی
صاحب قبلہ حضرت میر عابد علیصاحب قبلہ نور اللہ مرقدہٗ بعض اسباب و نزاعات
سے اپنے آپ کو خانقاہ اور گنبد کے خدمات سے علحدگی اختیار فرمائے اور محلہ
مغلپورہ مسجد میر یاد شاہ میں جو خانقاہ اپنے دادا صاحب مرحوم کی تھی فروکش ہوکر بقیہ
عمر اپنے فیوضات سے خدا موں کی تعلیم فرماتے رہے۔ آپ کے بعد خانقاہ اور مسجد اور
گنبد۔ حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے خدمات اور حضرت شاہ صاحب
قبلہ کا عرس وغیرہ مولوی محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت
محمد خضر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے رہے آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت
مولوی محمد عمر صاحب قبلہ نے انجام دیا آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت
مولوی محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی قائمقام و خدمت گذار ہیں۔ آپ کے
حالات میں احوال العارفین ملاحظہ ہو۔ حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ
کے خلفا میں منجملہ اور حضرات کرام کے غلام کے پیرو رہبر پیشوا مقتدا حضرت مسکین شاہ
صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ جن کا اسم گرامی حضرت محمد نعیم صاحب قبلہ اور آپ کے بڑے

بھائی حضرت محمد سعید صاحب ابن محمد حفیظ صاحب جن کو حکومت کے جانب سے مسجد الماس واقع اندرون دروازہ علی آباد کی تولیت ۱۲۴۳ھ ہجری میں عطا ہوئی۔ مسجد الماس کی بنا ۱۰۲۰ھ ہجری ہے۔ مسجد تیار ہونیکے بعد الماس نے اسکی تولیت اپنے پیر سید شاہ ہاشم حسینی قدس سرہٗ العزیز کے خدمت میں پیش کردی دوسو اٹھارہ سال کے بعد حکومت نے اس کی تولیت بوجہ عدم قابلیت اس خاندان سے دوسرے خاندان میں منتقل فرمادی۔ محمد سعید صاحب کے انتقال کے بعد تولیت نامہ حضرت محمد نعیم صاحب قبلہ ۱۲۶۴ھ میں حکومت سے ملا جہاں اس وقت حضرت کا مزار پر انوار ہے۔ حضرت قبلہ محمد نعیم صاحب عرف مسکین شاہ صاحب قبلہ قدیم الایام سے محلہ شکر گنج کے رہنے والے تھے۔ فساد سنی و شیعہ کے بعد ۱۲۹۸ھ ہجری میں محلہ کولسہ واڑی قریب گنبد حضرت قبلہ تشریف فرما ہوئے آپ کی عمر شریف کے متعلق بہ تواتر یہ علم ہوا کہ آپ بوقت انتقال ایک سو چودہ سال کی عمر شریف رکھتے تھے یعنی بارسو ہجری میں تولد ہوئے اور ۱۳۱۴ھ میں وفات پائے۔ یہ بھی مسموع ہوا کہ آخر ۱۲۳۸ھ ہجری میں جبکہ طبقہ مہدویہ کے بعض اشخاص نے حضرت مولوی مولنا عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کیا اس وقت آپ جوان تھے۔ آپ اپنے وقت کے قیوم غوث قطب زمانہ تھے آپ کے معتقدین اور مریدین وغیرہ مضافات بلدہ و تعلقات و اضلاع میں بکثرت ہیں آپ کے فیوضات کا شہرہ ملک ہند سے بخارا سمرقند و عرب تک ہے۔ آپ کے فیض یافتہ اور خلفاء کے حالات اور حضرت قبلہ کے حالات اور مکتوبات میں کتب اور تذکرہ موجود ہیں۔ اس عاصی پر معاصی ناچیز غلام کو حضرت قبلہ سے ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری میں شرف غلامی حاصل ہوا حضرت قبلہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ ہجری میں دار فانی سے دار البقاء کے جانب مراجعت فرما ہوئے آپ کی مسند نشینی کے لئے قدرت نے پہلے سے حضرت قبلہ کے منجھلے فرزند جن میں کم عمری ہی سے خداوند تعالیٰ نے جذبات اور تمام نسبت مجددیہ کو پیدا فرمایا تھا اور جو حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے مواجہ میں مراقبات اور توجہات سے اور تمام کمالات اور اسرار سلوک سے مالامال ہو کر باجازت اپنے پدر بزرگوار نور اللہ مرقدہ کے فیض پہنچا رہے تھے مسند نشین ہوئے حضرت کا اسم گرامی غلام محمد عرف خیراتی میاں (ملقب بہ تسکین شاہ صاحب قبلہ تھا۔ آپ کے نسبت حضرت قبلہ مارحمۃ اللہ علیہ نے ضمیمہ لذات مسکین کے صفحہ (۱) پر ارشاد فرمایا ہے جس کا ترجمہ یا خلاصہ

یہ ہو سکتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد و صلوٰۃ جو اصحاب مجھ سے منتسب ہیں اپنے ظاہر کے مطابق احکام شریعت آراستہ و درست رکھیں اور باطن کو ماسوا اللہ سے علیحدہ اور دریا، رضائے محبوب حقیقی میں مستغرق رہیں یہانتک کہ سر مو غفلت نہ کریں اور دعا خاتمہ بالخیر جو حصول سعادت دارین پر منحصر ہے فقیر کو محروم نہ رکھیں فقیر اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا آپ حضرات جانیں اور سمجھیں مقتضائے قول "الولد سر لابیہ" ولدی غلام محمد عرف خیراتی میاں طال اللہ عمرہٗ آئینہ ہیں میرے عکس کے بتلاتے ہیں جو کچھ اسرارات و ارادات و تجلیات و مکاشفات و معانیات و مراقبات و حالات و مقامات و الہامات و اشارات و ارشادات تصدق سے نعلین برداری میرے پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کے مجھ تک پہنچتے تھے وہ منعکس ہے باطن میں برخوردار کے اور وہ امانت دار ہیں جو امر خمیر الٰہی ہوئے کے جیسا کہ فقیر کے پاس ہے اور جاگزیں کیا گیا اور ثابت کیا گیا دلائل عینیہ سے اس پر ان کو میں نے اپنا جانشین گردانا سوائے ان کے دوسرے میں لیاقت اس امر خطیر کی میرے نظر میں نہیں ہے پس فقیر کو زندہ جان کر ان کی اطاعت کریں اور اگر کوئی سہو بشریت سے خطا ہو جائے تو چشم عفو بند کرلیں جو فقیر کی خوشنودی اور فقیر کے پیروں کی خوشنودی کا باعث ہے۔ مؤدبانہ انکے گھر کی طرف متوجہ ہوں کہ وہ صاحب اجازت ہیں اس کو توڑ کر فقیر اور جانشین کو خراب نہ کریں جو خسارت ابدی کا موجب ہے اللّٰھم احفظ من ہٰذہ البلاء فقط۔

حضرت کے بعد آپ تمام کمالات باطنی سے اپنے معتقدین و مرید کو فیض پہنچاتے ہوئے ۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ ہجری میں دار البقار کی جانب راہی اور اپنے پدر و شیخ راہ طریقت کے پائیں ہیں۔ آسودہ ہوئے آپ کے وصال کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت غلام مرتضیٰ صاحب المعروف بہ تحسین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی مسند آرا ہیں اللہ تعالیٰ ان کی محبت اور ان کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے منجملہ اور خلفار اور صاحبین اجازت حضرات کے حضرت پیر دستگیر مقدار ما ہادی ما مرشدی و مولائی غلام محمد شاہ صاحب قبلہ المتخلص رکن خلیفہ ہیں آپ صاحب تصانیف اور کشف و کرامات ہیں آپ کے فیوضات باطنی

سے ہزاروں نے فائدہ اٹھایا اور اپنے مریدین اور مخلصین کو توجہ فرمانے کے لئے ہر وقت
تیار رہتے تھے اس کاتب الحروف ناچیز کو بعد حضرت صاحب ۱۳۱۷ھ ہجری میں شرف
غلامی حاصل ہے آپ نے منجملہ اولوالعزم حضرات کے انتقال سے قبل اس ناچیز ناکارہ
کو اجازت سے جلسہ عام میں سرفراز فرمایا۔ آپ کا وصال ۶ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ ہجری کو
ہوا اور آپ محلہ پاملم بیرون فتح دروازہ مسجد الہی کے صحن میں سپرد لحد کئے گئے آپ کے
جانشین آپ کے صاحبزادے حضرت غلام احمد شاہ صاحب مدظلہ العالی ہیں۔

حکیم محمد مصباح الدین خاں صاحب کے حالات

حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری کے حالات میں ان کے مرید حضرت
حکیم محمد مصباح الدین خاں صاحب قبلہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بتلانا لکھا تھا۔
جو عرض ہے۔ حاجی محمد مصباح الدین خان صاحب دہلوی جو خاندان بقائے کے ایک
مشہور اور نامور طبیب تھے وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت حاجی دوست محمد صاحب
قبلہ قندھاری کی بیعت سے مشرف ہوا جب کہ وہ دہلی میں غدر سے قبل رونق بخش تھے اس
وقت میری عمر تقریباً بیس سال کی تھی حضرت حاجی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۲ھ ہجری
میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں خانقاہ موسیٰ زئی تشریف لے جانے کے بعد حضرت خواجہ احمد سعید
صاحب رح کے توجہ میں خانقاہ مظہریہ مجددیہ پر حاضر رہا کرتا تھا حضرت حکیم صاحب نور اللہ
مرقدہ ۱۳۱۶ھ ہجری میں اپنے بڑے بھائی حکیم فصیح الدین صاحب کے انتقال کے بعد
حیدرآباد دکن تشریف لاکر محلہ کبوتر خانہ میں مقیم رہے بعد ازاں محلہ اردو میں۔ آپ
صاحب تقویٰ، فیاض، ذاکر، شاغل، شب بیدار، نازک مزاج اپنے فن کے مشتہد
آپ کے نسخہ جات مفردات کے اجزا ایک تین پانچ سات سے زائد نہ ہوتے۔
آپ کے نسخہ قلیل المقدار کثیر الفوائد ہوتے اسی طرح نسخہ جات مرکبات کو مرکبات میں
مخلوط فرمانا آپ ہی کا کام تھا جن سے حیدرآباد کے ہر طبقہ کے حضرات اعلیٰ متوسط
ادنی اچھی طرح واقف تھے جن کے یہاں راجہ یمین السلطنۃ بہادر کئے مرتبہ بغرض تعا
و شرکت جلسہ میلاد النبی ﷺ میں تشریف فرما ہوئے ہردو میں خاص تعلق تھا اور آپ کے
اسٹیٹ سے حکیم صاحب کی سو روپیہ ماہوار سے خدمت ہوتی تھی بعد انتقال حکیم صاحب
تخفیف کے ساتھ ان کے قائم مقام فرزند حکیم انیس الرحمن کے نام جاری ہے حیدرآباد
کے بعض اعلیٰ خاندانوں میں اور ان کے احباب میں اکثر و بیشتر حضرات آپ کے

ولایت اور تصرفات کے قائل تھے بعض بعض علاجات میں خاص طور پر مانا گیا کہ یہ علاج نہیں بلکہ کرامت ہے آپ دو بجے رات سے بعد نماز تہجد اپنے مریضوں کی صحت کے لئے سربسجدہ جناب باری میں دعا فرماتے پھر نماز فجر تک مصلے پر اپنے ذکر و شغل میں رہتے سالہا سال میں اس کے خلاف کوئی صورت نظر نہیں آئی۔ آپ صدقات بکثرت دیا کرتے تھے اور اکثر مریضوں کی صحت کے لئے اتفاق سے جب کبھی خود بیمار ہو جاتے تو صحت تک روزانہ ایک ذبیحہ ہوتا اور نقد و غلہ وغیرہ بھی دیا جاتا۔ ایک مرتبہ آپ کو بخار میں غشی ہو گئی۔ بعد ہوش کے آپ نے دریافت فرمایا کہ کتنی نمازیں قضا ہوئیں معلوم ہونے پر حساب شرعی سے چار گونہ غلہ اور نقد تقسیم کرایا اور نمازیں قضا شدہ پڑھیں آپ نے مساجد کی تعمیر و ترمیم کے لئے ہزاروں روپیہ طالبین کو دیا آپ ختم میلاد النبی صلعم کا خاص طور پر انتظام فرمایا کرتے تھے اس طرح خصوصیت سے میلاد النبیؐ کا ہونا کم پایا جاتا ہے۔ ہر حاجتمند جو آپ تک پہنچا آپ کی فیاضی سے سیراب ہوتا۔ ایک صاحب حبیب الدین نامی دہلی سے بیعت کرنے کے لئے آپ کے یہاں تشریف لائے اور عرصہ تک خدمت میں مصروف رہے اور موقع پاکر اپنی تمنائے ولی کا اظہار کیا اس کا سننا ہی تھا کہ حکیم صاحب قبلہ بیقرار ہو کر درہم و برہم ہو گئے۔ اور اسی وقت آمد و رفت سے زائد خرچہ دلوا کر واپس کر دیا آپ اپنے اس حال کو کسی پر ظاہر ہونے نہ دیتے یہ بھی مسموع ہوا تھا کہ آپ صاحب اجازت ہیں واللہ اعلم آپ کی عمر کا صحیح اندازہ یہ ہو سکتا ہے کہ جب آپ بیعت سے مشرف ہوئے بیس سال کی عمر تھی اور غدر کے وقت چھتیس ۳۶ سال کی یعنی ۱۲۷۳ھ ہجری میں اس حساب سے انتقال کے وقت ۱۰۴ یا ۱۰۸ سال کے درمیان عمر رکھتے تھے آپ کا انتقال ۲۶ محرم ۱۳۵۵ھ ہجری روز یکشنبہ بعد نماز اشراق ہوا۔ ظہر کو نماز جنازہ ہوئی اور عصر کے قریب اندرون احاطہ گنبد حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پائیں میں جانب جنوب پہلو میں حضرت محمد حسن صاحب قبلہ نقشبندی خلیفہ حضرت صاحبؒ کے جانب غرب دفن ہوئی مرحوم نے کئی سال قبل اس قبر کو اپنے لئے تیار کیا تھا مرحوم نے مسجد اندرون احاطہ متذکرہ کے صحن کی مرمت و فرش سنگ سلوا اور بیرون گنبد چبوترہ متصلہ اور اندرون گنبد فرش سنگ سے بہت سا روپیہ صرف کر کے سعادت حاصل کی آپ کے مفصل حالات کے لئے مستقل

کتاب چاہیئے آپ کے انتقال کے بعد آپ کے مطب میں آپ کے ہمشیرہ زادے صاحب حکیم محمد انیس الرحمن صاحب جو آپ کے قائم مقام ہیں۔ اور جنہوں نے حکیم صاحب سے فن طب کی تعلیم پاکر اور مدرسہ طبیہ دہلی کا کورس ختم فرماکر بعد کامیابی حضرت کے یہاں عرصہ تک نسخہ نویسی کی تقریباً سولہ سال سے مستقل مطب دہلی میں فرمارہے تھے اب حکیم صاحب رح کے مطب میں اپنے دیرینہ تجربہ سے مخلوق کی خدمت فرمارہے ہیں۔ آپ ۱۳۲۷ف سے براحم شاہانہ علاقہ صرفخاص مبارک میں ایکسو روپیہ منصب پارہے ہیں آپ کے فرزند اظہار احمد صاحب نے مدرسہ طبیہ دہلی کے ہونہار اور جید طالب علم رہ کر پورا کورس مع عملیات کے ختم کیا اور سند حاصل کیا اور اپنے پدر بزرگوار کے مطب میں مریضوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ زبان انگریزی اور فارسی کی سند بھی رکھتے ہیں۔

شجرۂ حضرت شاہ احمد سعید صاحب رح کی اولاد کا

حضرت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ پانچ واسطہ سے حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ کی اولاد سے ہیں آپ کے تین صاحبزادے تھے حضرت[۱] شاہ عبد الرشید صاحب رح۔ حضرت[۲] شاہ محمد عمر صاحب رح۔ حضرت[۳] شاہ محمد مظہر صاحب رح۔ حضرت شاہ عبد الرشید صاحب رح کے فرزند حضرت شاہ محمد معصوم صاحب قبلہ رح مہاجر جو ۱۳۱۴ھ ہجری میں حیدر آباد دکن تشریف لاکر چندے قیام فرمایا اور ہزاروں طالبان مولیٰ کو بیعت سے مشرف فرمائے کاتب الحروف کو بھی شرف ملازمت و صحبت حاصل ہے اس وقت آپکے تین صاحبزادے حضرت شاہ ابو شرف صاحب مکہ معظمہ میں ہیں دوسرے شاہ ابو سعید صاحب رامپور میں اور تیسرے شاہ ابو طاہر صاحب رامپور میں اور نواسہ آپ کے شاہ نزیل البنی صاحب ہیں۔ جو ۱۳۵۶ھ ہجری میں حیدر آباد دکن مدینہ طیبہ سے تشریف لائے تھے ذاکر شاغل عالم فاضل ہیں کاتب الحروف کو شرف تعارف سے ممتاز فرمایا۔ حضرت[۲] شاہ محمد عمر صاحب رح کے صاحب زادے حضرت مرشدی و مولائی شاہ ابو الخیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے قیوم مجدد صاحب باطن ہر ایک حالات سے باخبر عالم فاضل محدث فقیہہ متولی خانقاہ مظہر واقع دہلی آپ اکثر خانقاہ شہر کوئٹہ میں تشریف فرمارہتے اور کبھی کبھی دہلی تشریف فرما ہوا کرتے

آپ سے ہزاروں نے فیض باطنی پایا آپ کے تین فرزند ہیں۔ ایک حضرت شاہ بلال صاحب قبلہ جو آپ کی ہر حیثیت سے قائم مقام ہیں۔ دوسرے زید صاحب قبلہ تیسرے شاہ سالم صاحب قبلہ حضرت شاہ محمد مظہر صاحب جن کی خانقاہ مدینہ طیبہ میں مظہریہ کے نام سے مشہور رہے۔ آپ کے تین فرزند حضرت شاہ عیسیٰ مظہر حضرت شاہ عبدالرحمن مظہر حضرت شاہ بہاءالدین مظہر یہ حضرات مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں نقشبندیہ حضرات کے گیارہ کلمات اور اس کا مختصر مفہوم اور وہ الفاظ جن کا مفہوم لغت سے ظاہر کیا گیا۔

ہوش در دم	اپنی سانس پر آگاہ رہے کہ غفلت سے نہ گذرے۔
نظر بر قدم	چلتے وقت نظر قدم پر رہے تاکہ نظر تحیر اور پریشان نہ ہو پریشانی سے دل غافل ہو جاتا ہے۔
سفر در وطن	طبیعت بشری میں سفر کرنا رذیل عادتوں کو چھوڑ کر اچھی خصلتوں کی طرف متوجہ ہونا۔
خلوت در انجمن	بظاہر مخلوق کے ساتھ رہنا اور باطن کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھنا۔
یاد کرد	ذکر میں مشغول رہنا تاکہ ذکر کی برکت سے غفلت دور ہو۔
بازگشت	ذاکر نفی و اثبات کے بعد مناجات کی طرف لوٹے کہ مقصود میرا آپ اور آپکی رضا و محبت
نگاہ داشت	دل کی طرف متوجہ رہنا کہ ما سوا اللہ کے خطرہ سے جمعیت دل حاصل رہے۔
یادداشت	ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی یاد رہے اور آگہی۔ یہ آٹھ کلمات حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں
وقوف زمانی	ہر وقت اپنے حال سے واقف رہنا اور محاسبہ کرنا کہ طاعت میں گذر رہا ہے یا معصیت میں اگر طاعت میں ہے تو شکر پروردگار ادا کرے۔ کہ توفیق رفیق حال ہے اگر معصیت میں ہے تو اس سے رجوع کرے کہ امید مغفرت اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اور استغفار پڑھے
وقوف عددی	ذکر اثبات نفی میں عدد طاق کا لحاظ رکھنا۔
وقوف قلبی	دل کا آگاہ اور حاضر ہونا اللہ تعالیٰ کی جناب میں وقوف قلبی کے نسبت کہا گیا کہ دل کے اندر سے کا تو ایسا نگہبان ہو جا جس طرح پرندے ہوتے ہیں اس لازم سے تجھ میں حالات عجیبہ پیدا ہوں گے۔ یہ تین کلمہ حضرت خواجہ بہاءالدین سے منقول ہیں
ابدال	لقب اولیاء اللہ اور اصطلاحی معنی یہ ایک خدمت کا نام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولیاء اللہ کو عطا ہوتی ہے
بسط	بچھانا پھیلانا فراخی۔ اصطلاحی کھلنا دل کا یعنی اپنے کام میں بخوشی مصروف رہنا۔
ربطہ رابطہ	دونوں الفاظ کے معنی ایک ہیں لگاؤ۔ علاقہ | سر | بھید راز جو چیز پوشیدہ ہو اصطلاحی کیفیت جو بندہ کے قلب سے اندر اندر اثر پیدا کرنے والی ہو۔
سلوک	راہ چلنا نیک روی کرنا اصطلاحی خداوند تعالیٰ کی نزدیکی ڈھونڈھنا۔

غوث	فریاد رس۔ اصطلاحی یہ ایک خدمت کا نام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو عطا ہوتی ہے۔
قطب	سردار قوم فضل و برتر شخص جس پر مدار کار ہو ایسی وہ ولی کا لقب ہے جو کسی ملک کا انتظام عالم معنوی میں خدا کے جانب سے کرتا ہو
قیوم	بڑا نگاہ رکھنے والا بڑا قائم ہونے والا مبالغہ کا صیغہ ہیں یہ خداوند تعالیٰ کا نام ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس عالم میں خلیفہ ہے
قبض	درد اور تنگی شکم اصطلاحی رک جانا یا ہٹ جانا دل کا یا فیضان بند ہو جانا جو دل پر آتا تھا۔
مرابط	باہم ربط رکھنے والا۔ مرابطات وہ چیزیں جو باہم رابطہ پیدا کریں۔
مراقبہ	امید رکھنا گردن نیچے ڈالنا اصطلاحی حضوری دل کی طرف متوجہ رہنا اور فیضان کے آنے کا خیال رکھنا

معمولات

خداوند تعالیٰ اجل جلالہٗ و جل شانہٗ و عم نوالہ کے کلام میں اور اسمار میں وہی اثر ہے جس کو بزرگان سلف نے اپنے تجربہ سے معلوم کر کے ہم تک پہنچایا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے بشرطیکہ عامل اس کام کو حسبتاً للہ کرے یہ اس کا پیشہ نہ ہو اور اس کو اپنی روزی کا ذریعہ نہ بنائے۔ اور ممنوعہ ضروریات کے لئے نکیا جائے اور عامل اکل حلال اور صدق مقال کا لحاظ رکھے اور خلاف شرع کوئی کام نکرے اگر ایسا کوئی عامل نہ ہو تو وہ عامل نہیں ہے بلکہ وہ اپنے لئے اس پیشہ کو اپنی پرورشی کا ذریعہ بنایا ہے اور پیشہ ور ہے اس میں شیطان کو گمراہ کرنے کا اچھا موقع ملتا ہے اجتناب بہتر ہے اور عقائد پر بھی اس کا اثر پڑھتا ہے، رہا فائدہ ہونا یا نہ ہونا وہ موثر حقیقی کے علم میں ہے اس شخص کی دعا موثر ہوتی ہے جس کو ورد ہو جو درد رکھ کر گڑگڑائیگا کامیاب ہوگا۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ۔ ترجمہ وہ ذات جو بیقرار آدمی کی سنتا ہے جب کہ وہ اس کو پکارتا ہے اور وہ اس کی مصیبت کو رد کر دیتا ہے

کشایش ظاہری و باطنی کے لئے مجرب ہے | یَا مُغْنِیُ۔ روزانہ گیارہ سو مرتبہ اور سورہ مزمل چالیس بار اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار ایک چلہ پڑھے فنائے دلی اور ظاہری کے لئے مجرب ہے ساتھ درود شریف کے اول و آخر۔

برائے درد سر و دندان و ریاح | جب کوئی آوے تمہارے پاس دانت کے درد یا ریاح کے درد سے

نالاں یا ریاح ستاتی ہو تو ایک تختی یا لکڑی کا صاف ٹکڑا اس پر پاک ریت باریک ڈالو اور اسے پھیلا کر اس پر ابجد ہوز حطی لکھو اور ایک کیلے سے ابجد کے الف پر زور سے داب کر ایکبار سورہ فاتحہ پڑھو (پڑھنے سے قبل درد والے شخص سے کہے کہ وہ اپنی انگلی سے درد کے مقام کو زور سے دبائے رکھے) سورہ پڑھ کر دریافت کیجئے کہ درد میں آرام ہوگیا یا نہیں اگر ہوگیا تو اچھا نہیں تو اپنا کیلا الف سے اٹھا کر ابجد کے ب پر رکھو اور دو مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دریافت کرو کہ صحت ہوگئی یا نہیں ہوگئی تو بہتر ورنہ اپنا کیلا اٹھا کر ابجد کے (ج) پر رکھو اور سورہ فاتحہ تین مرتبہ پڑھو اور دریافت کرو کہ سکون ہوا کہ نہیں ہو تو خیر نہوا تا اپنا کیلا اٹھا کر ابجد کے (د) پر رکھو اور سورہ فاتحہ چار مرتبہ پڑھو آرام ہو تو بہتر ورنہ اب ہوز کے ہر حرف پر کیلا رکھے اور ایک ایک بار سورہ فاتحہ بڑھاتے جائے انشاء اللہ تعالیٰ عنہ حطی کی یا تک نوبت نہ آئے گی اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرما دے گا۔ مجرب ہے۔

برائے حفاظت چیچک مجرب ہے

نیلا تاگہ کے نو تار لے اور اس پر سورہ رحمٰن پڑھے جب فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچے تو تاگہ میں گرہ دے کر اس پر دم کرے۔ اسی طرح ہر تُكَذِّبٰنِ پر گرہ دیتے جائیں جب پوری صورت ختم ہوجائے تو تاگہ کو لڑکے کے گلے میں باندھ دیں اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے محفوظ رکھے گا یا آرام دے گا۔

اسمار اصحاب کھف برائے امان غرق وآتش زدی وغارتگری و دزدی

اصحاب کہف کے اسمار امان ہیں ڈوبتی جلتی۔ غارت گری۔ چوری سے بچنے اور ہر حالت کے لئے الٰہی بحرمت يَمْلِيْخَا+ مَكْسَلْمِيْنَا كَشْفُوْطَطْ اَذْرَفَطْيُوْنُسْ + كَشَافَطْيُوْنُسْ + تَبْيُوْنُسْ - يُوْنِسْ بُوْسَ وَكَلْبِهِمْ قِطْمِيْرٍ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ۔ ان اسمار کو لکھ کر تعویذ کے طور پر دے یا پڑھنے کو کہے۔ ان اسمار میں اختلاف ہے۔ صاحب تفسیر موضح القرآن لکھتے ہیں۔ یملیخا + مکسلمینا + معرنوش + برنوش + سازنوش + مسلمینا اور ساتواں گنوار کا نام مرطوش + اور کتے کا نام قطمیر = اور سیدنا علی کرم اللہ وجہ ان کے یہ نام فرماتے ہیں یملیخا + مَکْشِلِیْنَا۔ مثلینیا یہ تین شخص بادشاہ کے سیدھے بازو تھے۔ اور مَرْنُوْش بَرْنُوْش سَاذْنوش۔ یہ تینوں بادشاہ کے بائیں بازو اور ساتواں ان کا ایک چرواہا جو راستہ میں ان کے ساتھ ہوگیا تھا اور

ایک کتا جس کا نام قطمیر تھا۔ تفسیر بیضاوی تفسیر حقانی کاتب الحروف کی یہ عرض ہے کہ پڑھنے والا یا لکھنے والا معہ اختلاف اسمار لکھے یا پڑھے یعنی یہ تینوں شکلیں حروف کے لکھنے

بچوں کے حفظ امان میں رہنے کے لئے یہ تعویذ لکھے | یہ تعویذ لکھ کر بچہ کے گلے میں باندھیں اللہ تعالیٰ اس کو ہر وقت یعنی کاٹنے والے موذی جانور سے اور نظر بد سے اور شیطان لعین سے دس لاکھ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کے قلعہ میں محفوظ رکھیگا۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

برائے خوف حاکم | جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اس کو چاہئے کہ یوں کہے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ کٓھٰیٰعٓصٓ ہر حروف پر کہتے وقت اپنے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے بند کرے پانچوں حرف پر پانچ انگلیاں بند کرکے لفظ کُفِیْتُ کہے اسی طرح حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِیْتُ کہے اور کہتے وقت بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے بند کرے پانچوں حروف پر پانچوں انگلیاں بند کرے حُمِیْتُ کہے جب حاکم کے روبرو جاوے تو دونوں ہاتھ کے انگلیاں کھول دیوے۔

گھر سے جن اور شیطان کے دفع ہونے کے لئے | گھر سے شیطان اور جن کے دور ہونے کے لئے اور پتھر وغیرہ کے پھینکنے کو بند کرنے اور اس کے ہر شر سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیگا لوہے کے چار کیلوں پر یعنی میخوں پر پچیس پچیس مرتبہ آیۃ ذیل کو پڑھ کر ہر کیلے پر دم کرے اور مکان کے چاروں کونوں میں ٹھونک دے۔ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا ہ فَمَھِّلِ الْکَافِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا۔ اور یہ بھی دفع جن اور (پارہ ۳۰ سورہ طارق) شیطان کے لئے مجرب ہے اصحاب کہف کے نام لکھ کر مکان کے دیواروں پر لگانا

برائے عقیمہ | عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے اور یہ تعویذ گلے میں باندھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ہ اور یہ بھی کرے چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشَاہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط ظُلُمَاتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرَاھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ہ ہر ایک لونگ پر سات

مرتبہ پڑھ کے دم کرے اور روزانہ سوتے وقت ایک لونگ عورت کھائے اور یہ بعد غسل کے شروع کرے چالیس دن تک برابر کھائے اور ان ایام میں اس کا شوہر اس سے ملتا رہے، اگر درمیان میں فطرتی غسل کی ضرورت ہو تو بعد غسل کے پھر سے چالیس دن کے لئے شروع کرے انشاء اللہ تعالیٰ عنہ دوبارہ کی ضرورت نہ ہوگی اللہ کے فضل سے وہ عورت حاملہ ہو جائے گی۔ شرطاً اور سخت شرط لونگ کے استعمال کے بعد پانی نہ پیا جائے

جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اس کے لئے یہ پڑھے

جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہے اس کے قد کے برابر ایک تاگہ (۷) تار۔ سات تار کسم کے رنگے ہوئے لو اور اس پر نو گرہ لگاؤ اور ہر گرہ پر یہ پڑھو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حمل ساقط نہ ہوگا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ٥ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ ٥ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کا پورا سورہ پڑھ کر ہر گرہ پر دم کرے اور عورت کے ناف پر باندھا جائے۔ اور مدت کے پورے ہونے پر اور درد زہ کے وقت نکال دیا جائے۔

سورہ نحل رکوع ۱۶ پ ۱۴

تعویذ برائے درد زہ

۳۰ پارہ سورہ انشقاق

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ٥ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ٥ اَهِيًا اَشْرَاهِيًا۔ کاغذ پر لکھ کر اور پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کے بائیں ران میں باندھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد فارغ ہو جائے گی۔ تعویذ کے کھولنے میں از حد احتیاط کیا جائے۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے ایک عورت اس کام کے لئے مامور رہے تو بہتر ہے کہ فوراً تعویذ کھول لے۔

تعویذ جس عورت کو ہمیشہ لڑکی پیدا ہوتی ہے لڑکا مرتبہ پیدا ہو جائے گا

اولاد نرینہ

حمل کے تین مہینے گذرنے سے قبل ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے ان آیات کو لکھے اور عورت کے گلے میں باندھے جو پیٹ پر آویزاں رہے اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ٥ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ٥ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ٥ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيسَىٰ آمِنًا صَالِحًا طَوِيلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

۱۳ پارہ سورہ رعد رکوع ۲

۱۶ پارہ سورہ مریم رکوع ۱

اگر معتبر شخص سے معلوم ہو کہ اولاد زندہ نہیں رہتی تو یہ کرو | معتبر شخص سے معلوم ہو کہ اس عورت کی اولاد زندہ نہیں رہتی ہے تو اجوائن اور مرچ سیاہ لے کر دونوں کو ملا دو۔ دوشنبہ کے روز دوپہر کو چالیس مرتبہ بسم اللہ سورہ وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰهَا۔ پڑھے اور ہر مرتبہ سورۃ کے اول و آخر درود شریف پڑھا کرے بعدہٗ اجوائین و مرچ سیاہ پر دم کرے جب اس طرح چالیس مرتبہ دم کر چکے تو اہل غرض کے حوالہ کر دے۔ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ حمل کے دن سے (جب حمل کا علم پختہ ہو) لڑکے کے دودھ چھوڑے تک روزانہ تین دانے اجوائین کے اور ایک دانہ مرچ سیاہ کا استعمال کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ عنہ فضل الٰہی سے مقصد پورا ہو گا۔

بخار والے پر پڑھے | سورۂ مجادلہ ہر روز بعد نماز عصر پڑھ کر مریض پر دم کرنے سے تین روز میں بخار جاتا رہے گا۔ اور یہی سورہ اگر کسی گھر میں باہمی نفاق اور جھگڑا پیدا ہو گیا ہے تو اس کے پڑھنے سے نفاق بغض و کینہ دور ہو جاتا ہے۔ مجرب ہے۔

تعویز بخار سادہ و تپ و لرزہ برائے مسلمان تین پیپل کے پتہ پر لکھکر تین روز تک ایک ایک پتہ بخار والے کو چٹایا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مریض شفا پائیگا۔ کٓهٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ اَلْاِسلام حق الکفر باطل الاسلام نور والکفر ظُلْمَۃٌ غیر مسلم کے لئے صرف یہ لکھدے۔ (الاسلام حق الکفر باطل الاسلام نور وَالکفر ظلمۃ

تعویز برائے بخار سہ روزہ | دو ٹھیکرے کورے مٹی کے برتن کے لے کر اس پر اس طرح لکھے

یفت قیے اللہ شافی	اللہ شافی ذیے یفت

اور تین بار اس دعا کو پڑھکر دم کر دے شاہ شفاءٌ لِکُلِّ بَلَاءٍ دَافِعَ اور بس دونوں ٹھیکریوں کو کسی پاک کپڑے میں علٰحدہ علٰحدہ باندھ کر دونوں بازو پر باندھے دوسرے روز صبح کو دہنے ہاتھ کی ٹھیکری بائیں جانب اور بائیں کی سیدھی جانب اور اسی طرح تیسرے روز صبح بائیں جانب کی سیدھی جانب اور سیدھی کی بائیں جانب باندھی انشاء اللہ تعالیٰ بخار زائل ہو جائیگا مجرب ہے۔

برائے خنازیری یعنی گنڈمالی گردنیں گلتی ہوں جسکو گنٹھ مالا بھی کہتے ہیں | چمڑے کا باریک تسمہ مریض کے برابر طولانی لیا جائے یعنی لانبا لیا جائے۔ اس پر اکتالیس گرہ دیں اور ہر گرہ پر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِنُوْرِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْهَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَهَاءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَ

كَمَالِ اللهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ بعد تیاری مریض کے گلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے فاتحہ دلوا کر شیرنی پر تقسیم کر دیں اور تسمہ باندھیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

برائے دفع مرض مرع یعنی مرگی | تانبے کی تختی لو اور اس پر بروز یکشنبہ یعنی اتوار کے دن اول ساعت تختی پر ایک جانب یہ کھدواؤ یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوائے۔ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ اس تختی کو مریض کے گلے میں باندھو انشاء اللہ تعالیٰ عنہ مرض دفع ہو جائیگا

تعویذ ہر مرض کے لئے مفید ہے | زعفران سے یہ تعویذ لکھکر جس مرض کے لئے دیا جائے گا گلے میں باندھا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

تعویذ برائے تپ لرزہ یعنی جاڑے کا بخار | زعفران سے لکھکر یہ تعویذ مریض کے گلے میں باندھا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مریض شفا پائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ۝ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

تعویذ برائے ترقی زراعت وحفاظت۔ اس تعویذ کو زعفران سے لکھکر مٹی کے کورے برتن میں بند کر کے کھیت کے نیچے دفن کر دیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ یَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ یَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِی الْاَكْمَامِ وَالنَّبَاتِ وَمُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْهَوَامِ وَ الْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَةِ وَالْخَنَازِیْرِ الْمُفْسِدَةِ وَ ارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تعویذ برائے پریشانی خواب یعنی بدخوابی | زعفران سے لکھکر گلے میں باندھا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا یَحْضُرُوْنَ بِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

تعویذ واسطے دفع ہونے گلے کے اس کے یعنی جو گلے پھول جاتے ہیں | جس شخص کا گلا پھول گیا ہو اس کو یہ تعویذ زعفران سے بروز دوشنبہ یا جمعہ لکھ کر وہ گلے میں باندھ لے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لِیَ اللّٰہُ لِیَ اللّٰہُ ھُوَ یُوْکَعُ فِی اللَّوْحِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مرض بواسیر کے لئے یہ تعویذ لکھا جائے | بروز دوشنبہ یا جمعہ زعفران سے لکھ کر کمر میں باندھا جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ یَا رَحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

واسطے دفع زہر کتہ و سانپ دفع ہونے سحر و جمیع آفات و بلیات ارضی و سماوی مجرب ہے۔ | از معمولات مظہریہ۔ سورہ فاتحہ۔ آیۃ الکرسی قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ ہر ہر سورہ مع بسم اللہ اور اول و آخر درود ایک ایک مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کریں تین روز اور پورے جسم پر دم کریں اور سانپ کے کاٹے ہوئے شخص کو نمک پر دم کر کے نمک کھلایا جائے اور پڑھا ہوا نمک پانی میں ملا کر جس جگہ کاٹا ہے وہاں لیپ کیا جائے مجرب ہے اور دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے شخص پر بغیر آیۃ الکرسی کے پڑھ کر دم کریں یعنی سورہ فاتحہ چاروں قل پڑھ کر دم کردیں انشاء اللہ تعالیٰ اعنہ فائدہ ہوگا۔

معمول جمیع الام و اسقام و دفع ہونے نظر بد کے لئے مفید ہے۔ اس مجموعہ کو پڑھ کر ہر قسم کے مریض پر دم کریں اور رکابی پر زعفران سے لکھکر پلائیں مفید ہے۔ سورہ فاتحہ سورہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

(حاشیہ: ۲۹ پارہ سورہ قلم رکوع ۲ — ۱۵ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۲)

قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ الٰہی بحرمت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس بحرمت جمیع حضرات نقشبندیہ رضی اللہ عنہم اجمعین اَللّٰھُمَّ اشْفِ بِصَاحِبِ الْمَرَضِ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ وَبِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ یہ تعویذ سخت امراض کے لئے گلے میں باندھے اور جسم کے ہر درد کیلئے دھو کر پلائیں اور اسے پانی کو روغن تلخ میں ملا کر مقام درد پر ملیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات کلھا من شر ما خلق۔ اعوذ بکلمات اللہ التامات الھامات من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا شافی یا شافی یا شافی وصل اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

معمول یہ تعویذ ہر درد کے لئے تین روز متواتر پانی سے دھو کر پلائیں اور درد کی جگہ مالش کریں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ۔ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ۔ پ ۲۸ سورہ حشر رکوع ۲

تعویذ واسطے حاملہ ہونے اسم یَا مُبْدِئُ (کاغذ کے نو ٹکڑوں پر زعفران سے لکھ کر حیض سے فارغ ہونے کے بعد تین روز چاٹیں اگر حاملہ ہو جائے تو بہتر ورنہ دوسرے مہینہ میں تین ٹکڑے نہو تو تیسرے مہینہ میں اس زمانہ میں ملنا ضروری ہے۔ گلے میں ڈالنے کا تعویذ جو ناف پر لٹکتا رہے

اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ۔ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ۔ پ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۲

یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۣاسْمُہٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ پ ۱۶ مریم رکوع ۱

یہ تعویذ خشک حمل میں تشتری پر زعفران سے لکھ کر چالیس روز تک پلانا چاہیے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّھَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ پ ۲۳ رکوع ۳ سورہ یٰسین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ كٓھٰیٰعٓصٓ۔ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَہٗ زَكَرِیَّا۔ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا۔ وصل اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔ پ ۱۶ مریم رکوع ۱

دیگر تین روز تک روزانہ اس تعویذ کو دھو کر پلایا جاوے۔ (یا محیط اللہ یا محیط اللہ)

معمول تین باری تک سورۂ رعد اول و آخر درود کے ساتھ پڑھ کر دم کریں ہر نوبت والے بخار کے لئے تین مرتبہ نہ پڑھیں تو بخار عود کرے گا۔

بواسیر کے لیے یہ تعویذ کمر میں باندھیں۔ یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

دیگر فاتحہ و تسمیہ سات مرتبہ پڑھیں مفید ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سات مرتبہ ہاتھ پر دم کرکے ناف سے زانوں پر پھیریں۔

تعویذ ریحی درد کے لئے مقام درد پر باندھیں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ اِلَّا الْبَاعِثُ یَا رَبِّ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

تعویذ برائے زود فروشی مال لکھکر مال تجارت میں رکھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ پ ۱۱ سورۂ توبہ رکوع ۱۴

معمول برائے تیزی ذہن وکشائش مطالعہ سبق کے شروع کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھکر ہاتھ پر دم کرکے تمام جسم پر پھیرے اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔

تعویذ برائے صبر گریہ کو دک گلے میں ڈالو مع تسمیہ ططططط ط ھھھھھ قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس وصل اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

تعویذ طحال زعفران سے کاغذ پر لکھکر طحال پر باندھیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۔ یا طحال ارجع الیٰ مکانك بحق ابی بکر الصدیق رضؓ۔ پ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۵

دیگر۔ سات تہ نیلے رنگ کے کپڑے کے پانی میں بھگو کر طحال کے مقام پر رکھو اس پر ایک ٹھیکرا کورا مٹی کا رکھو اور اس میں تھوڑی سی آگ ڈالو پھر آگ پر تعویذ جل جانے کے بعد آگ و کپڑا نکال لو۔ تعویذ یہ ہے۔ ([illegible])

تعویذ حب۔ خوشبو عطر وغیرہ لگا کر سبز کپڑا لپیٹ کر طالب بازو میں باندھے لکھتے وقت طالب مطلوب

کا اوپر کرنے کا خیال رہے

یحبونھم کحب اللہ یا غفار ۱	والذین آمنوا اشد حبا للہ ۱۴	والقت علیک محبۃ منی یا کریم ۱۱	انہ لحب الخیر لشدید یا ودود ۸
انہ لحب الخیر لشدید یا ودود ۱۲	والقت علیک محبۃ منی یا کریم	والذین آمنوا اشد حب للہ یا رحیم ۲	یحبونھم کحب اللہ یا لطیف ۱۳
والذین آمنوا اشد حب للہ یا لطیف ۶	یحبونھم کحب اللہ یا رحمٰن ۹	انہ لحب الخیر لشدید یا رحیم ۱۶	والقت علیک محبۃ منی یا رحمٰن ۳
والقت علیک محبۃ منی یا رحمٰن ۱۵	انہ لحب الخیر لشدید ۴	یحبونھم کحب اللہ یا کریم ۵	والذین آمنوا اشد حب للہ یا رحیم ۱۰

تعویذ برائے بازگشت مفرور الٰہی بحق شیخ فرید شکر گنج لکھکر معہ مفرور کے نام کے چھوٹے سے پتھر کے تلے دبا دے۔ جب وہ آوے پتھر کے ہموزن شیرنی پر فاتحہ بنام شیخ فرید شکر گنج رح کے نام دلوا کر بچوں پر تقسیم کر دے

تویذ واسطے دفع ہونے آنکھ کے درد کے نیلے کپڑے میں باندھ کر آنکھ میں باندھے۔

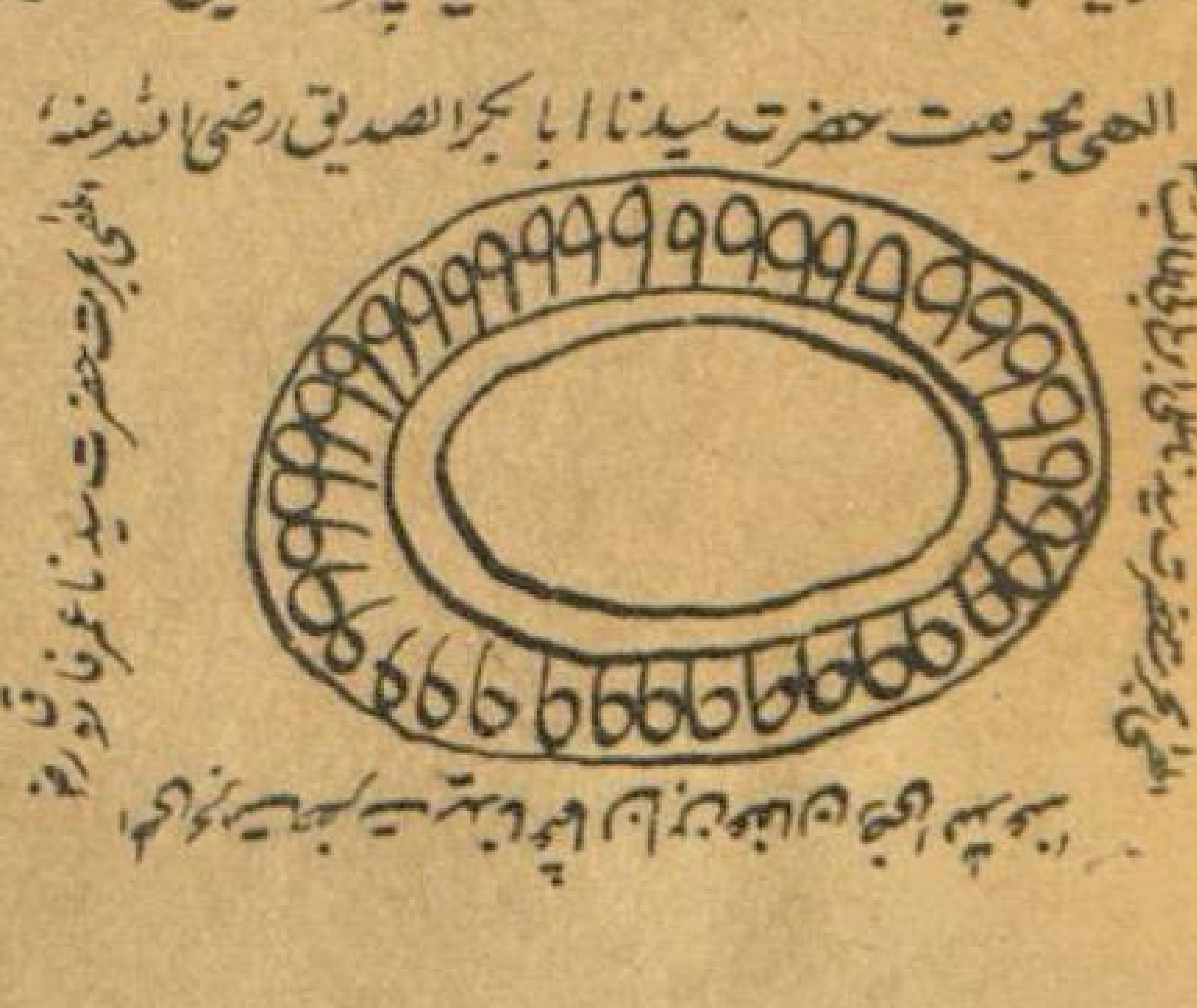
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

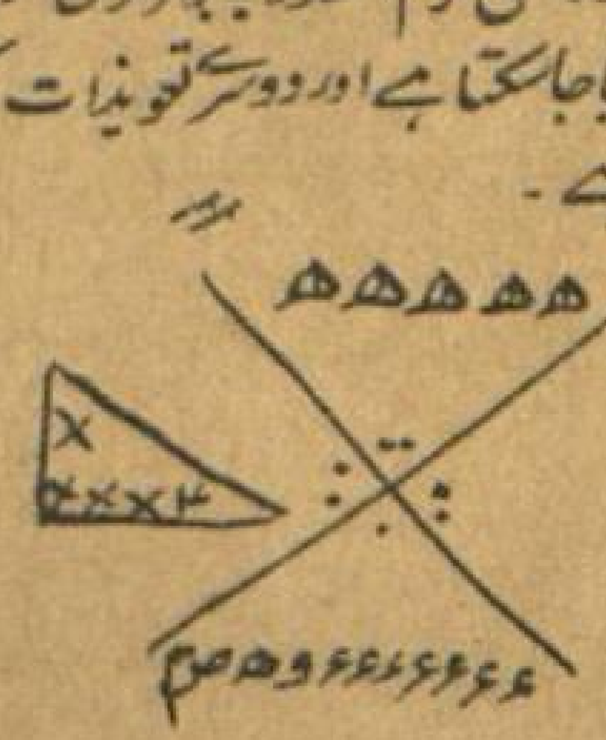
یا دوح یا دوح یا دوح یا دوح یا دوح یا دوح۔

معمول سورہ لِاِیْلٰفِ قریش (۱۰۱) مرتبہ یا صرف (۱۱) یا صرف (۵) مرتبہ معہ اول و آخر درود کے روزانہ بعد نماز فجر دفع شر کے لئے پڑھا جائے۔

تعویذ جگہ پر آنے ناف کے سفید کپڑے میں رکھ کر باندھیں۔



تعویذ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ مرض اور ہر مرض ورت پر منفرداً بھی دیا جا سکتا ہے اور دوسرے تعویذات کے ساتھ بھی لکھا جا سکتا ہے۔



یا اللہ جتنی معمولات اور تعویذات لکھے گئے ہیں اس میں وہی اثر عطا فرما حضرات کرام کے طفیل سے جو کتاب کا تعلق آمین ثم آمین

بعض مسائل ضروریہ اور اقوال و نصائح پیران کرام

خداوند تعالیٰ کی عبادت محض اس کی محبت اور قرب کے لئے کیجائے نہ دوزخ کے خوف سے۔ ام الخیر رابعہ بصری رح آگ پانی لے جا رہی تھیں کہ جنت کو جلا دیتی ہوں اور دوزخ کو بجھا دیتی ہوں تاکہ مخلوق خوف اور آرزو سے عبادت نہ کریں۔

کمال انسانیت و عبدیت ہے کہ بلا تقاضہ اور بلا یاد عبادت کرے اور کمال ایمان ہے کہ تقاضا معصیت پر معصیت سے بچتا رہے۔ جس عبادت میں محنت اور مشقت زیادہ ہو وہ رذائل نفس کے دور کرنے میں موثر ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا خصی ہونا ہے جس پر غلبہ ہو شہوت کا وہ روزہ رکھے۔ حضرت نقشبند رح اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں جو عبادت سنت کے موافق ہو رذائل نفس سے بچنی اور تصفیہ عناصر اور قرب کے لئے مفید ہے بدعت سے بدعت قبیحہ کی طرح بچتے رہیں۔

ناقصوں کو ولایت حاصل نہیں ہوسکتی بجز تاثیر صحبت کاملین کے حق سبحانہٗ تعالیٰ سے حصول فیض عوام الناس کے حق میں متصور نہیں ہے مگر ایسے شخص کے توسط سے جو باطن میں خدا آگاہ اور ظاہر میں بندوں سے مناسبت رکھتا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول یا اسکا نائب یا اسکے نائب کا نائب ایسی مناسبت ظاہری کے بغیر طالبوں کو فیض پہنچنا محال ہے۔

بعض اصحاب کو جن کو قوی استعداد عطا ہوی ہے پیغمبر یا ولی کی روح کا فیض ولایت کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اسی کو اویسی کہتے ہیں۔

مرید پیر سے کتنا ہی افضل ہو جائے لیکن شیخ کا حق تربیت اس کی گردن پر باقی رہتا ہے۔ مرید کے معنی تمام قویٰ کو شیخ کے حکم کے تابع کر دینا۔

قرب کی ترقی تین چیزوں سے ہوتی ہے (۱) عبادت کی برکات سے۔ (۲) تاثیر صحبت شیخ سے (۳) طریقۂ اویسیت سے۔ عبادت کی برکت سے قوت اور وسعت اقربیت حاصل ہوتی ہے لیکن ایک مقام میں۔ اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک یعنی ولایت صغریٰ سے ولایت کبریٰ تک پھر ولایت علیا تک اور کمالات نبوت تک ترقی نہیں ہوسکتی ہاں تاثیر صحبت شیخ سے ایک مقام سے دوسرے مقام تک ترقی ہوسکتی ہے اور جذب مطلق میں یعنی طریقہ اویسی میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک برابر ترقی حاصل ہوتی چلی جاتی ہے جہاں تک خداوند تعالیٰ کو منظور ہو۔ پیر کو چاہئے کہ باوقار رہے اگر کسی مرید کے نظر میں اس کی شوکت و عظمت کم

ہو گئی تو اس پر فیض کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اور ایسی حرکت نہ کرے جو خلق اللہ کے بے اعتقادی کا باعث ہو جیسے کہ فرقہ ملامتیہ نے اس کو جائز رکھا ہے یہ طریقہ منصب ارشاد کے خلل انداز ہے۔ یہ حضرت صلعم کی نیابت ہے بلا اہلیت و اتباع شرع اس سے اجتناب بہتر ہے۔

شیخ کو چاہیئے کہ طریقہ کے بیان کرنے میں اور مسائل شرعیہ کے سمجھانے میں پوری دلچسپی لے یہ حضرت رسول اللہ صلعم کے صفات ہیں۔ مرید کو شیخ پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے فیض کے پہنچنے کے منافی ہے اس کی دلیل حضرت سیدنا موسیٰ علی انبینا علیہ السلام اور حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کا قصہ ہے یہ اس سے متعلق ہے جو صاحب استقامت و تقویٰ ہوں اور عمر میں کوئی بات خلاف شرع اس سے نہ ظاہر ہوی ہو تو ایسے شیخ کے فعل پر اعتراض نہ کرے بلکہ تاویل کرے اور عذر پر محمول کرے اگر کسی شیخ کا شعار ہی خلاف احکام شرع ہے تو وہ یقیناً اس کے قابل نہیں کہ وہ شیخ کہلایا جائے ایسے شیخ کے افعال کی تاویل ضروری نہیں۔ شیخ کی تعظیم ایسی نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم و آداب میں مساوات پیدا ہو۔

اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کے مزارات کی زیارت کرنے میں طہارت کاملہ مستحب ہے اور متواتر حضرت صلعم اور آپ کے تبعین پر درود بھیجنا چاہیئے اور جو صالح عمل مثلاً روزہ نماز وغیرہ قبل از ہوا ہے اس کا ثواب بخشے اور اپنا دل حاضر رکھے اور خلوص کے ساتھ جناب الٰہی سے ان کی محبت اور ان کے طریقہ کے اتباع کی التجا کرے اور دل سے متوجہ ہو کر صاحب قبر سے فیض حاصل کرنے کے لئے مراقبہ کرے اور قبروں کے پاس قرآن شریف پڑھنے میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے کہ جائز ہے (ارشاد الطالبین) اولیاء اللہ کے وفات کے بعد ان کی قوت ولایت میں ترقی ہوتی ہے متعلق احادیث کے ہے۔

حضرت امام ابو تراب نخشی فرماتے ہیں کہ بندہ جب خداوند عزوجل سے روگردانی کرتا ہے تو اولیاء اللہ کی بدگوئی اس کی مونس ہو جاتی ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَلْغِنَاءُ رُقْیَۃُ الزِّنَا غنا جس کو گانا کہتے ہیں وہ جادو ہے زنا کے لئے حدیث شریف قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سلم اَلتَّغَنِّیْ حَرَامٌ۔ وَالتَّلَذُّذُ بِھَا کُفْرٌ۔ وَالْجُلُوْسُ عَلَیْھَا فِسْقٌ۔ وَمَعْصِیَۃٌ فرمایا صلعم نے گانا حرام ہے اس سے لذت حاصل کرنا کفر اور اس کے جلسے میں بیٹھنا فسق اور معصیت ہے اور تفسیر احمدی میں ہے۔ وَعَنِ الضحاك الغناءُ مفسدۃ القلبِ ومسخطۃ للرب

یعنی گناہ دلمیں فساد پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا کرا دیتا ہے یا روگردانی کرا دیتا ہے یا اللہ تعالیٰ کو غصہ میں لاتا ہے اتنی معنی اس جملہ کے ہو سکتے ہیں۔ حضرات کرام نقشبندیہ مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تحقیق ہے کہ سالک۔ اصول سلوک کے دس مقام جانے اول مقام توبہ اور آخر اس کا مقام رضا ان دونوں کے درمیان میں بقیہ (نو) زہد۔ توکل۔ قناعت۔ عزلت بلازمت۔ ذکر توجہ۔ صبر۔ مراقبہ۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ جب طالب شیخ کے پاس آوے تو انہیں چاہیے کہ اول استخارہ تین مرتبہ سے سات مرتبہ تک کرے اگر طالب میں کوئی تذبذب پیدا ہو تو اول اس کو توبہ کی تعلیم دیں اور دو رکعت نماز پڑھاویں اور توبہ کی تفصیل بیان کرے تاکہ پھر جرات شکست توبہ نکرے اور اگر اتفاقاً یعنی شکست توبہ ہو جاوے گناہ پوشیدہ کے لئے توبہ پوشیدہ کرے اور گناہ ظاہری کے لئے توبہ ظاہری فوراً کرنے کے لئے ہدایت کی جائے اور متابعت کتاب سنت و آثار سلف صالحین کی ترغیب دلاوئے اور بمقتضاء اداء فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت عمل کرنے کی نصیحت کرے۔

ملفوظات احضرت گنج شکرؒ مرتبہ حضرت نظام الدین اولیاؒ کتاب خواجگان چشت راحت القلوب کے ص۱۵۲ پر لکھا ہے کہ درویش عالم اور صاحب قوت ہونا چاہئے اہل سنت والجماعت کے خلاف کوئی عمل نکرے ورنہ پیر مرید دونوں گمراہ ہیں حضرت خواجہ شقیق بلخی رح فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے لئے خلقت سے عزلت نہ اختیار کیا تو جان لو کہ وہ عزلت حق سے دور ہوا کیونکہ اختلاط خلق فقیر کے لئے نقصان سے خالی نہیں۔ خصوصاً جوینده راہ کے لئے بہت ہی مضرت دہ ہے کہ وہ اس راہ سے باز و رہ جاتا ہے چنانچہ (مسلک سلوک) میں حضرت خواجہ بایزیدؒ کا بیان ہے کہ اس مسلک کے سالک کو چاہئے کہ بغیر حاجت گھر سے باہر نہ نکلے اور عام لوگوں میں نہ بیٹھے مگر علماء کی مجلس کا مضائقہ نہیں اور بے ضرورت بات نکرے اس وقت اپنی بندگی کی تاثیر کو دیکھے کہ کس قدر اس کے دل میں روشنی پیدا ہوتی ہے ص۱۵۳ مالداروں اور دنیا داروں کی صحبت سے زیادہ نقصان دینے والی کوئی شئے نہیں۔ عزلت اختیار کرنے سے دین و دنیا کے کام ستور جاتے ہیں اگر کسی کو شیخ کامل میسر نہ آوے تو اہل سلوک کے کتابوں کو دیکھ کر ان کے متابعت کرے حب الدنیا راس کل خطیئۃ از حصہ راحت المحبین مرتبہ امیر خسروؒ ص۲۲۶ حضرت خواجہ بایزیدؒ سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ اولیا کے ساتھ دنیا میں کیا معاملہ فرماتا ہے تو آپ نے جواب دیا۔ یفعل اللہ باولیاءہ فی دار الدنیا ما یفعل اللہ باعدائہ فی دار العقبیٰ۔ اپنے دوستوں سے دنیا میں وہ معاملہ فرماتا ہے جو اپنے دشمنوں سے آخرت میں کرے گا۔ حضرت شیخ شبلیؒ

کی یاں زور تھی کہ کسی طرح شیطان کو دیکھوں ایک شب شیطان خواب میں دکھائی دیا تو آپ نے کئی سوال کیے منجملہ
ان کے ایک یہ بھی تھا کہ اولیاء اللہ پر تجھے کب قابو ملتا ہے اس نے کہا کہ سماع کے وقت جبکہ دل ان کے یاد
الہی سے غافل اور بیہوش ہو جاتے ہیں تو اس وقت مجھے خوب موقع ملتا ہے ۔ ۹ رجب ۷۸۹ھ از کتاب رفیق
السالکین حضرت سیدنا امیر کلالؒ فرماتے ہیں اگر تمام دنیا کے کتب حفظ کر لئے جائیں اور اس پر عمل نہ کرے
تو شرمندگی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا ۔ مفید علم وہ ہے کہ ماسوا سے باز رکھے اور بُرے خواہشات سے منع کرتا
رہے آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ عبادت میں پیٹھ کبڑی ہو جائے اور ریاضت میں کمر کمان کے چلّے کی طرح
باریک ہو جائے ہرگز منزل مقصود کو حاصل نہ کرے گا جبتک کہ اپنے لباس اور لقمہ کو پاک نہ رکھے
اور شریعت نبوی کی پیروی نہ کرے اور فرماتے ہیں کہ مردان غیب انہی سے ملتے ہیں جو شریعت نبوی کی پیروی
کرے اور رخصت پر عمل نہ کرے اور فرماتے ہیں کہ مجلس سماع یعنی رقاصوں کے کودنے پھاندنے والوں
کی مجلس سے دور رہنا اور بچنا چاہئے کیونکہ سماع یعنی غنا سے اور اہل غنا کے میل سے دل مردہ ہو جاتا
ہے ۔ آپ فرماتے ہیں کہ تصوف کیا ہے اور اہل تصوف کون ہیں ۔ دل ماسوا اللہ سے پاک رہے
سنت نبوی کی پوری پوری پیروی کرنے والے جو لوگ حق پر ہیں ان کا مذہب یہ ہے کہ سنت نبوی کی
متابعت کرتے ہیں اور فرضوں کو وقت پر ادا کرتے ہیں اور عشرت و سماع سے پرہیز کرتے ہیں اور عشق
بازی سے روگردانی کرتے ہیں اور حرام لقمہ سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں اور روزی کما کر کھاتے ہیں اور
اہل سنت و الجماعت کے ہمنشین ہوتے ہیں اور بدوں کی صحبت سے دور رہتے ہیں اور لوگوں کے درمیان
اپنے تئیں جیسے وہ ہیں ویسا ہی کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کے لئے معافی چاہتے ہیں دنیاوی
آرائش و زیبائش کی طرف رغبت نہیں کرتے نیک مردوں اور پرہیزگاروں تابعین اور صحابہ کے طریقہ
کے موافق چلتے ہیں گذشتہ مشائخوں کا انکار نہیں کرتے یہ گروہ درویشوں کا حق پر ہے آپ فرماتے ہیں
کسی بزرگ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں تین چیزوں کو پوشیدہ رکھا ہے ۔

(۱) اپنے غضب کو گناہ میں (۲) رضا کو طاعت میں (۳) دوستوں کو خلقت میں ۔

راہ طریقت میں یہ بڑا بھاری اصول ہے کہ ہر شخص کو اپنے سے بہتر اور بزرگ جانے ممکن ہے کہ وہ
خداوند عزوجل کا دوست ہو ۔ قطعہ با بداں کم نشیں کہ صحبت بد + ہمہ پاکی ترا پلید کند = آفتاب بایں
بزرگی را + پارہ ابر ناپدید کند ۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ عورتوں کی بیعت کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں عورتوں سے بیعت
بموجب مکتوب حضرت مجدد صاحبؒ لیتا ہوں وہ طریقہ یہ ہے پیر کو چاہئے کہ بیعت کرنے والی عورت سے جب

احکام شرعی پردہ کا لحاظ رکھنے تاکید کرے اور خود بھی پردہ کا لحاظ رکھے بے پردہ بیعت نہ لے جس میں خوف
معصیت ہے اور نہ اس کے ہاتھ کو چھووے بلکہ بتوسط کپڑے کے بیعت لے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ (پ ۱۸ سورہ نور رکوع ۴)
اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ مسلمان مردوں سے فرمادیجیے کہ ڈھانک لیں
اپنی آنکھیں اور حفاظت کریں شرمگاہوں کی یہ انکے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے من بعد بموجب قرآن مجید
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ الخ۔ ترجمہ اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپکے پاس بیعت کرنے آویں تو (پ ۲۸ سورہ ممتحنہ رکوع ۳)
آپ ان سے ان باتوں پر بیعت لیں اول خداوند تعالیٰ کا کسی کو شریک کریں گے اس کے وجود میں اور نہ عبادت
میں اور نہ اس کے غیر سے بحالت صحت و مرض مدد چاہیں گے۔ دوسرے چوری کرنے پر جو گناہ کبیرہ ہے (عموماً عورتیں
اپنے شوہر اور اولاد کے اور ماں باپ کے مال کو بغیر اذن تصرف میں لاتے ہیں اور بے خوف و خطر اس مال (۳ نقد غلہ کپڑا زیور وغیرہ)
کو تلف کرتے ہیں اور اپنے اس فعل کو حلال جانتے ہیں حرام نہیں جانتے یہ فعل حد کفر تک پہنچ جاتا ہے) تیسرے
زنا سے بچنے پر (اغلب واقعہ زنا انکی رضامندی پر ہوتا ہے اس کے متعدد اقسام ہیں فرج کا۔ بصارت کا۔
آواز کے شوق سے سنی اور سنانے کا سنگار کے تبلانے کا وغیرہ وغیرہ) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ (۴)
اَبْصَارِهِنَّ الخ مسلمان عورتوں سے فرمادیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (یعنی ڈھانک لیں) اور اپنی شرم (پ ۱۸ سورہ نور رکوع ۴)
گاہوں کی حفاظت کریں زینت کو ظاہر نہ کریں وغیرہ وغیرہ عورت اجنبیہ بھی مثل مرد اجنبیہ کے ہے اس کی
طرف بری نظر سے دیکھنا یا مسکرانا حرام ہے لحاظ رہے۔ چوتھی اولاد کے قتل سے بچنے (یعنی اسقاط حمل پر یا
بچہ پیدا ہونے کے بعد مار ڈالتی ہیں جس کے متعدد شکلیں ہیں) پانچویں بہتان اور افترا پر (یہ صفت عورتوں
میں زیادہ ہوتی ہے) چھٹے پورے فرائض کو اپنے اپنے اوقات پر ادا کرنے اور ہر برے رسم سے بچنے اور
ہر قسم کے گانے بجانے کے سننے سنانے سے اور ہر کام میں خلاف احکام شرع شریف عمل نہ کرنے اور غمی و خوشی
میں اطاعت صلعم پیش نظر رکھنے انکا خلاف نص قرآنی کا خلاف ہے نص قرآنی کے خلاف سے جو اثر مرتب ہوتا ہے وہ ظاہر ہے۔
اور جو حکم شرعی ہو اس سے پیر و مرید دونوں متاثر ہیں۔

بیعت ثانی بموجودگی پیر اول بلا اجازت پیر اول درست و جائز ہے۔ پیر اول سے انکار نہ کرے اور
ہر وقت نیکی اور ادب سے انکا تذکرہ کرتا رہے یہ بیعت ثانی اسوقت درست اور جائز ہے جبکہ پیر اول سے فیض نہ ملتا ہو
تو دوسرے طریقہ میں طلب حق و فیض باطنی کے لئے دوسرے سے بیعت کرلے اس طریقہ کی بیعت ثانی کو
حضرت نقشبند رح اور حضرت خواجہ احرار رح اور حضرت مجدد صاحب رح نے درست فرمایا ہے۔

مسئلہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود۔ مسائل ضروریہ عقائد ذہنیہ میں سے نہیں ہے کہ ایمان اور اسلام
کی بنا اس پر مقرر ہو کتاب و سنت سے اس مسئلہ کی کیفیت اس قدر ثابت ہوتی ہے کہ یہ تمام عالم حادث

ومصنوع ہے اور حق تعالے اس کا صانع وقدیم ہے اب رہا کہ ان دونوں صانع اور مصنوع کے درمیان کس طرح کا علاقہ عینیت کا بھی متحقق ہے یا محض غیریت ہے پس زبان شرع اس سے ساکت ہے اگرچہ بطریق اشارات ورموز کے ان دونوں مسلکوں کا استنباط کلام شارع سے ہو سکتا ہے لیکن ان دونوں مسلکوں میں سے کسی ایک کے واجب ہونیکا اعتقاد اس سے ثابت نہیں ہو سکتا اس کو مسائل دینیہ ضروریہ سے سمجھا جاوے ایسا نہیں ہے مگر اولیاء رضی اللہ علیہم اجمعین کے مکشوفات میں سے ہے بعضوں پر درمیان سیر وسلوک کے وحدت وجودی کھل جاتی ہے اور بعضوں پر وحدت شہودی واضح ہوتی ہے صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اور پہلے صوفیوں اہل اللہ میں کسی نے ان دونوں مسلکوں میں صراحتاً کلام نہیں کیا مگر بطور اشارات کے اور اس مسئلہ کے تحقیق میں رسالے کتابیں بکثرت موجود ہیں اس زمانہ میں اس کا رواج یہاں تک ہوا ہے کہ ایک جماعت بے خبروں کی جو صوفیوں کے لباس میں داخل ہو گئی ہے صرف اس مسئلہ کے اعتقاد ہی کو دین کا کمال جانتی ہے اور شرع شریف کے ظاہر پر نظر نہیں رکھتے اور اس کو رسوم ظاہر خیال کرتے ہیں اس سے اللہ تعالی کی پناہ کہ امت محمدیہ کا کمال اعظم شرع شریف کی اتباع ہے اور نور سعادت سرمدی اسی سے متعلق ہے پس طالب حق کو چاہئے کہ اگر اس کو ایسی شیخ کامل مکمل کی صحبت حاصل ہو کہ ظاہر اس کا کتاب سنت کے موافق ہو اور باطن میں اس کی تاثیر ہو اس کو اکسیر اعظم سمجھے اور اس کی صحبت کے فیض سے جو کچھ اس کو اس مسئلہ میں واضح ہو اختیار کرے اور اس سے پہلے سارے اولیاء اللہ رح کے ساتھ حسن ظن رکھے اور دونوں مسلکوں کے درمیان حق کو دائر سمجھے اور ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرے اور دوسرے کو بھی صحیح سمجھے اور اس کو اختیار کرنے والوں پر طعن وتشنیع نہ کرے اور اصل یہی ہے کہ ایسے مسائل میں حال معتبر ہے نہ قال اور اس کے دلائل وبراہین میں فکر کرنا عمر عزیز اور وقت کو ضائع کرنا ہے مولانا جامی رح نے حاشیہ نہیہ نقد النصوص میں فرمایا ہے کہ ایک بزرگ نے بیان کیا کہ مسئلۂ توحید کے تفکر اور تعمق کی حالت میں ان پر خواب طاری ہوا اور ایک کتاب دیکھی جن پر چند سطور لکھے ہوئے تھے جس کا یہ مضمون ہے سر توحید کا دریافت کرنا بغیر زوال تعینات اور بے فنا رسوم وعادات کے ہرگز میسر نہیں ہو سکتا اور اس میں عقل سے تصرف کرنا برے خاتمہ کا سبب ہوتا ہے ۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ ذَالِكَ انتہی حضرت اوحد الدین کرمانی رح نے فرمایا ہے کہ طالب خیر پر پوشیدہ نہیں ہے کہ نرے حفظ مقالات ارباب توحید پر اور انکے معنی کے خیال پر اکتفا کرنا اور اس کو مرتبہ مراتب کمالات سے شمار کرنا نہایت خسران وحرمان ہے اسی لئے حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رح نے فرمایا ہے کہ فقط تقلید سے ایسے مسائل میں کلام کرنا اور ان کے کتابوں کو دیکھنا چاہئے ۔

اس سے فائدہ کچھ نہیں بلکہ ضرر کا اندیشہ ہے بجائے اس کے تفسیر اور احادیث کا شغل اچھا ہے۔

مسئلہ سود کثرت معاملات کو سود میں اتنا دخل ہو گیا ہے کہ ہمارا کوئی کام خوشی و غمی کا بجز اس کے توسط کے نہیں ہو سکتا اور ہر تقریب میں یہ کسی نہ کسی طریقہ سے شامل ہو جاتا ہے اس کیلئے نص قرآنی اور احادیث نبوی سے قطعی حرام ہونے کا ثبوت موجود ہے اس کا معاملہ کرنے والا خداوند تعالیٰ سے لڑنے کیلئے تیار ہو جائے۔ ایک درہم کے سود کا معاملہ کرنا چھتیس زناکاریوں سے بدتر ہے (طبرانی۔ احمد بخاری ابن حبان) سود لینے والا دینے والا سود کا لکھنے والا معاملہ کا گواہ سب ملعون ہیں (مسلم) اللہ تعالیٰ کل مسلمین اور مسلمات کو سود کے لینے دینے سے بچائے آمین اور سالکین کو ایسی تقاریب میں جہاں اس کی شرکت ہو اور رکھے بدعات ہوں اپنے آپ کو شریک کرنے سے بچانا لازمی ہے ورنہ تمام نیک اعمال انکے بے مزہ اور ناقص ہو جائینگے اور دربار خداوندی سے فیوضات کا آنا بند ہو جائے گا۔

طریقہ نماز استخارہ۔ احادیث میں استخارہ کے لئے بہت ترغیب آئی ہے جو شخص بغیر مشورہ اللہ تعالیٰ کے یعنی صلاح کے کسی کام کو کرے تو وہ بدنصیبی کی بات ہے شادی یا سفر یا کوئی اور کام بغیر استخارہ کے نہ کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے کئے پر پشیمان نہ ہو گا۔ سفر حج کے لئے استخارہ نہ کرے بلکہ یوں کرے فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں طریقہ نماز یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل اپنے سونے سے قبل ادا کرے اور ہر رکعت میں جو سورۃ یاد ہو ضم کرے جائز ہے لیکن قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کا پڑھنا زیادہ اثر پذیر ہے بعدہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَنَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَنَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَعَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَقَدِّرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ اَنَّهٗ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ اَوْ دُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ۔

دوسرا طریقہ۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ کے اصحاب کا یہ معمول تھا جس کی اجازت سند صحیح سے یہاں تک پہنچی ہے کہ سات مرتبہ یا تین مرتبہ سورہ فاتحہ اور اول و آخر درود تین تین مرتبہ اس کے بعد سوتے وقت پچیس مرتبہ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ وَیَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ کہکر تین مرتبہ درود شریف پڑھکر سو رہے انشاء اللہ تعالیٰ جو کچھ معلوم ہونا ہے معلوم ہو جائیگا اور کچھ نہ معلوم ہو تو سات شب تک یہ عمل کرے۔

طریقہ صلوٰۃ التسبیح مکروہ اوقات کے سوا ہر وقت پڑھ سکتے ہیں رات کا وقت زیادہ بہتر۔ حدیث میں

اس کا بڑا ثواب آیا ہے حضرت صلعم نے اپنے چچا سید نا عباس رض کو یہ نماز
اگلے پچھلے نئے پرانے چھوٹے بڑے معاف ہو جائیں گے ہو سکے تو رو
یا سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ تسبیح کی
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْ
جو کوئی سورہ یاد ہو ضم کرے اس کے بعد پھر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ
اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ اس کے بعد رکوع میں جائے بعد تسبیح سبحان ر
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اس
قیام دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ ا... واللّٰہ
جاوے اور بعد تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے دس ... بحالت سجدہ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اور تکبیر کہکر قاعدہ میں بیٹھے اور قاعدہ کی حا
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسر
اور بعد تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بحالت سجدہ دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْ
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور پھر تکبیر کہکر دوسری رکعت کے لئے قیام کر
میں ۷۵ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پڑھ گیا ا
رکعت میں پچھتر مرتبہ پڑھا جائے جملہ تین سو مرتبہ پڑھنا ہے دو رکعت کے بعد جو قاعدہ نص
کے لئے کیا جاتا ہے اس میں نہ پڑھا جائے اسی طرح آخری میں بھی نہ پڑھے صرف التحیات کا
سلام پھیر دے انگلیوں پر یا انگلیاں اٹھا کر گنتی نکرے بلکہ انگلیوں کے پور دبا دیا کرے۔

طریقہ نماز تہجد۔ نماز تہجد نصف شب کے بعد آخری ثلث کے پہلے حصہ میں پڑھنا افضل ہے
کم از کم چار رکعت بدو سلام یا بارہ رکعت بہ چھ سلام یا بہ سہ سلام۔ ہمارے حضرات رضوان اللہ علیہم
اجمعین دس رکعت بہ پانچ سلام پڑھا کرتے تھے۔ فرض نماز کے بعد اسی نفل نماز کا ذکر قرآن مجید کے پندرویں
پارہ میں سورہ مریم رکوع نویں آیا ہے اس کی بڑی فضیلت ہے طول قرآت سے بہتر ہے یا جو صورتیں
یاد ہوں ضم کئے جائیں۔

طریقہ ختم۔ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ واسطے حصول جملہ مقاصد
دینی و دنیوی مجرب ہے روزانہ وقت مقررہ پر تا حصول مقصد و مشکل اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف
بعد (حسبنا اللّٰہُ ونعم الوکیل) پانسو مرتبہ پڑھکر جناب باری میں اس کا ثواب حضرت رض کو بخشے اور اپنے

...گان نقشبند رضی اللہ عنہم کے ختم ہر ایک ختم اپنے مقصد کے لئے ۷، ۹، ۱۱
...تعداد طاق ہو پڑھنا اور ختم کے اول و آخر سو مرتبہ درود پڑھیں۔
...ال ثواب کے لئے فاتحہ پڑھی جاوے بعد سورہ فاتحہ مع بسم اللہ سات
...بسم اللہ کے سورہ الم نشرح پھر مع بسم اللہ سورہ اخلاص ہزار مرتبہ
...ایک سو مرتبہ پڑھیں۔ بعض اصحاب نے درود شریف
...یہی طریقہ ہر سلسلہ میں منقول ہے یا قاضی الحاجات + یا
...رافع الدرجات + یا شافع الامراض + یا حل
...الراحمین ایک ایک سو مرتبہ اس کے بعد خواجگان
...ر توسل ... الدعوات میں دست بدعا ہوں۔
...خواجگان نقشبند یا خفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانصد بار۔
...مجدد الف ثانی لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانسو بار۔
...معصوم لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ پانصد بار۔
...جان جاناں یا حی یا قیوم برحمتك استغیث پانصد مرتبہ۔
...حضرت غلام علی شاہ صاحب یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ اجمعین پانصد بار
حضرت شاہ احمد سعید صاحب یا رحیم کل صریخ ومکروب وغیاثہ ومعاذہ یا رحیم پانصد بار۔
حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ،،
ختم حضرت حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پانصد بار۔
ختم حضرت مولانا حاجی محمد سراج الدین صاحب قبلہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔
ختم حضرت پیر عبد الاحد صاحب قبلہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ۔ پانصد بار
آپ یہ ختم بھی پڑھا کرتے تھے اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ پانصد بار۔
ختم خواجگان کے بعد حضرات کرام نے ختم درود تنجینا تین سو بار پڑھا ہے۔
اولیاء اللہ کی نسبت حضرت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نوادر الاصول میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ وہ ہیں جب نظر آویں تو اللہ تعالیٰ یاد آوے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رض
سے روایت کرتے ہیں کہ تم میں افضل وہ ہیں کہ جن کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آوے اور عبد اللہ بن عمر

سے روایت کرتے ہیں بہترین تمہارے وہ ہیں جن کا دیکھنا
نیک کاموں میں ترقی ہو اور ان کے عمل سے تمہیں آخرت
اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے۔ یہ اثر درویش کا بسبب
صحبت کی کمی و بیشی میں مختلف ہوتا ہے۔

حضرت مجدد صاحبؒ اپنی مکتوبات میں فرماتے ہیں
منجملہ اور نعمتوں کے ایک رحمت ہے احیائے قلوب اموات
یُنْظَرُوْنَ وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۔ یعنی انہی کی وجہ
کو رزق دیے جاتے ہیں ان کی شان میں ہے کلام ان
وَهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَىٰ جَلِيْسُهُمْ وَلَا يَخِيْبُ لَهُمْ یعنی اولیاء
اس گروہ سے ہیں جو نامراد نہیں ہوتے اور ان کے انیس نقصان نہیں اٹھاتے۔
یہاں بیٹھو اور ایسا کام کرو جو خداوند تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو جائے یاد خداوند تعالیٰ
نہیں ہے کہ ہر وقت اللہ اللہ کرتا ہے انسان کے حالات مختلف ہوتے ہیں اپنے
کی جائے مختصر یہ کہ اپنی زندگی کے اوقات کو خدا کی مرضیات میں صرف کرنا خدا کی
خالص ہو مثلاً کوئی شخص کھائے تو یہ غرض ہونی چاہیے کہ نفس ہلاکت سے بچے اور عبادت الٰہی
ایسا کھانا بھی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اس کے سوا کوئی اور غرض ہو تو غفلت ہے اسی طرح اٹھنا بیٹھنا
سونا جاگنا عورت کرنا تجارت کرنا وغیرہ وغیرہ سب کا یہی حال ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان
کا کوئی فعل رائیگاں نہیں جاتا یعنی اس کے ہر فعل پر اسے ثواب ملتا ہے یعنی ہر ایک کام کو نیت خیر سے
کرو تو ذکر اللہ میں داخل ہے یہ ذکر اہل ظاہر کے لئے ہے اہل باطن کی یاد دوسرے قسم کی ہوتی ہے
ان کا دل کسی وقت کسی حال میں خدا کی یاد سے غافل نہیں رہتا انہیں کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ
فرماتے ہیں کہ میں نے منا بازار میں ایک تاجر کو دیکھا کہ تخمیناً پچاس ہزار دینار کی خرید و فروخت
کی مگر ایک لحظہ اس کا دل اللہ کی یاد سے غافل نہ رہا۔ اولیاء اللہ کے وفات کے بعد ان کے
کرامات تصرفات میں زیادتی ہو جاتی ہے جو احادیث سے ثابت ہے۔

دعا۔ چھوٹے بڑے سے عاجزی کیساتھ مانگنے کا نام دعا ہے اور مانگنے سے زیادہ کسی میں ذلت
نہیں ہے پس جو شخص دعا مانگتا ہے وہ نہایت ذلیل و خوار عاجز و حقیر سمجھا جاتا ہے اور جس سے مانگتا

... واشرف جانتا ہے بندے کو ... یعنی پروردگا

اسی کا نام ہے اسی وجہ سے خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنا

فضیلت اور تاکید ہے (۱) اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی

... الْعِبَادَةُ یعنی دعا ہی عبادت ہے (ترمذی) (۳)۔

... جنت کے دروازے کھولے گئے (حاکم) (۴)۔

... رحمت کے دروازے کھولے گئے (۵) اللہ

... کوئی شئے مکرم نہیں (ترمذی) (۶) جو اللہ تعالیٰ

... ہوتے ہیں (ابن ابی شیبہ) اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے

... مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا۔ دعا کی قبولیت

... ہے۔ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ یعنی تقدیر

... مگر دعا اور عمر کو کوئی شئے بڑھا نہیں سکتی مگر احسان اور سلوک ملا علی قاری

... ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے مسلمان بندے کو روبرو طلب فرما کر ارشاد

... میرے بندے میں نے تجھکو دعا کرنے کا حکم دیا تھا اور قبول کا وعدہ بندہ عرض

... دعا تو کرتا تھا ارشاد خداوند تعالیٰ ہوگا کہ تیری سب دعائیں قبول کیں فلاں فلاں کا اثر تو

دنیا میں دیکھ لیا جس کا بندہ اقرار کرے گا۔ جس دعا کا اثر دنیا میں نہ دیکھا یہاں دیکھ صلعم نے فرمایا

کہ جس قدر دعائیں بندہ مومن نے دنیا میں کی خداوند تعالیٰ سکو بیان فرمائے گا اور ہر ایک کے

ثمرہ کو بتلائے گا جو دنیا میں دیا گیا اور جو آخرت کے لئے ذخیر کیا گیا۔

اس وقت بندہ عرض کرے گا کاش دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہوتا تو بہتر تھا سب کے سب کا

اثر جنت میں موجود رہتا تو خوب ہوتا اس میں کثرت احادیث شریف موجود ہیں۔ حدیث شریف میں

ہے کہ روتے ہیں جو دعا کی جاتی ہے بلاشبہ قبول فرماتا ہے۔ یا اس کے مانند کسی بلا کو اس کے سر سے

دفع فرماتا ہے قطع رحم یا کسی اور گناہ کی دعا کو قبول نہیں فرماتا کسی اہل اللہ سے دعا کی درخواست

کے بعد اس کا مقصد حاصل نہ ہو تو اس سے بداعتقاد ہونا کسی عقلمند کا کام نہیں ہے مقصد حاصل

نہ ہو تو اس شخص کے اہل اللہ ہونے میں فرق نہیں آسکتا۔ رہا دعا کا قبول ہونا نہ ہونا یہ مسئلہ قبل از

لکھا ہوا ہے۔ حضرت علامہ جلال الدین ؒ نے ایک خاص رسالہ میں اسم اعظم کی تحقیق میں

لکھا ہے کہ اکثر محققین نے کہا ہے کہ اسم اعظم انہیں اسماء میں پوشیدہ ہے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَا اَرْحَ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا مَا
حَىُّ يَا قَدِيْمُ يَا قَائِمُ يَا غَنِىُّ يَا مُحِيْطُ يَا
يَا سَرِيْعُ يَا كَرِيْمُ يَا مُخْفِىُ يَا مُعْطِىُ يَا مَانِعُ
يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّا
اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ۔ اَنْتَ حَسْبِىَ ا
دعا مانگنی چاہیے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ قبول

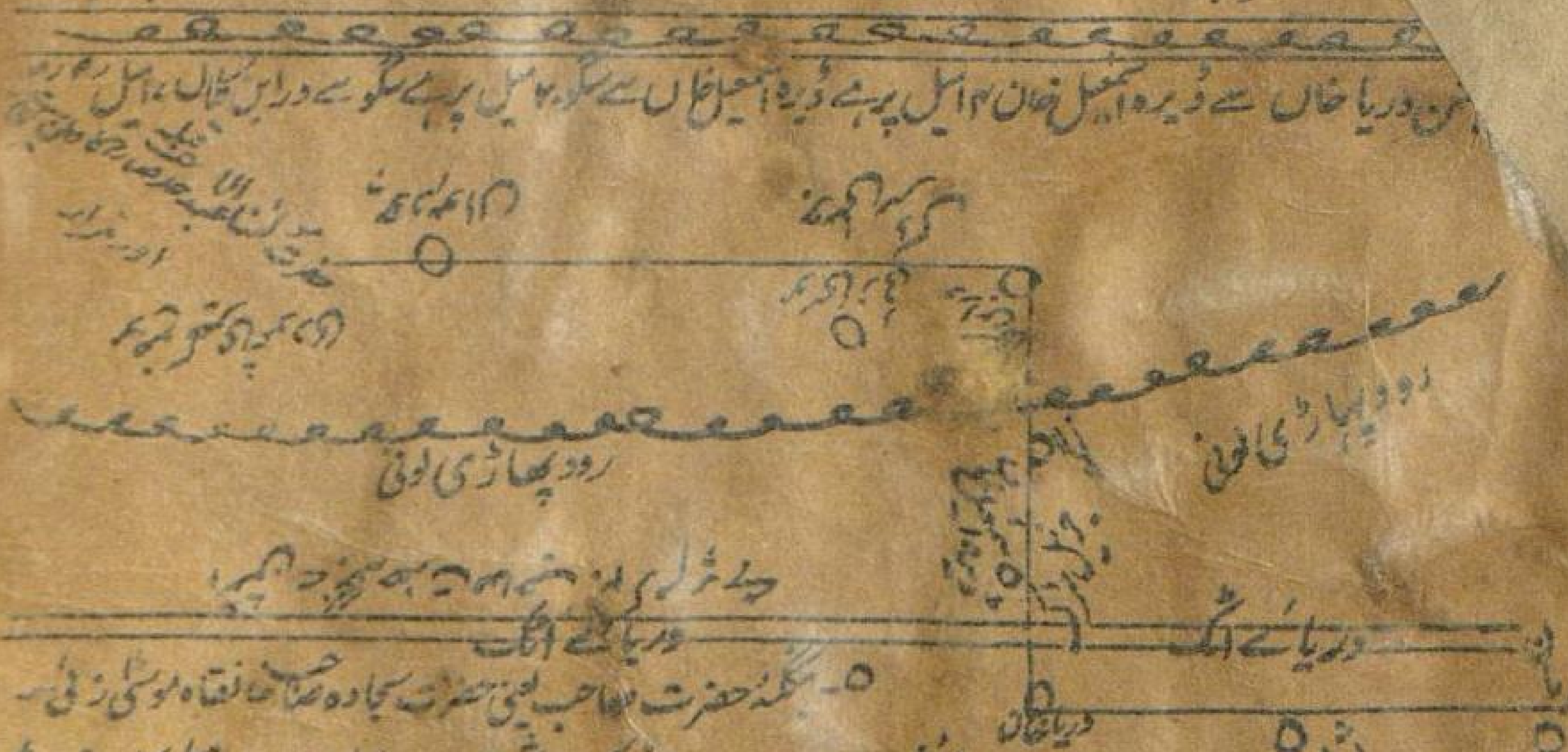
حضرت نظام الدین اولیاء رح فرماتے ہیں کہ
دین
چاہیے ایک مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھنا چاہا تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لب مبارک کو لذت یا حالت کیفیت یا ذوق حاصل ہو گیا تو آپ بیس مر
پڑھتے رہے ۔ وظائف اوراد کے متعلق حکم ہے کہ جو کچھ بھی پڑھتا ہو وہ ور
وقت بھی ضرور پڑھا کرے اگر کسی عذر سے ناغہ ہو جائے تو وہ تین حالتوں سے خالی
ای شہوت کی رغبت ہوگی یا حرام کرنے یا کھانے کے جانب یا غضب کی جانب جو کسی معصیت
ڈالنے والی ہوگی ۔

سالکوں کے لئے ان دو آیتوں کو اپنی پیش نظر رکھنا اور ساری عمر ان کے مفاد اور منشا پر
صرف کرنا ضروری و لازمی ہے (۱) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ (۲) وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ تمام مشائخین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالاجماع اس امر پر متفق ہیں کہ
مطلب و مقصد صوفیا محبت و معرفت اللہ تعالیٰ ہے اس سعادت کے ادراک کے لئے چار
چیزیں موانعات سے گنائی ہیں ۔ دنیا ۔ خلق ۔ نفس ۔ شیطان ۔ طریقہ ان کے دفع کا یہ بتلایا
ہے دفع دنیا کے لئے قناعت کرے دفع خلق کے لئے عزلت اور دفع نفس کے لئے اس کا
خلاف اور دفع شیطان کے لئے ہر لحظہ ہر ساعت اللہ تعالیٰ سے ملتجی رہے الحمد للہ ۔ ناچیز جاہل
خادم مسکین بہ تعمیل حکم حضرت پیر مرشد مولانا عبدالاحد صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ و نور اللہ
مرقدہ کچھ مضامین چند کتب سے اخذ کر کے حضرت قبلہ کو سنایا ارشاد ہوا کہ اسے مکمل کر دو اپنے
طریقہ کے بھائیوں کے لئے مفید ہوگا ۔ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتا تھا ۔

... وہ فیضانِ الٰہی کا آفتاب اس عالم سے غروب ہوگیا
... مبین نظروں کے سامنے نہ رہے حیف در چشم زدن
... آخر شد۔ آخر میں التجا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے
... سے مجھ ناچیز عاجز جاہل کے تمام گناہوں کو معاف فرمانے
... میں ہمارے خلوص عطا فرمائے اپنی رضا میں رکھے
... فرمائے انھیں اس کے اجر ... عزیز رکھے
... نے جن ... سے کام لیا اس کا شکریہ ادا کرتے
... بااثر رکھے قارئین سے باادب التجا ہے کہ وہ
... فرمائیے۔

... کتاب ہذا کے ملنے کا پتہ:۔

... ضلع گوداوری احاطۂ مدراس۔ محمد علی صاحب محاسب نظام ریلوے سٹیشن آباد
... محمد عبدالمجید صاحب محاسب دفتر تعمیرات ... حلقہ نظام ساگر سکندر آباد
... الدین صاحب قادری صیغہ دار دفتر آبکاری عادل آباد دکنہ بور نجو جاگیر۔
... محلہ مغلپورہ مسجد علاء الدین خان۔ آٹھ آنہ قیمت پر ملکتی ہے۔
... حضرت خلیفہ مرشدنا مولانا عبدالاحد صاحبؒ کے مزار تک جانے کا راستہ احبابِ دین اور معتقدین کے لیے
غزب ... سلیمان کا سلسلہ ... سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہے
... دریا خاں سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۴ میل پر ہے ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے سکو ۴ میل پر ہے سکو سے درابن کلاں ۱۰ میل ...



ریلوے اسٹیشن دریاخان سے موضع کھیری شموزی ۷۶ میل ہے ۶۱ میل کا سفر موٹر
گاڑی کا ہے اور ۱۵ میل سواری اسپ و شتر خانگی موٹر بھی جا سکتی ہے راستہ صاف ہے۔ موٹر لاری کا کرایہ دریاخان
سے چودھوان تک دو روپیہ آٹھ آنہ ہے ... درابن کلاں سے موسیٰ زئی ۲۴ میل موسیٰ زئی سے چودھوان ... چودھوان
سے موضع کھیر شموزی ۱۵ میل جملہ ۷۶ میل۔ تمت بالخیر۔

...اسطے
...ر دینِ مصطفےٰ
...ی پیشوا کے واسطے
...ماسی اور امیر شہ کلال
...شف وکرم مہر وعطا کیواسطے
...خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند
پیر پیران طریقت باصفا کے واسطے
پیشوائے دین علاء الدین فخر اولیا
خواجہ و یعقوب چرخی رہنما کیواسطے
ناصر الحق خواجہ احرار بحرِ معرفت
اور شہِ زاہد محمد باصفا کے واسطے
خواجہ درویش محمد اور حضرت خواجگی
عاشق حق ہادی راہ ہدا کے واسطے

...یہ شجرہ احمدیہ
...رحق
...کے واسطے
...دو جہاں
...کیواسطے
...سیفِ دین
...کے واسطے
...رائی دین نبی
...ا کے واسطے
...احمد اور شہیدِ راہِ حق
یعنی حضرت جان جاناں مرزا کے واسطے
پیر ہیں سو کے مجدد و نائب خیر البشر
سید عبد اللہ شہ پیر ہدا کے واسطے
کاشف رمزِ الٰہی آفتاب اولیا
سید شہ بوسعید پیشوا کے واسطے
قطب اقطاب زمان چشم و چراغ اولیا
حضرت احمد سعید حق نما کیواسطے
حاجی الحرمین مقبول خدائے ذو المنن
میرے حضرت دوست محمد باصفا کیواسطے
ہادی راہ طریقت اور شریعت کا امام
سرور سرتاج عالم رہنما کے واسطے
یعنے قیوم زمان محبوب رب العالمین
سیدی عثمان شیخ پر ضیا کے واسطے

آفتاب معرفت اور ہادیِ راہِ یقین
رہبر کامل و زاہد بے ریا کے واسطے
حضرت خواجہ سراج الدین محمد دستگیر
صاحب کشف وکرم حلم وحیا کیواسطے
مسند آرائے ولایت حافظ وحی خدا
حضرت ابراہیم مہر صفیا کے واسطے
حامی دین الٰہی سید عبد الاحد
دستگیر ناتوان و اغنیا کیواسطے
خاکپائے دوستانت بن کے اے
تیرے در پر آیا ہوں میں التجا کے واسطے
روک لے تو مجکو اپنے دستِ قدرت الٰہ...
جاؤں جب برباد عاصی ہیں خطا کیواسطے
دل میں ہو تیری محبت لب پہ ہو تیرا نام
آؤں جب دنیا سے میں تیری لقا کیواسطے
استجب ہذا دعائی یا الٰہ العالمین
اپنے جملہ انبیا و اولیا کے واسطے
خاتمہ بالخیر کر اور معرفت کا نور بھ...
سینۂ دل میں الٰہی تو صفا کے واسطے

زبانم ترجمانِ راز گ... — دلم مجبور ناز گردان
دلم را معدن اسرار گر... — تنم را مورد انوار گردان
دلم را بیخود سر... — مرا در عشق خود مجبور گردان
زجامِ عشق او... — دلم مست نگاہ یار بادا